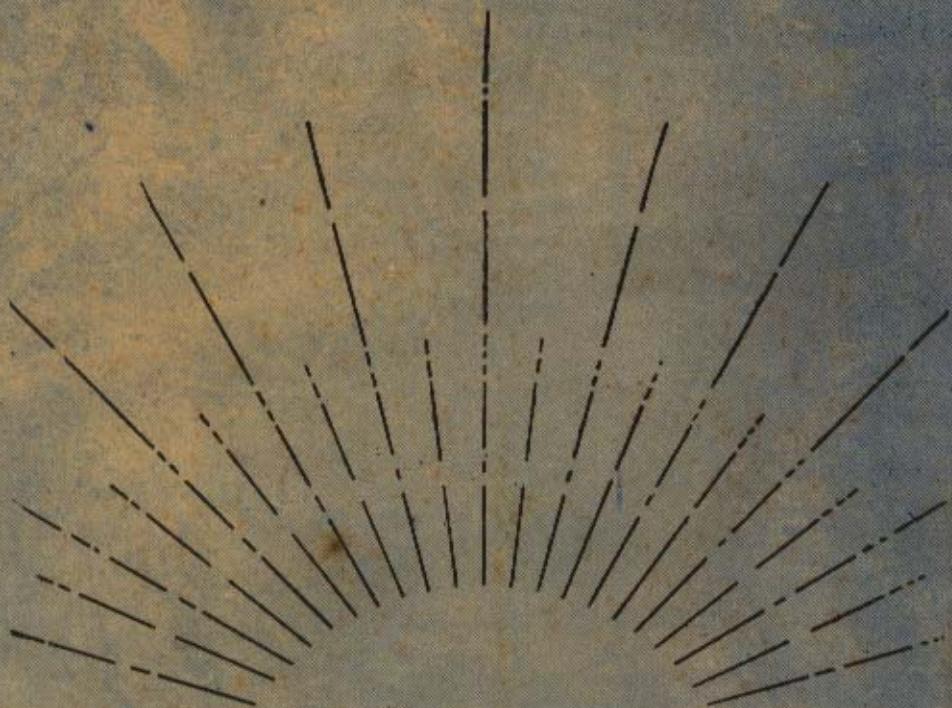


باب سراج الخلق جه جوگاه

ماه‌نامه بخلی دیوبند



مرتب: عاصم عثمانی وزیر فضل عثمانی (فاضلیہ دیوبند)

دینی کتب ساینس

کتابت میں است اسلام کے لام جاپ ایضاً علم پر تکمیل
ہے۔ اسلام کی شہر آفاق تصنیف اور دوبارہ
تیر مسلمانوں کی زبردستی کا صرف رشیب ہی نہیں مکا مطلع بھی ہے۔ موجودہ
صدی کی یہ بہترین تصنیف اسلامی ہے کہ ہر چیز اسلامیں یہ کتاب
ضرور اس کا مطالعہ کرے۔ قیمت مجلہ ایک روپیہ بارہ آئندے ہر
ماہی تک روپیہ اور خود توں پچھوں کے وہ

ٹیکاٹ ساینس میں آئندہ دیا جانے اخروی واقعات جن کے
مطالعہ سے لمحہ تازہ اور سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ تازہ ایڈیشن مدد کا بعد د
طباعت اور تینی کافی مدد پر خوبصورت گرد پڑھ۔ ہری ہری

باخبر حضرت مولانا محمد فیض سے ملکیت کو اور جمیلیت کو تقدیم ہوتے۔ ان کے ایک ایک ایک اور تجسس فرب
منکر سے کوچھ قصیل سیاست شاہنمازدہ میں ملاحظہ فرمائی۔ والائی امور
انداز بحث پر ایک عیشیش نہ کر جائیں تو ہمارا ذریم۔ قیمت صرف مر
از حضرت مولانا اشرف علی محسنی

بہت آسان ایڈیشن بہت آسان ایڈیشن دین کے ضروری
اکاٹات کی روشنیں تشریحات شرک و بہت کی تفصیل تھوڑے کتابات
پر معلومات اگر بیعتِ المودودی خواجہ مصلح اور دیگر اہم باحث خوبست
ڈاکٹر یوسف جلد۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آئندے ہر

احمدیت کی تصریحات از حضرت مولانا اشرف علی محسنی

تندیگی کے پڑھدیں پڑھاریں اور طریقے لیے راجح ہو گئے ہیں کہ جو حقیقت غیر اسلامی ہیں۔ لیکن یہ
لامی کے سب ان کی برآتی سے واقع نہیں۔ ایسے رسم و رائے کی اصلاح
یکیتی حضرت مکرم الامت کی تیشنیت بیش بہا تھی ہے۔ زبان ماہر میں
سیس۔ آخریں رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم "مجھی شامی ہے۔ کتاب
چل دو ہے۔ سچ خوبصورت رنگیں ڈاکٹر۔ ہری ہری
تاجریوں کو معموقول کیشون دیا جائے۔" گاہ

اس کتاب میں جامعہ کا مطالعہ ہے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہے۔ مشرف بالاسلام پر تکمیل مکا
مطالعہ سے بہت سی بہت مدد میں گی کہ اسلام اس قدر جلد کیوں تک
شہر و شہر اور گاؤں درگاؤں پھیلا۔ کتاب احادیث اور صحیح تواریخ سے
مرتب کی گئی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔

جشنِ ادب سال یہ ایک جمجمہ مضمون ہے جس کی
تمہارے بعد میں حضرات کے مضمون شامل ہیں۔

(۱) علام شبلی اللعلی (۲) مولانا ابوالکلام آننداد (۳) مولانا ابوالعلم عوادی
(۴) علام سکریٹی جامی اللعلی (۵) علام پرستہ ابوالظریفی (۶) حناب گوہن
سہلے (۷) فخریم (۸) یعقوب اقبال ایمان کے لیے فدائے روحاںی اور اہل علم
لکھنے والیں تھیں ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہر

سماں زندگی ہوتے ہیں۔ لیکن سب کا مصالح حصول ہو کچھ
ہے اس کوہیات مختصر گرجاتی اور دل کش انداز میں کیا جائیا گا۔
اسلامی زندگی کے شائقین ضرور مطالعہ فرمائیں۔ قیمت صرف ۵۰

حیران اسلامی بیان تاریخ کے مفہوم پر مشتمل تابندہ
لیہنے والے وہ سچے واقعات ہیں پر بہترین اور مبتدا تاریکی تسلیکی تحریر تصدیق
کریں۔ ایمان افرزو واقعات کیستہ تاریخی حکیم بھی لا جھٹکہ فرمائی۔ قیمت صرف

ذرا بیت الحمد ایڈیشن حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو عیوب
تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ تاریخ دوست ترین طریقے
پر ادا کرنے کی تیزی میں ہے۔ ترجمے پر ترجیح کیا تھا حضرت امام کی حیات

بخاری کے تفصیلی رفعی کو ڈالی ہے۔ اور فتحہ مغل قرآن کے مسلمانیں یا امام حسین
کے جو علم و کلیفت اٹھائیں۔ نکاپور احوال اشارہ اگر طریقہ پر درج کیا ہو۔ مدت
کے شہادتی لئے ضرور طبقہ فرمائیں۔ قیمت مجلہ ہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جَلْدٌ ۲۴

مَا بَنَاهُ دِيْوَنَهُ

شمارہ ۵۶

ہر انگریزی ہمینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے
عام سالانہ قیمت پانچ روپے۔ فی پرچھ سات گنے

معززین سے سالانہ چندہ حسب استطاعت

بافت ماہ اپریل ۱۹۵۵ء

رُتبہ	عنوان	صاحب مصنون	صفحہ	صفحہ	صاحب مصنون	عنوان	رُتبہ
۱	آغازِ سخن	عاصم عثمانی	۷	۵	دیکھنے صفحہ	مشتی خاں	۲۵
۲	تجلی کی داک	ادارہ	۱۱	۸	حضرت ابو عیینہ بن الجراح	جذب مطلع الدین چندر وی	۳۳
۳	مسجد سے خانے تک	ملا ابن العرب مکی	۱۹	۹	قادیانی دعوت کی حقیقت	جانب قریبہ امی	۵۲
۴	ہندوستان اور دنیا تعلیم	جانب غفران احمد غفران	۲۹	۱۰	ہدایت کاسٹری	چمکے تحفظی تابیر	۵۸
۵	احساسات	شیعیہ عثمانی	۳۱	۱۱	یہی علم زیری	کھڑے کھٹے	۶۰
۶	فروادات	غلاف شعراء	۳۲	۱۲	بسم اللہ نگار		۷۷

پاکستانیہ، جانب شیعیہ سیام اللہ صاحب	ترتیب نئے والے	رسیل نزاد خط و کتابت کا پتہ
۷۲ جی ۵/۲۰ ناظم آباد کراچی (پاکستان)	عاصم عثمانی ذریر فضل عثمانی	دفتر تجلی دیوبند ضلع سہارپور (پاکستان)

عاصم عثمانی پر تبلیغاتی "محب الطاری پریس" دہلی سے چھپا کر اپنے منتشر کیا۔ تجلی دیوبند سے شائع ہے۔

اعمال

اہل علم کیلئے ایک مسترد جانکارہ

خاکار کو مصلوم ہے ان فرائض کی ادائیگی میں انہوں نے ہمیشہ اعلیٰ انتظامی اور عادلا ناطر طرز و مصوب کا ثبوت یا۔

ادب و انشا میں ان کی افضلیت اپنے علم ہے کہ عرصہ سے "شیخ الادب" کا خطاب ان کے نام کا جو تھا بلکہ خود نامہ نہیں

اگر تھا، لیکن میں کوئی علم الحدیث میں بھی ان کی دس تریس کی تکمیلی تحریکیں سنائی نہیں بلکہ جس زمانہ میں احقر نے آپ سے ایسا داد دیا ہے اس زمانہ کی یاد دل سے کبھی نہیں جس میں احقر پر دو چڑھتیں ہے اس کا فرمائیں کہیں جس میں احقر پر حاضری کا مرلین تھا، اسناقیر کے بعد جاتا تو فرماتے۔

"مول صاحب اثر مرحوم جوں آتی آپ کو اشتہر نہیں آتی کوں"

پورا جملہ وہ رہ تین پار دہر لئے، اگر مجھ پہلے شرم نہ بھی آتی ہو تو اس وقت ہر قدر اعبابی، سر جھکل کے بیٹھ جاؤ، لیکن جوں ٹھہرا کے بھی جس الحدا دکی احادیث پر آپ کی حسناع اور شفیع علی تقریر اور حضرت ابتداء تراہی فیر ما ضریح کے باعث میرے بیٹے دعا چھوڑا رہو تھی، لیکن جلد ہی آپ کے بیسیطاً انہیں ان اور ملی ایجاد کا و تحریک سے جھوٹ مٹ جائے اور سبھی مدرسے ہم تک شاید میں سے کوئی سبتوں نہیں پہلو لے ہے۔ یہی احساس یہ ہے کہ انہوں دسویں ناقہ پر ابھارنا اور اسیں مل کر تسلی دینا کہ اسستاد کی تقریر ایک ایسی عنی میں اس نھماں کی تلقی کر دیگی، ایک مشق استاد ہمیشہ شاگردوں کی لفڑی شش اور قصوہ مردی اور مدرسہ محسوس

ہم بہت درجہ دا محسوس کے ساتھ ناظرین کو وہ خبر سنانے پر بھی بھیجیں کہ دو ماچ ریڈیو کو مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے ایک بہت بڑی فلسفیہ میں اور بزرگ اور رسمی اعلیٰ مدرسہ کے استاد حضرت ملام شیخ الادب مولانا حسن بن احمد بن علی دارالفنون سے کوئی نہ ہوگے۔ آپ کی ذات گرامی کی بہترین تحریکیں مخصوصیات سے ہوں تو دارالعلوم اور دیوبند کا تین پونچہ دا قلعہ لیکن پیشکش لئے ان کی محنت نہ مرف اسے مخصوصیہ ہو پر المانک ہے کہ وہ میرے استاد سنتے بلکہ اس نے بھی بے ان کی محنت پر بخت صدھر ہوا کہ دارالعلوم کی اس نظر میں جہاں آج مطلع سے پیکر اہتمام تک پار ہی پالیکس کا درود دے، اور من دونکی پرکشی ہے، وہ ایک ایسی معلم و برتر ہنسی سنتے ہے میں فرائض کی ادائیگی کے سوا کچھی سیاست ہاڑی اور دھڑکے ہندی سے سر کا دردناک دو ایک طرف شب زندہ دار صابد تھے کو دسری طرف تعلیم و تعلم کے زندہ پسیکر۔ ہر رات کو دالا گواہ ہے کہ ان کے اوقات کا کثیر تریں حضرت پڑھائے اور صرف پڑھائے میں صرف ہوتا تھا، اعلیٰ گلیت طبیعت کیسا نونھیں انتہائی پاہندی دیکھتی اور یہک ایک لمحے سے زیادہ سے زیادہ فائدے کا ملھماں دشمنوں اس مددگار تھا کہ بعض الحقائق سے جزو سے تحریر کر سئے جوں، گرفتار ہوئے کہ ایک درجی استاد کو ایسا ہی سرگرم پاہند فرائض، ذمہ دار اور انتہک ہو راجہ پیچے جیسے کہ وہ مسٹے، سسوز نہ ہائے کے ملارہ ان کے ذمہ نظامت تعلیمی کے فرائض بھی نہ ہے، اور جہاں تک

در شاد شریعاً - مول صاحب! آپ کیا فرمائیں ہیں میں تو اپ لوگوں کا حق دیکھوں! ..

اٹھا کہہ، لکھتے فراز دل سے حمروج، احکام کے تی افلاط
یہ اس طرح کے ہدایات کیہے تابل لحاظ نہیں ہوا کرتے، لیکن حضرت
کے انقاذه بینت آں سے قابیں لایا تو کہ کران کے انداز وال مسلوب سے
ذوق کی سلطنت تھی وہ "غصہ" پر جو جھل کے اکثر علماء موصیا
کا اور اتنا پچھو ناہیں کے رہ گیا ہے۔ ان میں مندوں اور سے ساختی تھی
صداقت دوستت تھی، میرے پاس موسائے خوشی احمد شریعتی
ان کی اس کوئی انتہی تھیں کہ کیا کہا اب تھا۔ وہ پہنچے کے علوم
تکارک آن ان کے سراپا کا دیدا دیسیکرے اختری دیدا ہے، خدا
ان کو جنات نیم عطا فرمائے۔

و اقدور ہے کہ وہ ان با قیامت العمالات میں سے تھے
جن کی صفات حسنہ کی ترستے احوال کی بہت سی تاریخیں اس محل
جاتی ہیں، بہت سی مگر اہمیات دی رہتی ہیں، ان کی حدود نے جو خلا
دان الحکوم — بلکہ طبیعت اسلامیہ میں پیدا کیا ہے اس کی پڑی ہوئی
لظاہر کوئی امیہ نہیں۔ اور یوں تو

خلا جائے یہ دنیا جلوہ گاہ و ناز پہ کسی کی
ہزاروں الگوئے پر بھی وہی روشنی ہے مغل کی
ناگسرین ان کے نہ دعائے مفتر اور پس اندازان کیتے
و دعائے حافظت و صبر فرمائیں۔

یک انسپ وحدت سوار!

اس من گفتہ غربیالشہل پر
فاکس اس لئے تو اے "یک انس وحدت سوار" کی بہگ اس سے اخترع
کیا ہے کہ انہیں تو یہ حال مسوئے زیادہ دلتے ہوئے ہیں جیسیں
کی کی کہ سوچیاروں قسم کیا جاسکتا ہے، لیکن ایک گھوڑا اور سورہ
میں سوائے اس کے کوئی صورت نہیں کہ گھوڑے کو مغل کر کے
تو فی بدنی کمال حبائے۔

و امری دعیہ اخترع کی پہنچی ہے کہ انہیں یک درستے
جستا یا کہ ملکہ ایسا ماحصلہ دیتا ہو اسکی "صدق" یعنی "یک انس وحدت
بیمار" کے عنوان سے ایچہ مدد فرمائے تا مدد شواروں کا عالم کھاپے
جیے اگرچہ "صدق" کمیب و ہمودک، لیکن یہ صرفت، خود ہوئی کہ

کرستہ ہوئے سر زلش اور تا دیس پر ہمیروں تو اپے، چنانچہ کمی بار کی
مشقناہ فہماںش کے بعد ہی جب الحکوم نے نیپے مریض کو زائل ہوئا
تپا یا تو ایک دن فرمائے۔

"مول صاحب آپ کو لکھیں کہ نیکی کیا ضرورت ہوتی ہے
آپ بیکار تشریف لاستے ہیں، تین کہا جواب دیتا فرم جانا اتفاق بکار
پہنچل عرض فرم کیا، .."

"آپ کی معاف فرمادیں،
فرمایا" "معاف تو کہے کہ رہا ہوں، یا تو اپ پڑھنے کی لمح
نہ ہیں وہ دیں آپ کا نام کاٹ دوں گا؟"

اس سرزنش میں وہ بینت اُنچی بجا نہیں تھے، یا اسے کہ
شاید نام تو انہوں نے نہیں کہا تکہ نکلا ادا محقان میں کہا گرہ
پیش نہیں آئی، لیکن اتنا ضرور کہ جب حاضری کے وقت
میرا نام پکارنے کے اندازا و آن معلوم ہوتا کہ گویا پہلے ہی
معلوم ہے، غیر حاضر ہو چاہنا تھے، اتنا ضرور پہلے بھی میرا نام پکار کر
خاطر جناب "من" کے نیچے کیا کہتے تھے اور خوشی کی صورت
میں دوبارہ پکار کرنے تک ترک کر دیا گیا، اور یہ شک کرنا
چاہیے تھا۔

"گزری کہاں اونچنگیں ہار آئی، مگر اس کی یاد میرے
لئے اسکی ذات گرامی کے تصور سے ہمیشہ مشکل رہی ہے، علمی سے
فراغت کے بعد ایک ذات میں بخاہر منتقل ہا، لیکن شاید بولی
حقیقی کی کارن سائی تھی کہ انتقال سے کہہ ہیں اونچنگی دل اختر کا کام
نہ ہے اسے لترنگ لاستے اور ان کی حضور قریع آمدتے دل کو
یعنی ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ذات ہار کات کے مانستے سے بھکر
سعادت و رکت عطا فرمانا چاہیے ہیں۔"

خوار کے بعد اپنے بھوئے فرمایا۔ اب احیا رست میلے،
استاد مسکنہ کا یہ انتیزان اس ناکارہ شاگرد کے بیچے
کس درجہ نہ استاد، فریں تھا، اس کا اندازہ مشکل نہیں۔ احتراق کی
مٹایت یہ کھڑا ہوئے دکان تھا جس سے بخاست ہوئے کہا کہ جیل پر
جسے دیتے دیتے وہی مسکن کہا گئی دکان تھا، وہ گستاخ کی
فاظ طراپ کی بھاگ تشریف احمدی دار دل پہنچنی وقت کا مرف
میر سے لے اور درجہ بستی کا باعث نہ ہے کس لیاں ملکہ رکن

راستے یہ ہے کہ مخصوص بحث سے پتے تکی ہات پر خود سوال ٹائم
لکھا جائے۔

بعن احباب نے خطوط کے ساتھ کتابیں اور شہزادوں
سچ کراہ رکھتے ہیں کہ ان کی خود اور شہزادوں کو کوئی حکومتی ہیں
جو باتیں ہیں کہ اور مشترک خطوط یعنی کوئی دو لوگوں کو کوئی کیا جواب
دوں، اور کتب و اشتہار ہا الحکوم قائم، مخلص، عرض و قوان، احتداد
من الا ولی، فاتح خلف الامام، قرآن و ابھر و خیر مکے حقوق ایکی ہیں
جن میان کے مصنفوں نے ہا الحکوم و ہی بائیک و ہر ای ہوئی ہیں جوں بر
پار باطل کے درمیان حسرہ و بکھر ہو جائے ہے، جنپر سالنگھے ہا
چکیں، طالبین جو اب کے نہ ہو جائے ہے تو اور وہ ختنہ پہنچا داد
کی ہمیں بکیں وغیرہ بکاری کا جواب دیتے کے اہل خوبی ہوتے ہیں
میرے حقیقت سے جو باتیں کی خواہش یقیناً اپنی جگہ جا ہوئی ہے، میکن بیر
لکھنی کئے کس طرح علیک ہے کہ وہ ہر مفتری کی خرافات کو
ہا استیعاب پڑے پھر جواب نہیں، مخصوصاً جبکہ ہر سفرے پاردار
وہ روایات اور دلائل وہر لئے ہیں وہیں پارہا سے بینا اور ضعیف
تباہت کیا جا چکا ہے، جو لے دیتے ہیں اور یوں کتابوں کے، اب
درستی کیا ہر کتاب کو کوئے اور افراد فضل کر کے جواب دے
وہ مردم بہت ہی قائم ہو چکا ہے کہ دین دشربیت کو لوگ قرآن و
سنن سے نہیں اخلاق افسوس اور ارادتیہ و مونیت سے بچنے کو کرش
کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اگر دلائل قابل اور باتیں پھر سے کہ بات
ان کے اگے قرآن و سنت کے پیغامی اصول بخواست دلائل
پیش کئے جائیں تو وہ ملائیں اور مشرکتیں کہ خلاں بزرگ نے
یہ کہا ہے، خلاں کتاب سیں یہ لکھا ہے، خلاں صوفی کا یہ طریقہ رہا
ہے، اسماں سے بحث کیے گے خلاں بزرگ کا کہنا یا کرنا بحث نہیں
وہ نہیں لیں گے، بیران سے اس قول مولیٰ کی نسبت ہیں حق نظر ہے
و فرمیدہ فیرہ۔

وہ سری طرف وہ جواب طلب خطوط ہرام حصلہ بگئے ہیں
جیسیں فاسکس ایکی کی خاطر سے دعہتے ہیں اور دے رکھا ہے، حالانکہ کچھ
والوں کو سمجھنا ہے کہ پرانی بیویوں کا سے جواب ماحصلہ کر کیا جاتے
لیکن اس قسم دیگئی ہے کہ بعض بہت ہی قاص مالتوں ہیں کوئی
امریاں کل فری جواب طلب ہوتا ہے اور اس پاں جواب کی صورت

جس داستانی حبرت کو خاک ساری ہمیں سے بدلتا گریں کرئے کی
سوچ رہا تھا، اسے مولا نادری ہادی سے ایسے حب من ملنا ان کو مجھے
پہنچ لکھا لایا ہے، جس سے زیادہ سب اسٹھن میون میونی کے سے ہارہے
اپنے عرض مطلب کے بنائی اسے سوار کی جگہ بندی کیا لیکن یہ
کہ یہ بندی میری الجھنوں شیوریوں اور مصروفینوں کے اجنبی
الکوارکیتے یقیناً مفتری ہوگی۔

اپنے خفیہ نقطوں میں اس کی شان تزویل ہی سن لیجئے۔
ظاہر ہے، اچھے مٹے کا جی ہر ماہ آپ کے ساتھ پھر کہا جاتا ہے
اور اپنے دوبار گھنٹے ہیں اسے پڑھ کر ایک طرف رکھ دیتے ہیں، میکن
ان چند صحفوں کی ترتیب تکوید اور ہر ماہ بہت سی وقت کیسا تھ
ٹکیل و ترسیل کئی جا سوزی اور اتنا کی طالب ہوتا ہے اور کئی ٹکانہ
وہ قلم امروز کو اس کی غاطر پڑھ لیتے ہیں، اس کا اندازہ شاید وہی
وہ کیسے ہیں جو میکن ہیں، اس کی خاکساری احتدامت و جلوت کے
ساتھ اور ہیں، بہت سا پیسہ ہو اور ادی مفتی، ایک رشد، بیرونی طرف
سکتا ہے۔ میکن پیسے کے خیر ملکی ہیں ملکی ہیں ملکی ہیں ملکی ہیں
شری میں سوال و جواب میں جو ہر میکن صرف اگر دو حصوں میں اپنے
سلسلے اسے ہیں، لیکن اس اخخار کی پیچھے جس اوقات کس وجہ
کا رکش و مشقت اور ٹگ و دھوکہ ہے اس کا حال ہاتھ بیان
ہے، اس ناد ہو تو اور یہ تسلیم اٹھ کر جو چاہے کہ کھانا چلا جائے، مگر
شری میں جواب کی ایک سطحیں وغیرہ گھنٹوں کی تلاش و تحقیق اور
خوبی کا نتھی ہو قی ہے، ملاہ مازیں ہو الات اور سال کرنے والے
کی شرائط نظر انداز کر کے ملیداں ہمیں پیدا کرتے ہیں، پھر طرف
کہ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اس کے سوال کو تلاشہ ترا شاعت میں
فری بیگن جائے، بڑی شکل وہ لوگ پیدا کر دیتے ہو تو قی ہیں
اسیکے لئے کسی جواب کے متعلق کوئی اصرار یا اشتہار نہیں
ہیں اور اتنا بڑا مخفون لکھا ڈیتے ہیں کہ جانپا اور جواب دین تو بدلی
بات ہے پڑھا بھی بحث دشوار ہوتا ہے، پھر کیون ہے تو اکثر مفتر
یہ نظر آتی ہے کہ ٹھہر یا اصرار اسی تو بھی حسگہ دلتی تو جبکہ میکن تحرف
مطلب "کو لا طائف عمارت میں غار گواہ جو کر دیتے گے ایں، اس بھر
سٹھن تک دہنہا تک ہے کہ کسے لکھا کرے۔ بہرے کی اشاعت
ملک نہیں، پورے کو رذتی کر دینا بھی مناسب نہیں، گویا واحد

ایک تو دیسے ہی فرمان میاہ، اگر حقوق انسان حسناً بھی وہ
شکایت رہ گئی تو وزیر کے سوا کوئی نمکان نہیں، کیونکہ اللہ میاں
تو ائے زخم و کریم، ائے خلیم، ائے غنی، ائے ستار و فذاریں،
کہ جو بے نسبتے ہیں تو خود کو معاف کر سکتے ہیں، مگر ہندے۔
ظالم ہندے تو جو ہیں کی کتاب کے لئے ہی، ضعف کے لئے ہیں، اور معرف
کے کران میں کمی ہوئی ہوئی ہے بلکہ فرمادی معرفت کے تروی فسر ماشیہ ہیں، اور معرفت
کے کران میں کمی ہوئی ہوئی ہے بلکہ فرمادی معرفت اور ایقانی ہوئی ہے۔
بیکنے سے ملکتی کے دن پڑھا، اور ملکتی کے دن پڑھا تو تم بھائی کہاں سے
چھیٹھا، یعنی اسہاب ہیں جن کے باعث فدوی کو ہبہ کیا تو
ملکتی پر کمی صرف کرنی پڑتی ہے، اور بعض حالات میں جب علاوہ
کوئی فرمادی ہجایا، کوئی غریب ہو تو کوئی نک فوت بخوبی خاتم ہے
فَأَعْمَلَتِ الْمُرْدُوقِيَا أَوْيَ الْأَبْصَارُ

نلف ہبھا نال کے چوپس بیرون قائم ہوئیں جو ہبھائے، اور
کئی الجھاؤ ہیں جنکی مٹھی کا فرمادی جان نار پر حاصل ہوتا ہے، اسرا
غیرہ طلب کتب درسائل کا مصالہ دیکھئے، ضمیر اس کی اجازت
ہیں دیتے کہ غرض سرسری درق گردانی کر کے تبرہ، لکھ رہا جلتے،
اوکھیں مطاعم کے لئے کافی وقت درکار ہے، وقت اتنا بھی نہیں
ہے کہ ملکتی کے تباول میں آئیا لے تقریباً ساخنہ خبرات و
رسائل ہی سے صرف ان چند کا بیدار مطاعم کر لیا جائے تو ہبھائے اور
مطاعم ہوئے ہیں اور جن کا مطاعم دکرنا تو جن معلم اور مطاعمے خداوند
کی ناشکری اوکھیں ہوتا ہے۔ نفع کو این تبرہ کتب سچھی ہوئی
ہبھائیں اور جو جس کے لئے کرتا شکل ہو جاتا ہے کہ پہنچ کے
پڑھا جاستے۔

اعلامت کی خاطر موصول ہوئے واسے مذاہین نظم و
تتر کے معاشر ایکستھن والذات قفسیہ ہے، اس کی ایضیوں کی تفصیل
زیجا کہوں تو پہنچئے۔

شام عمر ویات اور قدر مارلوں سے ہبھائے ہوئے کی
لادیں ہائیں ہوئے والی دشواری فسادی کی رائی ملکتی ہے
جسم کی مشیری محنت من ہو تو اوجی میکلات سے بابا فی جنگ کر سکا
ہے، یعنی پہنچنی مریض سویم ہو جائے تو تھیارا ذوال دینی کے
سو احصارہ ہیں رہتا۔ یعنی شکست ہی جس کے باعث ایک دشمن
محلہ تین ماہ تجھیں رجھ سکا، اور یہی شکست ہے جو اب یہی

تلہنیں آتی، یا بعض موالیے ممالیے متعلق ہے تھیں جن میں
سننی اور مدرسی امور سے بحث کرنی چراغی سے اس سالہ رسالہ مسیح کی
مباحثت مناسب نہیں ہوتی، ان دو لازم صورتوں ہیں پرہائی
ڈاک سے جواب مانع کرنا مناسب ہے، بلکہ حال یہ ہے کہ دو ہی
دو تین لفاظ سچھ جو جو ایک مبحث کے تروی فسر ماشیہ ہیں، اور معرفت
کے کران میں کمی ہوئی ہوئی ہے بلکہ فرمادی معرفت
کے روکھیں اس ایقانی ہوئی ہے کہ اس کی صفات اور ایقانی ہوئی ہے بلکہ اس کی صفات
نہ یا جائے تو سائل کا بال ہیں کا نہیں بھکر سکا، ممالیے مباحثتے کے
حدادا جبکہ اور ایضیہ ڈاک ارجمند فی الفور جواب دیکھئے، اور دو ہی
سچنکا ہے کہ جواب مانگ کے بجائے اگر ہے تو مجھے طلب فرمائے تے
کو زیادہ اس انجا، کوئی کرم فرمایو لا شخبرہ قسم بھکر میں نظر
وہ دو کی قسم معلوم کرنا چاہتے ہیں، کوئی امر قضا کے فیصلہ چاہتے ہیں
کوئی زکارة و مصلحت کے ایسے چوہنے پر جو اسکے پر جھوٹے ہیں کا اگر وہ
بہشتی زیر و فیرہ پاس رکھتے تو اس پر مجھے کچھ کی حاجت ہی نہ پڑتی
کوئی پاکستان گئے ہوئے شوہر کی طرف سے خاک رہتے طلاق
کے خواہاں ہوتے ہیں۔

یہ غرض ایک مضمون یعنی "تحلیل کی ڈاک" کی بعین
الجنون کا اجتماعی افتخار تھا، "ملکتی علیٰ" کا پھر "سد نازر" ایک
اور نازر یا نیکی مثال ہے، کتنی بھی تیجی جہاں تین قربیں ملے
اور کا غذی اور کتاب صاحبان زیادہ نہیں تو وہیں دو ہمیشہ رہائی
کر سکتے ہیں، اس کے بعد جو سودھوں کو سے رہا وہا میں اور ہر اور
حالت دو لازمیں راستوں سے رفتہ تیجی کی فرقی نہیں گے، اور
فسد پیدا کرنے کی بروقت رسالہ نبیؐ اور پیغمبر ہو جائے کی جزا
تاریخی ملکی ڈاک رکو شمع اس کے غصہ راست ف کے کوس کوس کر
جنم پہنچا دیں گے، اپنے اس کے سماں ہی رہ نہیں کہ کتنی بھی
حائیں اور رسالہ حچلا ہا جائے، اب کہت ہوں کام عامل اگرچہ
روز بھی کلینیا اور سرموں پر چھڑا دیا جائے تو روزانہ ایسے خطوط اتنے
گھنے ہیں کہ تم ہبہت بے ایمان ہو، "تسلیم مسے" لیکی جگہ رہنا ہے
وہی تسلیم دی، الاسلام کی جنگ اسلام عاشقی روانہ کر دیا مدد
کتنی بھکر سے کم ہیں، ایک کتاب کے چار صفحے نہ لندھیں میں
بے کوشش ہوتی ہیں۔ قیمت زیر و فیر کی لگ کھی ہے۔ دغیرہ غصہ

چلد باز نام سب سے صبر اور سخت کیروں نہیں، بلکہ مظاہر اور پیشہ کی نگفتوں
حالت پر بہ و سخت قلب نظر رکھتے ہوئے جو شر صبر اور فرمی سے کام
لیں، اور تاثیر و تاد میں کوئی انقدر لٹائی معاافی بھی، نیزہ کی خود
رکھنے کے بخوبی کیستے خریدار بن کر اور مکہم تھی سے کتابیں طبع کر
اکب بخوبی زیادہ مالی امداد اور ادارہ کو پہنچا یہ میں گے اتفاق ہی آسانی اور
دیکھیں ایک پیشہ کی کوھاصل ہو گئی اور اتفاق ہی زیادہ سرگرمی اور خوبی تو
وہ اپنی ذمہ داریوں کو پہنچا سکے گا۔

اپ کے سامنے میں نہ بھی چاہک اور دکاندار کی مثال
پیش کی ہے، بلکن، اپ سخنوار گاستے سوچیں تو کیا درحقیقت آراء
بخوبی کی حیثیت معروف ہیں میں کسی دوکان کی سی ہے دکان میں
مورخ اور سازگار حالات دیکھ کر کی جاتی ہے، پھر اس میں خود حضن
کر کے دھان رکھا جاتا ہے جس کی مارکیٹ میں مانگ ہو، جو اگر میں
کے دلوں کو لمبا سے، جو وہی طلب اور دوق رہنمائی کے سماق
ہو، دکاندار بالٹکے انتساب میں کبھی پیچہ پیش نظر ہوں رکھنا اک کوئی
مال کا ہوں کی صحت یا احتلاط کے لئے مفید ہے اور کوئی مضر
وہ کمی کی حیثیت کا کوئی بھی ہے، اگر کوئی ہم کی مانگ زیادہ ہو، وہ
افیم اور ضرر ایسا ہے، اور موٹگ بھلی فری دخت کرتا ہے، اگر
ان کی بخوبی زیادہ ہو سکے، اس سے کوئی بہت نہیں ہوتی کہ
جیزیں گاہوں کے لئے ضرر سا ہو گی۔

اس کے بخلاف بھی کا دکاندار، اتنا اتفاق ہے کہ اس نے
مژو ہی میں اس یا ذار میں دکان لگائی ہے اس اس کی دوکان
چلنے کا ایک فیصلہ کیا امکان دخواہ دیے حالات میں لگائی کہ دوست
جواب پختے اور قدر کے کشہر پر ہو جو ہوئے، حرام خلی احتف اور جنسی
مژو پر مانگ رہتے ہیں، وہ قدر ان وحدیت سے چھاک، چاہک
چھوٹے اور لذت کے طالب تھے، اس نے عوی کھویں اور درجہ
پیش کیا، جن لوگوں میں مذہبی میں باقی تھی ان کی اکثریت والی
کرمات، لغات عرض و جشن قبور اور ماقبل الہیمات کی
دلدادہ تھی، اسے پہنچتی ہوئی نعمتیں وہیں دعوییں رواجیں، بکریت
والہم، نہجrat الارہیاء، جنگ نامہ حضرت علی، داستان
نفس پتیر نہیں بلکہ حاصل وصول ہے کہ اپ غلط و کتابت
تجھی کا اتفاق دکاندار نے کے بھلما سالتے تیرہ سو سال ان کا ایسا بھی وظیفہ

بہت سے امور کی انجام دھی میں سڑ رہا ہے، اگر پری
ذمہ دار یا صرف بخوبی ملک مدد و ہمیں تسبیحی خیانت تھا، لیکن
خوش سختی اور ادالۃ کے خصل سے ان ذمہ داریوں کے گیوئے
حلاز اپل، عیسیٰ اس کے حقوق بخوبی پہنچنے ہیں، اپنی بسروں
مغلیق تو قون اور مرضی زادہ قاتا تینوں کو صحیح سے شام کل بخوبی
کی جوں جسے بخوبی بر صرف کرے رہتا اگر خدمت رہیں اور تو اسے
آخر تسلیم کے تو اپل دھیاں کی خاطر کچھ دقت صرف کرنا بھی جزو
ہے، جیسا کہ میں، اور کبھی عرض کرنا ہاں ہوں، حقوق اللہ سے
تفاہل ہرستے کی صورت میں قدم و کرم اور رحمت و نکشی کا
امکان بھی ہے، بلکن حقوق العباد سے تفاہل دوزخ میں، جیلیے
بخوبی رہ جیگا، مذہے۔ اور اچھل کے بہنکہ ہرگز استعمال
خیز کرنا ہاکو فی حق بلا بیوری معاف کر دے، چنانچہ بخوبی میں
مکنتوں کے خقر دن بات میں کہہ دقت مال بھوں کی بھی تذر کرنا
پڑے ہے، کبھی کبھی قابل میں سے اختریا برداشتا پیدا ہوئی ہے کہ کاش
دن رات جو بھیں کی بھائی کم سے کمہاں میں مکنتوں سے بھوکرستے
ہاں ہونے سا نہ دلان کا ہوتا، با تقریباً ہائی جو مجھے مسویت کی نذر کرنا
پڑکرستے، بلکہ جسم کی میثین تھستہ اور مکھستہ سو کر اس سرداہ ہو
جایا کرتی۔

حست اور اتفاق احمدیہ!

اپ مخدو فیفات کی ان تفصیلات سے الحسن کے بھوں کے
بے شک الجھنی ہی کی ہات ہے، کیونکہ اپ کی جھیٹت خوبی اور کی
بے خوبی اور اسٹنچا ہاتا کہ دکاندار کو دکان جلاسائیں
کن کن دشوار ہوں کا سہنا کرنا پڑتا ہے، وہ کو بس پیسے دے کر
بچا مال بروقت جا پتا ہے، اپ نے بھل کی سالانہ تھمت ادا
کی ہے اور جب از طور پر اپ کا مطالعہ بھی ہے کہ اپنے ماحصل
بچھی کریں، جیسی تو ہر را کی قدر وہ تاریخ کو بخوبی چاہیے، وہی تکی
جس کے الفرادی طرز و انداز کے ہم اور میدہ ہیں، ایک اپ کا
مطالعہ حق ہے اور خاکسار کا مقصود قریبی اس حقیقی میں کوئی کوئی
مکر یا بہت نہیں بلکہ حاصل وصول ہے کہ اپ غلط و کتابت
جداہ استھنا، جس مصنایت کی ترسیل ہے، تبصرہ بھی میں

دہی سے مل کے موقوں کی پچک دلک دروازہ حکم کا عمل پانٹ کے
ساتھ نامنہ ہے۔ جو سپتہ کو بھی جسم نے موتوں سے کم قیمت ویں
جن کو جیات کی اگتری میں لائے کام اصل اس کے سماں پہنچنے
کو مدد ملے۔ مل میدھا صادھا اپنے کام جانے، مل مل خشک یعنی
مل احاطت رب اولس۔

اس علاحت کا شیخ جو کہ اونا چاہیے تھا اور اگرچہ
کھاشک کے بندے ایسے بیٹھے چھوٹے اس مال کو پست کی
اوڑھے ہیا، لیکن خال خال اکثر ہستہ من پیس کر منتہ ملن کرنے والا
لطفی بھی۔ ہر طرف سے خوف کی گئی۔ مل لقیں ہوں، لیکن

مسجد سے میلے نے تک۔ باقی از صفحہ ۲۷

ڈھونڈنے اور آن رہ دیتے کے ساتھ فٹ کر کے قلیں پل شاکر کریں
تگیوں یا جار باجو پکھ تو اپنے آئے گا۔ خالی فتوے دینے اور سوتے سے
کیا کام چلتے ہے۔

اب خدا چالنے والی طالب ملے دھرم اور چھوٹے جلدی میں ہے
یا ہنسیں برس یعنی تو اتنا معلوم ہے کہ اسی دن سے اپنے جگی کی چھوٹے
لکھتے ہیں اور چھائتے ہیں، چھائتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ دل انذہ محبت بالی

راہی آئیں اور چھوٹے ساتھی استدال کیا ہے۔
اس کے بعد غیر اور بھیں باول ناخواستہ جمادا ہونا پڑا کوئی نہ
لیٹھر جسی کو روٹک ہونے لگا تاکہ باوجود سالہ اصل کی مش سے وہ
اتھا حقیقت افراد چھوٹے سے قابل نہ ہو سکا اور اس رشائشدار جو
پر گزندگی کے اتنا وقت کیوں ہٹلچی کیا میں نے ان سے ادب کے
سامنے عرض کیا کہ ہنور! اگر آپ بھی تاریخی کتابوں سے ایسی اچھی روائیں

ہدایت کام مرثیہ باقی از صفحہ ۲۹

رولت اور فنلاج دکھرانی کا راز لے کر لئے ہیں جس کی اقدام
کا حکم و دینی کوں ھلکیا اصلوڑا دل تسلیم کو دیا گیا اسی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دم آختنک اس دلمت کی پوری قدید
حقاً خست کی اور حق و نیقین کی حالم گیر دعوت دنیا کے ساتھ
پیش کر کے وین حق کی طمیب داری کا فرق انجام دیتے ہے
جس سے آپ کی دعوتیں لیکیں کہا اور آپ کے علم کے سایہ ہیں۔
پنہاںی اس سے کامیاب از ندی یا فی احمد جیش کے یعنی عظیم ہمیلیا۔
زکر حکومت ٹکیتھی کا حضور مختار دُن۔

کام خسر کی مطلب ہے، اس سے صاف خاہر ہوتا ہے۔
کہ انبیاء کرام ہی رشدہ بہادیت کی شرح لے کر لئے ہیں اور دم کے
غمیں عالم کو دش کر دیتے ہیں، اسیں کی شکاری جس حق کا کلمہ
بلند ہوتا ہے، باطل سر کوگاں ہوتا ہے اور دیمان و ایقین کا الہا
چشم پر ہوتا ہے جس سے ساری دنیا سے انسانیت بیلوب
ہوئی ہے۔

الطبیعت سے بہت سے انبیاء کا نام بنام ذکر کئے
کے بعد خیمن اولادیتی خدی اللہ چمدنا ختم امتحن۔
فرما کر یہ بات واضح کر دیتی ہے کہ انبیاء کرام رشدہ بہادیت کی

بلوغ المرام } قیمت ابتداء نہ روپے۔ مکتبہ مختبلی دیوبند۔ ضلع سہا کارپور (۱۰)

سوالات بہت صحیح ہو گئے تھے لہذا اپریل میں کوئی سوال نہ پہنچی۔ ورنہ جواب نہ ملے گا۔

بُلْدِ کَوَافِ

(مستقل عنوان)

مگر اسی جو اجتماعی طور پر اسلام کا الفاظہ نکالتے ہیں۔ خواہ دو فوجوں دیکھنے میں کتنے ہیں تھیں اور پرسنل کارکوں نظر آئے ہوں۔

مودودی کا اشارہ ایک دینی جماعت کی جانب رہتا ہے۔ یہاں کے بعض فوجوں ان بندرگوں کے روایت کو دیکھ کر یہ سب سے پر محظوظ ہے ہیں کیونکہ حدیث میں فوجوں کے گروہ کا ذکر ہے وہ شاذ علمی کو سنبھل کر رڑھا ہو گیا ہے۔ برادر کرم دنوں حدیثوں کا صحیح مفہوم محدثین کی آراء کے خلاف فسادیں تو باعث رہنامی ہو گا۔
جو ایسے ہے۔

یہاں تک سوال کی وجہ الحفظ کا تعلق ہے کہ کہنا صداقت ہے؟
”تبیخی جماعت“ کے نام سے جس جماعت کی نسبت مولانا یا اس صاحب مذکور کی طرف ہے اس کے باعث ہے میں تو ہمارا ناقص علم ہے کہ اس کے افراد بالعموم بدعت و عصالت کے حفیح اور پاکیزہ اسلامی کی رکھ کے عذردار ہیں۔ ان میں سے بعض کو جماعت اسلامی سے اختلاف بھی ہے تو ذاتی طور پر ہم نے کبھی اس باب سے انٹھیں دریہ دہن لگستاخ اور کالی ہازہیں کیکھ اب اگر کبھی لوگ اسی نام سے جماعت بنانکرہہ تمام خرافات جائز ہیں جنہیں یہ جماعت اور اس کے ائمہ یقیناً الائی پر ہمیر کہتے ہیں تو اس میں میں اور آپ کیا کر سکتے ہیں۔

”سرنی فاتح اور مولوی“ استعانت کے موضوعات پر اتنی کچھ گفتگو میں ہو چکی ہیں کہ برادر ان کی تفصیل میں چنان وقت ضائع کر رکھتے اگر کوئی شخص اپنی سے کسی سے کی حقانیت اور لازم بر کوئی نئی مقولہ دیں لاسے تو بے شک گفتگو کا دروازہ گھوٹا جاسکتا ہے۔ یعنی جس صورت میں کہ اپنی حق سے ان نفویات کی دینی حیثیت کوہ تمام دکھال ہر ہر گوشے سے دفع کر دیا اور قرآن دامت کے حصیقی علمبرداروں کو ان کی نفویت میں کوئی

سوال میں از مدد شیعہ مطلع عادل آباد دکن) **الغوات**

(الف) یہاں مقامی طور پر ایک جماعت بنائی گئی ہے جو کہ نام ”تبیخی جماعت“ اور جس کے مقاصد مولود شریف فاتح شریف عرس شریف اور استعانت اولیاً شریف و غیرہ غیرہ کا اجراء ہے۔ اور ان جماعتوں کا مقابلہ کرنا بھی جو جماعت کی خلافت کرتی ہے۔ اس جماعت کے صدر ایک مولوی صاحب ہیں۔ وہ اس وقت دوسری جماعتوں کی شخصیتوں پر گزر آجھا اتفاقی اختلاف کوہے دینی تواریخ میں اور آن سے اختلاف راستے کرنے والے ہر شخص کو گالیاں بکنا اور خدا اڑانا کا محرب مشتمل ہے۔

جانب علوی جماعت نے تشکیل جماعت کے وقت فرمایا کہ یہاں مولویوں مشریف کا ہیئت ہے اس لئے اس جماعت کے بھی (۱) مقاصد دیکھنے کے ہیں اور بخوبی۔ اس جماعت کی تشکیل اور اس کی دینی حقیقت، اور جانب محدث صاحب کے روایہ پر دینی تصور و فرمائی۔ اور ایسی صورت میں ہم اس سے صحیح راستے تجویز فرمائیں تو ہماری ہو گی۔

(ب) مقامی مولوی صاحب دو حدیثیں بہت نزدیکے سید کے سیدزادوں سے شرکتے ہیں۔ ایک حدیث توہہ چے جس میں کہا گیا ہے کہ ”ہر پنج اسلامی فطرت پر سیدا ہوتا ہے“ اور دوسری حدیث وہ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک ازواج اذن کا گروہ اٹھے گا۔ اور وہ خانزیں اور زندگی اور دینی فرائض توہہ کے ادا کرے گا۔ لیکن ان سکول میں ایمان نہ ہو گا۔
مولوی صاحب پہلی حدیث کو بیان کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر مسلمان کا چچہ مسلمان ہی ہوتا ہے۔ خواہ عقائد اور احیان و اعمال کے اعتبار کیسا ہی کوئی نہ ہو۔
دوسری حدیث کا مطلب بیان کر کے کہتے ہیں کہ وہ سب نوبراں

عقل و علم کی بارگاہ میں کبھی تکرنا ملی تجویں ہو سکتی ہے کہ کسی بھی زمانے میں کوئی بھی جوانوں کی جماعت یقیناً اور لازماً مگر اہمیت ہی خدا کی شان ہے کہ اسلام کو اجتنامی طور پر بلند کرنے کی کوشش کرواؤ اوس کو آج سلانوں بھی کی طرف سے مراد ہے دین فرار دیا جائے گا۔ مالا نکری بھی وہ کام ہے جو تمام انبیاء تمام ائمہ اور تمام صلحاء نے کیا۔ جوئی حقیقت سب سے ضروری اور مفترض کام ہے۔

سوال ۴۔ (ایفٹا) بدعت

چیزیں درجِ الشانی لائکنڈ کو بعدِ قادرِ جیلیانی کی شبِ منانی گئی ہے۔ اور فاتحِ مولود پر تقاریر ہوتی ہیں فرمایا گیا کہ جو شخص فاتح اور مولود کا قاتل نہیں ہے وہ مگرہ "مردود" اور راستِ حلقہ کو شاہزادہ۔ براو کرم اس شب کی دینی اہمیت اس کی افادت یا مضرف اور تقاریر کے عنوانات اور مگرہ اور مردود ہوتے پر انہمار خیالِ فضل اپناری رہبسری فرمائیں تو باعثِ تظکر ہو گا۔

جواب ۴۔

تمکی بھی برگز کی راتِ منانی ایجاد نہیں ہے۔ خدا جانے کی وجہ کی وجہی ترجیحِ شعبدہ بازیں کو لیے احمد کہاں سے باقاعدہ جانتے ہیں جو انہادِ صنایعِ دین اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جن جزوں کو معاہدہ کام اختیار کرنا اور ضروری بنا لینا یعنی رکھتا ہے کہ ہاتھے تمام مقدس اسلام نتوڑ بالتدبر یعنی کی کچھ اور حق کی فہم سے بالکل کوئے تکھے اور آج کے دینی پیشوائیں سب سے عقائدِ دین دار اور صاحبِ فہم و فراست ہیں۔ اقصیٰ حفظاتِ اقصیٰ حفظات ایم بار بار بخواحت کہتے آئے ہیں کہ کسی بھی عقیدے ایمان کی دینی حیثیت جانتے کے لئے سب سے ضروری اور مفترض کام یہ ہے کہ قرآن و سنت میں اس کی حیثیت تلاش کی جاتے۔ اگر ان میں اس کا وجود نہیں ملتا تو یہ بحث اپنی جگہ بالکل بے سود ہو جائی اور افادت یا مضرفت کیا جائے۔ اگر وہ سرتیا پا خیر بھی نظر آتے تب بھی اسے جزوِ دین بنانا بدعت ہو گا۔

سوال ۵۔ از جماعتِ شریف۔ غانم پور (دکن) استمدلا دیغیارا دیجایا ہے کہ اکثر لوگ اُنھیں مجھے سوتے یا جائے گئے پر صورت یا رسول یا ملی، یا غوثِ عظم وغیرہ کو یاد کیا کرتے ہیں کیا یا طرقہِ عمل درست ہے؟ میرا تو خصیر بھی لوگا ہی دیتا ہے کہ ایسی یاد و سرستے

لئکن زرما تو اب ہر شمسائیِ ضنوں بادھ کر کوئی کہاں تک دھماں نہیں۔ جاب حکم جماعت کا یہ فرمایا کہ جو نکری یا گیارہ مخصوص شریعت کا ہے یہ اس سے اس جماعت کے لیگارہ مقاصدِ شکھتے گئے ہیں۔ بالکل سبق بازون کی طرزِ نکار ہے۔ سبق باز فقرنوں سادھوؤں کے پاس سبق علموم کرنے جاتے ہیں اور فقیر یا سادھوگاٹی سے لے کر جوئے نکل جو کہ بھی کہہ یا کر دے اسے اپنے خاص سلطہ بازارِ حساب سے "کلیلۃ" بنا لیوں۔ مثلاً اس نے کہا سور کا بچہ ا تو انھوں نے ملے کیا کہ مساتِ نہب آئے والا ہے کیونکہ سور میں میں ہے اور مسات میں بھی میں ہے۔

ہر وال کسی جماعت کے مقاصدِ لیگارہ ہوں یا لیگارہ ہزار اس سے صورتِ حال بالکل نہیں بر لیتی۔ تاپ کے لئے واحد راہِ فلاح ہے کہ ایسی جماعتوں سے دور رہیں اور جس حد تک تبلیغِ دین مکن ہے کریں۔

سوال کی دفعہ بت کے بارے میں یہ عرض ہے کہ "کل جو وہ بیوں میں علیٰ فطرۃ الاسلام" سے یہ دلیل پکڑنا کہ آدمی خواہ بچہ عمل کرے مسلم ہی ہے گا۔ ایسا احتمالِ فعل ہے کہ اس کے قابل کا مقامِ عقل و عالم کی حدالت میں، سوتے پاگل غلطی کے کوئی نہیں ہو سکتا۔ الشکریا کو نکتہ مذکون کا لسان فی الحسن شعوی محمد دمیر س ۶۳ نامہ "اسفل سایفین"۔ (اللَّا أَنْذِلَنَا إِنَّمَا نَأْمُوذِي عَيْنَهُ الْمُتَكَبِّرِ" رہمہم انسان کو حسنِ تقویم میں پر اکیا چھروڑا دیا انتہائی پستیوں کی طرف سواتے ان لوگوں کے جو ایمان نہ ہے اور اچھوکا پور عمل پیرا ہوتے)۔

پھر مسلمان ہی کے بچے کی خصوصیت کیوں ہو۔ حدیث تبلیغِ علوۃ کہہ ہی ہے سب بچے کافر کا ہو یا مسلمان کافرۃِ اسلام ہی ہے۔ تب کسی کافر کو کافر نہ کھننا چاہیے۔

مسلمان کی سینگ و دلی ملنوق کسی خاص قوم و ملک کے افساد کسی خاص رنگِ رہا پ کے لوگوں کا نام نہیں۔ وہ نام ہے ان لوگوں کا جھوپ نے خدا اور اس کے رسول کے احکامات کو دل سے قبل کیے۔ جب حضرتِ نوح کا بیٹا اور حضرت ابر ائمہ کا باپ کافر ہو سکتے ہی تو آج کے مسلمانوں کی وہ اولاد جو اسلامی عقائد و اعمال سے بے بہ و بہ جو کوئوں کا فریبیں ہو سکتی۔

دوسری حدیث اول تو بجا تے خود لائی بحث ہے۔ اگر جو تے قلیل نظر کے اس من و عن درست مان لیں تب بھی یہ احتمان بات

ہے کہ وہی ذات باہر کات اس کی حق ہے کہ لمحتہ پیشے سوتے جائے کروٹ کروٹ قدم قدم اس کی باد کی جائے۔

سوال: — (ایضاً)

قرآن و میلاد النبی کی اکثر لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ نیز بعض تو میلاد النبی کو بدعت قرار دیتے ہیں ہے کس حد تک درست ہے۔ میرا نظر یہ ہے کہ میلاد النبی کو راگ رنگ اور ہمیشی دنیو سے محفوظ رکھیں۔ چونکہ اسلام میں راگ رنگ جائز نہیں۔ ملا وہ ازیں اکثر دیکھا یا ہے کہ پڑھہ شریف و میلاد النبی میں آدراز کو استبدل کر دیتے ہیں کہ جس کی کوئی انتہا نہیں رکھی یعنی دیگر اشکال بھی بجٹھائی ہیں یہ کس حد تک درست ہے؟ آیا میلاد النبی جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کس اصول اور کس طریقہ کے تحت ہے پھر جواب تحریر فرطہ ہوتے محفوظ فراویں۔

جواب: —

الگ آپ محل کا مستقل مطالعہ کرتے ہوئے تو معلوم ہوتا کہ ہم بھی انھیں لوگوں میں ہیں جو مرد و جنہی میلاد النبی کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ نہ صرف میلاد النبی بلکہ وہ تمام تقریبات اور ہنگامے جن کا ثبوت قرآن مستقیم ہے نہ ملتا ہوا و صحتاً و تائید میں نے انھیں نہ اختیار کیا ہے۔ اور امّر و فقیہ ان کی اجازت نہیں ہے ہوں گی بھی اختماعی تکلیف میں درست نہیں ہے۔

سوال: — (ایضاً)

میرے درست کا ہنا ہے کہ پا چمارہ یا تہینہ گھنٹوں کے اور بھی ہوتے چھوٹے ہیں تو سایہ رکھنا ہے کہ گھنٹوں کے اور کا حصہ پر سورت میں داشت ہے اس سلسلہ کی تلویح فرادیں تو اس ہے۔

جواب: —

حدوت یا مرد کا ستر کھلتے یا دیکھنے سے دھوٹ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: — از محمد عربی آپ۔ بور گاؤں۔ **فرعون کا مقبرہ**

غالباً اخبار الحجۃ یا کسی اور اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے کہ مصر کی تندیکی عمارتوں میں امریکی مائن داون کو "فرعون" کا مقبرہ ہے اسے اگرچہ خبر درست ہے تو پھر وہ فرعون کوں تھا جو خرقی دریا ہو گیا۔

جواب: —

نشوونس نہیجہ۔ فرعون کسی ایک شخص کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ

مذکور ہیں قریب شرک کے ہے اس میں شک نہیں کہ اوپر اکرم اللہ تعالیٰ کے مقرب و محبوب ہندسے ہیں اور ہم رسولوں پر ایمان بھی لا چکے ہیں۔ میرا نظر یہ ہے کہ ہر صورت خدا نے تعالیٰ کو یہی یاد کرنا چاہا تو جو ساری کائنات کا خالق و خود ہے۔ میرا نظر سے مطالعہ میں ایک آئند بھی گذری ہو یعنی ان وقت یا اندر یہی صرف ترجیح یاد رہے گیا ہے کہ۔ "تم لمحتہ پیشے سوتے یا جلتے ہر صورت خدا کی یاد کر دے۔" بنی یسر بن اب والاؤ ز محمد دیکھاتی ہے کہ اس خصوصی میں مرتل شرود طے کے ساتھ آگہانہ سرما اور۔

جواب: —

کمی بار کھا جا جکا ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو برداہ راست مشکل کشا اور حاجت دو اکھنہ اور کہنا شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ من ذا کُلُّنِیْتَعْلَمْ عَنْهُ
إِلَّا يَأْذِنُ— کون ہے جو اللہ کی اجازت کے بغیر اس کے حضور کی کی سفارش بھی کر سکے۔ جب کسی مخلوق کو بلا اجازت، مجال سفارش بھی نہیں تو اس کی رخصا اور مرغی کے غیر کسی کی مدد کرنا تو لا حالت نہیں بن جاتا ہے۔^{۵۰} لوگ جو غوث اطمین پا حضرت ملیٰ وغیرہ کو اپنی مدد کئے تھے طلب کرتے ہیں، اس فریب خجال میں بدلنا ہیں کہ الگ چیزیں معاون قوائد تعالیٰ ہی ہو۔ لیکن یہ تعاون ان برگزیدہ بندوں کے واسطے کے بغیر خجال نہیں ہوتا۔ چون عقل و خیریت کا دھوکا ہے۔ اللہ جل شانہ جس پر کرم فرما چاہئے ہیں اور جس پر عتاب نازل کرنا چاہئے ہیں کوئی دریمانی قوت اپنیں روک سکتی۔ دریمان کی کسی بھی قوت کو مدد کے لئے کارنا ہمیشہ ضعف ایمان اور فقد ایں یقین کا نتیجہ ہے۔ الگ اس ہے کہ کوئی شخص کسی خاص شکل اور مدد میں خدا کی مدد حاصل کرنے کرتے لپٹنے اس مہرش کے نصوت مدد حاصل کرے جس نے اس طبقہ شریعت کی راہیں طے کرنے میں ایک شفیق استاد کا کام انجام دیا ہے۔ ایسا صورت نہ تو بر اور راست استاد کے نئے ہوتا ہے تو اس کے حامل کو مرشد کی انسانی طاقتوں کے بالے میں کوئی مبالغہ آئیز فلٹھی ہوتی ہے۔ بلکہ چونکہ چارہ ہی کے صورت پر مرشد اس کا سہارہ اور اہم بارہ اور اسے نوجہ الی اللہ ہیں اس کے نصوت اور خجال سے نبتاب اسرعت اور گیرائی پیدا ہر جاتی ہے۔

ذکر اللہ کے نئے قرآن میں ایک نہیں دیکھوں آئیں ہیں اور جو

ہیں۔ میں کو شاید اعلیٰ کروں جس کا فواب آپ کو ہمیشہ سمجھتا ہے۔
جب روح کا اُخري وقت تھا تو بعض ہنگامی جذبات کو باہت
محبہ تھت سے کچھ لستا نامان الفاظ از بان سے مکمل ہوتے۔ جس کا مجھے تاہل
ٹپا تھا ہے۔ تبلیغ کے اب اس کا مدد ادا کیتے ہو سکتا ہے۔

آپ نے آخری وقت میں مجھے فرمایا تھا کہ اپنی کاشتہ بڑی
بھائی کے لئے کو دیو۔ میں نے خاصوشی اختیار کی۔ اور دعہ نہیں کیا
لیکن وہی مرزاں اسلامی طرز کا ہے اور بھائیوں کی انکل خلاف اور اسی
طرح ان کی اولاد کا حال ہے۔ اب خال آتلے ہے کہ دالد صاحب کیس
فسدان سے عقل کیا کیا جاوے۔ کہیں حکم عدالت ہو کیا ان کے اس حکم
کو کہنا شرعاً ضروری ہے؟

جوابات:-

الہام ثواب کی مختلف صورتیں ہیں۔ قرآن پڑھ کر بیشتر۔ انکی
طرف سے قرآنی کیفیت۔ صدقہ فی الجنة۔ دعا فی الجنة۔

آخری وقت میں بدگونی کا حرم اب تو سرفذ ہو چکا۔ موسیٰ
تو بیدا و استغفار کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

آپ کی لڑکی کے بارے میں ان کی وصیت شرعاً کوئی اہمیت
نہیں رکھی۔ اگر ظاہری حالت اور مصلح اس وصیت کے مخلاف ہوئی وہیت
کو ظراہر از کر کے مناسب جگہ شادی کیجئے۔ والدین کی اہماعت اُسراحد
نک ہے جس حد تک خدا کی تائی نہ ہو۔ اولاد کو ہر چیز بیجا ہنا اور اسکے
ستقبل کا حق الامکان خیال رکھنا چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے اپر
والدکی وصیت کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

سوال:- از جی بنین۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ زکوٰۃ۔

کیا فرماتے ہیں ملا کے دین اس سکلوں کو زکوٰۃ کی رقم اپنے حصی
بھائی کے بچوں اور حقیقی ہن کے بچوں کو شکل پارچہ یا قدر سے سکتے ہیں یا
نہیں؟ اسی طرح فرمی ارشتداروں کو جو ہے سفری ہے؟

جوابات:-

بھائی ہیں اور ان کی اولادوں کو زکوٰۃ کی رقم بصورت سامانہ
نہ فردا نہ صرف جائز بلکہ اولیٰ اور اسپ ہے جب کہ وہ اقتضی مسحق
ہوں۔ شریعت نے زکوٰۃ کی مانع صرف اصول و فروع میں کی ہے۔ میں
مال باب دادا اور اولاد کی اولاد وغیرہ۔ ہیں بھائی نہ اصل ہیں
درستے۔

حضری مکرانوں کا ایسا ہی خطاب رہا ہے جیسا کہ وہی مکرانوں کا راز
اور شام دروم کے مکرانوں کا قیصر و کسری۔ امریکی سائنسدار اگر کسی
نسد عنوان کا مفہوم پایا ہے تو اس سے یہ ثابت ہیں ہوتا کہ کوئی ذرعن
غرق دریا نہیں ہوا۔

سوال:- از حکیم دکھنی۔ جیدر آباد درکن) حقوق

زید کہتا ہے کہ جو ہی کے خاندان اور والدین کے خاندان کے
حقوق برآ برہنیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو ہی سے رشتہ داری ایک عقد و اقرار
کے تحت ہوتی ہے اور اس کی بوت بالاتفاق و ملکیت سے یہ رشتہ منقطع
ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف والدین کے خاندان سے رشتہ رحمی ہے
جو کسی حالت میں منقطع نہیں ہو سکتا۔

بکر کہتا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔ برآ کرم تفصیل محاکمہ فرائیں
جوابات:-

یہ بحث فی الحیثیت لا حائل اور فضول ہے۔ فراغت و اجراءات
اور دراست کے باب میں جو حقوق جیتنے جس کے شریعت نے مقرر
کرد۔ یہ ہیں ان میں بحث کی گنجائش ہی نہیں اور جو حقوق ان کے
علاوہ ہیں۔ یعنی عام انسانی حقوق۔ اخلاقی معاشرتی حقوق۔ تو اس
میں ان پر ب فقط "حقوق" کا اطلاق اُن عنوان میں ہوتا ہی نہیں جن عنوان
میں مسراً افسوس و راجحتہ پڑھتا ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ فرض کیجئے درشد کا سعادا ملے ہے۔ جو ہی اور اس کے
وغیرہ کا جتنا حصہ جن صورتوں میں شریعت نے تعین کیا ہے وہ اپنی جگہ
اُسی ہے۔ اور باب پ درادے وغیرہ کا اپنی جگہ۔ یا فرض کیجئے آپ کی سالی
اہمیت غریب دمحاج سے اور ہیں اتنی محاج نہیں قوڑ کوہ میں قدم
سالی کے لئے ہے۔ اسی طرح اگر ایک بالکل غیر شخص آپ کے محلہ رخت
محاج ہے اور قریبی اعزازیں سے بعض کی حد تک محاج ہیں تو شریعت
کی نظریں بغیر شخص زیادہ سخن زکاۃ ہے۔ معاشرتی تعلقات کی مختلف
ائکاں میں شریعت کوئی تعین اور شخص حکم نہیں دیتی بلکہ الگ جماعت
اور طبقائی کی ہم آہمیت کے باعث ایک شخص یہی کے غریب وہ والدین
کے عزیزوں کی پسیت زیادہ رلیاضت اور دلی قلت رکھتا ہے تو شریعت
اسے ہر گز خطا و انبیاء نہیں سمجھتا۔

سوال:- از خلماں رسول ابوالظہیر۔ سیان ولی۔

میرے والد صاحبہ روح عم عصہ ایک سال ہوا حلست فرمائے

یا انہیں (۴) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے۔ قرآن شریف یادیت شریف سے ثابت ہے یا انہیں (۵) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے موجب کفر ہے اور (۶) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے۔ قرآن شریف یادیت شریف سے ثابت ہے یا انہیں (۷) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے۔ قرآن شریف یادیت شریف سے ثابت ہے یا انہیں (۸) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے۔ قرآن شریف یادیت شریف سے ثابت ہے یا انہیں (۹) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے۔ قرآن شریف یادیت شریف سے ثابت ہے یا انہیں (۱۰) یہ عقیدہ کہ رسول خدا کے سوا کوئی تقدیم سے بالآخر نہیں ہے۔

جواب:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک ہی سالنہ ہی زیادہ سے زیادہ سوالات کوڑائی کارکاراً قائم کرنا چاہتے ہیں۔ غیرہر کس بخششی خلیش میباشد۔ سوالات کی نوبت کے طبق جوابات پڑھ دھرتے ہیں۔ (۱) مخصوص اصطلاح شریعت جو اُسے کہتے ہیں جس سے صحت اور خدا کی تافرمانی کا انتکاب مکن نہ ہو (۲) اولیاء اللہ مخصوص ہیں ہیں۔ (۳) حضرت مریمؑ اس معنی میں مخصوص ہیں کہ حضرت صینی علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کی نسبت جو لوگ حضرت مریمؑ پر ٹوٹوڑا لندمن الک بدکاری کا شہر کرتے ہیں یا صراحتہ الام لگاتے ہیں وہ غلطی ہیں۔ بلکہ حضرت مریمؑ پاکیار ذکریں اور حضرت صینی علیہ السلام کے مردوزن کے ائمۃ عین وعرف طریقہ مہاشرت سے پیدا ہوئے ہوتے جسے المترعالي نے مخلوق کے لئے مقادر فرمایا ہے (۴) بے شک یو شخص حضرت مریمؑ پر شک کرے وہ کافر ہے۔ کیونکہ عصمت مریمؑ کی گواہی قرآن شے رہا ہے اور قرآن کا منکر تو کجا اس پر شک کرنے والا بھی بالمعین کافر ہے (۵) اولیاء اللہ کی صحت کا منکر کا فریضیں۔ بلکہ ان کو مخصوص قصور کرنے والا اگر ہیں جناباے۔ کیونکہ

سوال: از محمد عاصٰ۔ مطہر تھانے۔ الصالٰ تو اب
اہ تو میر سرائیہ کے تعلیمیں صفحہ، اپر سوال تبلیغ کے جواب میں جو قول امام شافعی کا پیش کیا ہے ایک ہمارے ایک محترم بزرگ جو فتن شافعی کے مقدمہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ مفتی تعلیمی تھے تھب سے کام لیا ہے ورنچا ہے تھا کہ مفتی صاحب (۱) قول ضعیف ہے (۲) ایسا لکھتے ہوئے کہ نہ شافعی کی سترتیاب (شایعہ) ہے اس قول کو ضعیف لکھا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس شکایت کا مقصود و مدلل جواب یہ گا۔

جواب:

جواب لکھتے وقت "شایعہ" ہمارے پیش نظر نہیں تھی۔ تاہم ہم نے غالباً "لکھ کر اس بات کی گنجائش چھوڑ دی سے کہ توحید کی جاسکے۔ اگر شافعی (حضرت) کے خیال میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایسا یہ میں لکھتا ہے کہ تاں تھے تو ہمیں اس کی تردید سے کوئی دلچسپی نہیں۔

سوال: (ایشت) ۹

جب کہ احادیث صحیح سے یہ ثابت ہے کہ ایک شب ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُج سے تو ہم سے بعد نہیں پر کوئی نہ رہے گا۔ تو پھر یہ جو شہر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اور رقمی باخوج ماجوہ کا تواریخ سے ثابت ہے، اور حضرت عینی علیہ السلام نک اسی پہاڑ پر رہتا تو یہ سب زندہ ہیں یا اتفاق کر گئے؟ امید کر لئی بخشن جواب دیں کہ اطمینان ہو۔

جواب:

اپ کا سوال یہ ہم بلکہ ہم ہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ آنکھوں سر و کریم کی جانب سے خلاف مقل و درایت قول کو مذوب کرنا کس ہوشمند کام چو سکتا ہے۔

حضرت عینی اور ان کے خواری انسان تھے۔ انسان کے لئے زندگی کی ایک قابل مدت تعین ہے۔ کسی بھی عقل دار کو وہ حال نہ کرنا چاہتے کہ حضرت عینی کے خواری اب تک نہ دیہیں یا مار گئے؟

سوال: از عبد العلیل صدیقی۔ پٹنہ۔ ریل گاڑی۔

(۱) مخصوص کے کہتے ہیں (۲) اولیاء اللہ مخصوص ہیں یا انہیں (۳) حضرت مریمؑ مخصوص ہیں یا انہیں (۴) یہ عقیدہ کہ حضرت مریمؑ مخصوص ہیں ہیں جو تو کھرے ہیں (۵) یہ عقیدہ کہ اولیاء اللہ مخصوص ہیں ہیں وہ کافر کھرے ہیں۔

کر دو تو انہیں سے ایک آنکھوں کے فرمان میں شک و خبر کرنے والا ہے بلکہ دلوں ہی اپنی آنکھیں بھجتے ہیں کہ جو کچھ میں بھگ رہا ہوں وہی حضور نے فرمایا ہے۔ با جو کچھ حضور نے فرمایا ہے وہی میں بھگ رہا ہوں۔ یہ حال انبیاء ریقیناً تقدیم سے بالاتر ہیں۔ لیکن ہم حکم کے بارے میں حق و غلط سے یہ ثابت ہو جاتے کہ یہ بھی کام کھم ہے اس کی صفتیوں اور خوبیوں کا ہمیں علم ہو یا نہ ہو اسے درست و حن ما نہ ہم پر لازم ہے جو کہ اس حضرت رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین اور آخر الزماں اور خدا کافر ان اُخْری اور دین میکل لانے والے ہیں اس سے احکام کے باہم بطور بھی ان کا در حضرت ان کا ہبی حکم ناطق ہے۔ وہ یہ بند کے لوگ تو خواہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہی کیوں نہ ہوں ان کی تیزی سے بھی اس عصمت خاص کا ثبوت ہے۔ اس لئے منقح حیثیت سے بلا ثبوت کی

کچھ وہ کہہ دیں اس کو قرآن و سنت کی دلی

جو رشتنی میں برداشت کی تقدیر کیے بغیر

آنکھیں بند کر کے حرف آخراں یہاں

جانے۔ خوش عقیدگی اور والہانہ

اعتماد و اعتماد کی بات الگ ہے

لیکن توانی اور اصولی نقطہ نظر

سے انسیاں کے سوا ہر ملکوں کا قول

عمل قرآن و سنت کی روشنی میں

مکمل تقدیر ہے بلکہ جانتے کا اہل ہے۔

چنانچہ اہل علم جانتے ہیں کہ امداد و تقدیر

تو انہیں اسلام کی ترتیب و تسریع میں المومنین

لیکن جو ہر حال اپنی جگہ عصمت کی منصبیں اور

کون باخبر مسلمان ہے جس نے اس شہرہ آفاق تفسیر کا نام اتنا ہو گا۔ جڑدہ ہو کر کارخانہ "اصح الطالع" نے اس عظیم تفسیر کا ملیٹس اور دو تجربہ مع آیات حسن و فویل کے ساختہ شائع کر دیا ہے۔ پانچ جلد ہیں مکمل۔ تیزی سلطنتی پڑھے۔ محلہ مشڑ روپے۔ در ہر جلد علیحدہ بھیں ہوتے ہیں۔ جلد اول۔ ۱۵۰ صفحہ۔ جلد عاشر۔ ۱۰۰ صفحہ۔ جلد ایکسٹریم۔ ۲۰۰ صفحہ۔ جلد مطلوب ہوتی جلد عاشر میں ہماری کتابیں۔ اور نیک اعمالیوں اور عظمت تقدیم کیے جائیں۔

مکتبہ تخلیقی دیو بند (دیوبی)

چنانچہ اہل علم جانتے ہیں کہ امداد و تقدیر

کے پیش نظر کا حصہ ہے۔ قرآن دیا جاسکتا ہے۔

عقیدے کا تیام کیسے درست ہو سکتا ہے بحث طور پر آثار و احادیث سے ثابت ہے کہ

انہیاں کے بعد جن انساؤں کا سب سے پڑا ذرجم ہے۔ یعنی صحابہ تک امام حسن

الله اجمعین۔ ان سے بھی تک رو نظر اور عسل و اجہاد کی ایسی تضریشیں

اور فوج اُشتیریں ہمارے پریق رہیں ہیں جن کو الگ چوں ان کی بے شمار خوبیوں

اور نیک اعمالیوں اور عظمت تقدیم کیے جائیں۔

یعنی جو ہر حال اپنی جگہ عصمت کی منصبیں اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں صحابہ اور حضرت ابو جہل شاہ

کی طرف سے نہیں کی گئی (ر) تا نوئی اور سطحی اعتبار سے تقدیمی بالاتر

زہری نے کام ہم صرف یہ ہے کہ جن لوگوں کے بارے میں ہم ایسا ہے

رسے ہیں وہ اس درجہ کے لوگ نہیں ہیں کہ ان کے تمام اقوال و اعمال

پر جا بجٹ و نظر پر تمہاری افریق ہو۔ یہ حیثیت صرف انہیاں

میں اسلام کی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ آپ

نے کیا اور کہا وہ بلاغہ و نظر پر جا بجٹ و نظر ہے۔ قائل یہ ہے جو ہے

یہ الگ بات ہے کہ سیاق و سبق اور موقع محل کے لحاظ سے دو مختلف

اللیل حضور مسیح کے ایک ہی قول کے وجود اگاہ مفہوم ہیں اور ہر ایک اپنے

لئے ہوئے مفہوم کو حق ہالے۔ اس اختلاف کا مطلب یہ ہو گی ہیں ہوتا

راستے دیتی ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی اُس محفلِ ذکر کے بازے میں
قیمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض اہل اللہ علیہ سلام کی تائیم کری
تھی۔ یعنی کسی بھی نماز کے بعد لزوم کے ساتھ اجتماعی حیثیت سے فاتح
خواستی آیا دفاتر الدین تھے جس سے اجتنابداری ہے۔

سوال ۲۰:- از مردِ احمد علی۔ مبلغ عادل آباد (دنکن)۔ **بھیسہ**
بیرونی شرکت کی رقم و بعد و تلفظ ۵۵ سالہ یا بعد موت یا منافعہ کو ملی
ہے اور جس میں بغیرِ اکابری مشرکت کے کہ ۵۵ سال جی ملکتہ ہے۔
شرکت نہیں کر سکتے اور اس رقم سے بیرونی مودودیو کے معاملات
بھی کرنی ہے۔ مودودی تعریف میں اکرنا جائز ہے کہ نہیں؟ یہ بیرا ایسا ہے
جس میں برخلاف مرکار کو شرکت ہونا پڑتا ہے۔ جو لازم ڈیمی محلت سے ہے
میں شرکت نہ ہوں ان کو دوسرو سے فدائیں شرکت کیجا جاتا ہے جس میں
ڈاکٹری مشرکت کی قید نہیں۔ جس میں منافعہ یا مودودیوں دیا جانا؟
جواب ۲۰:-

زندگی کے بیرا کے بازے میں ہم بار بار کہہ چلے ہیں کہ یہ شرعاً موقوت
نہیں ہے۔ جن کوئوں میں مودودیوں نما فتح کی جائے ہیں دیا جانا ہے یہ شک جواز
کے دائیے میں آجائی ہیں پس شرکت کیکہ ان میں کوئی اور باطل پہلو نہ ہو جس کا
ہمیں مسلم نہیں۔

سوال ۲۱:- (الیٹھ) مبلغ

ایک کلب کی جانب سیچا ہوتے ہیں جس میں ہر یا کہہ میں
کرتا ہے اور شام کو دہی ببریج کھلتے ہیں۔ کیا جنت دلی ہم کو جو معاوضہ
لے کاداہ انعام کی تعریف میں آ سکتا ہے۔ آیا اس تم کا انعام یا معاوضہ
لیتا جائے ہے؟
جواب ۲۱:-

اول تو جانشک ہیں جنہوں ہے مجھ چلتے کی شک میں کوئی نقدانام
نہیں تھیں ہوتا۔ دوسرا کلب کی ببری کی قیمت اسی تھی کی فیس
نہیں ہوتی۔ ہر کوئی شہری کو وہ صورت میں ہمارے نزدیک نہ رہو ہے نہ
قمار۔ پہلا اس سے جائز کچھ جتنا چاہتے۔

سوال ۲۲:- از محمد جمال الدین۔ لا الہ الا ہو

زیرکہتا ہے کہ بیت "نا جائز ہے اور بکہتا ہے کہ نہ صرف جائز
بلکہ سنت ہے۔ براہ کرم آپ شرعی فیصلہ دریں۔
جواب ۲۲:- دلوں غلط کہتے ہیں۔ بیت یعنی شعر گوئی نہ جائز ہے

بکھر جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں انبیاء کی عظمت و برتری کا باہر باہیان
فرماتے ہیں۔ مخصوصاً اپنے پیارے بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریاست
خصوصیات پر تکرار فتاویٰ کیہد ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ بھی یاد دلاؤ
رہتے ہیں کہ تمام انبیاء اور ہمہ اخڑی پیغمبری ہر جا انسان ہیں۔
بشر ہیں ان کی تعریف و تکمیل میں اتنا مبالغہ نہ کرنا کہ جتنا خدا اور صرف
حدائق کے لئے ہوتا چاہتے۔

بھیسہ نے تعریف سے بالآخر ہونے کا مطلب ذہندا جنک بھی
سمجا ہے جو خلا ہر کیا۔ اگر اس کے سو لوگی اور طلب کی نظر لے رکھتے
تو اس کا حال وہ چاہتے۔ سوال ۲۳:- عذ کا جواب مذکورہ قصیل کے
بعد حال ہے۔

(۱۱) یہ سوال ایسا ہے جسے اپنے موجودہ انداز میں آپ کو صرف
پر ایسوٹ ڈاک میں کرنا چاہتے تھا۔ اشاعت کی صورت میں اتنا اختصار
اور اشارہ ہے کہ ناظرین کے لئے تھیں۔ پوری حدیث بھی تحریر
لکھتے۔ پھر اپنا سوال واضح کیجئے تاکہ صرف ہم اور آپ ہی نہ کبھیں صب
پر خدا کے گھیں۔

(۱۲) سوال توضیح چاہتا ہے۔ کیا حق ہے اور کس باستثنے تو ہے؟
(۱۳) یہ سوال اُن سے کیجئے جو نکوہ عقیدے کو وجود فراہم کرے
ہوں۔ ہمارے نزدیک تو قانونی اور اصولی طور پر یہ عقیدہ اُن اور
مزدوری ہے۔

سوال ۲۳:- نام نادر۔ خریداری۔ مبلغ نظام آباد (دنکن)۔ **فاختہ**
اپنے قریر فریبا ہے کہ مودودی فاتح بدعت ہے۔ براؤ کرم مروجہ
فاختہ کی تشریع فرمائی اور فاتح کا صحیح طریقہ کو نہیں
ہماری کوئی نہیں بعد نماز غیر ملنا فاختہ پڑھی جاتی ہے۔ یہ طریقہ
درست ہے یا غلط ہے معلوم فرمائیے۔
جواب ۲۳:-

احادیث میں صرف تبور پر فاتحہ کا پتہ چلتا ہے جو ماکسی بر جا
اویطیم کے خاصو شی کے ساتھ ہو اکر قی تھی۔ آج کل کچھ ہوتے ہکاںوں پر،
نذر کی مٹھائیوں پر، مولود کھلاؤں پر اور نہ جانے کن کن چیزوں پر فاختہ
پڑھی جاتی ہے۔ بعد نماز فرشتہ تحریر پر متعالا ہر الگ چیز ہمارکے عمل معلوم ہوتا
ہے۔ لیکن باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ صادقہ اس کا لازم چوں کہ
حدیث و احادیث میں اس سے اس کے بازے میں مہاری

مرض اغتیان سے باہر چھوٹا سا نئے یہ سوچ کر ترک نماز نگی کے کپشاپ
بھی نہیں رکتا تو نماز لیا ہو گئی۔

سوال ۱۰:- (ایضاً) حادثہ!

جماعت سے نماز ایک شخص ادا کرتا ہے۔ اگلی صحف کو بچھ میں
اب اچانک اُس کو پاخانہ معلوم ہوا کہ پھر اخراج ہو جاتا ہے اُس
حالت میں وہ کیا کرے دہ کس طرح نکل کر کسی دوسرے کی نماز خراج نہیں
جواب ۱۰:-

اصنیاع اور آہستگی کے ساتھ نمازوں کے کاندھوں سے بلا بلا
صافوں سے باہر آجائتے۔

**سوال ۱۱:- از محمد الوب صابر۔ چڑا۔ نماز کی نیت
نماز کی نیت دل میں کرنا کافی ہے یا نہیں؟**

جواب ۱۱:-

باشک کافی ہے۔

سوال ۱۲:- (ایضاً) حق و ناقص

زید اپنی ذاتی غرض سے ایک غیر مسلم کے ساتھ ہو کر عمر کا دشمن
ربا۔ حتیٰ کہ عدالت تک غیر مسلم کا ساتھ دیا۔ اور عمر کو حد المقصود حرم
ٹھیرا۔ اب سوال یہ ہے کہ زید پر ازروتے شریعت کیا حکم نماز ہوتا
ہے؟ نیز کہ یہ شخص اور وہ کے ساتھ یہی یہ حرکت کرتا رہتا ہے۔

جواب ۱۲:-

معنی ذاتی غرض سے ناقص طور پر یہی بھی مسلمان یا ہندو یا عیسائی
سے شخصی کرتا خلاف شرعاً ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی معاملہ میں کافر
حتیٰ پر اور مسلمان ناقص پر تم جانتے تو اسلام کا قانون کافر کا ساتھ دینے کو
لازم فرار دیتا ہے۔ عدالت نے اگر عمر کو حرم غیر ایسا ہے تو وہ وہ سے کہ
از روستے قانون اس کا حرم ثابت ہوا ہو گا۔ وہی یہ بات کہ زید نے
محض و شخصی میں جھوٹی شہادت دئے کہ عمر کو حرم فرار دیا ہے تو اس کی
سزا وہ اللہ کے یہاں مجھے گا۔

نیز یہی حرکت الگہ اور وہ کے ساتھ کرتا رہتا ہے تو اس میں
میں اور آپ کیا کر سکتے ہیں؟

**اپنا پتہ ہمیشہ صاف لکھتے۔ ڈاکخانہ انگریزی میں
بھی لکھ دیں تو بہتر ہو۔**

نہست۔ صرف امر مباح ہے۔ لیکن اگر شریعت دا خلاف کے دائرہ میں
رہ کر کی جاتے تو موصیت نہیں ہے۔

سوال ۱۳:- از مقصود علی۔ کامی پور۔ اورنگزیب کی شادی

تاریخ سے پہلے چلتا ہے کہ بادشاہ اور نگ زیر بزرگ ایک شہزادی سے
سے شادی کی تھی۔ اور اُس ہندو لڑکی نے اس شرط پر شادی کی تھی کہ نہ
ہم مسلمان ہوں گے اور نہ ہم اپنا نامہبہ ترک کریں گے۔ اور اپنے نزہب
کے موافق پوچھا جائیں گے۔ یہ شرط بادشاہ نے منظور کر کے اسکے
ساتھ شادی کری۔ لہذا اسی سے بھروسہ ہم لوگوں نے پڑھا ہے یہتھی، ہی
مشترک پیغام میں پڑھے ہوئے ہیں کہ آیا یہ شادی از روستے شریعہ حدیث
جانز حقیقی یا نہیں؟

جواب ۱۳:-

خدا جانے آپ کو چاہرے اور نگ زیر بزرگ کی شادی کے جواز و
عدم جواز کے بارے میں فکر کیوں لا حق ہوئی۔ جہاں انکے میں معلوم ہے نہ تو
آخرت میں آپ سے اس کے بارے میں سوال ہو گا نہ اور نگ زیر بزرگ کے
اعمال کی خاتمہ داری آپ پر عائد ہو گی۔

چنانچہ حقیقت کا تعلق ہے اہل کتاب کی حدودوں کے سوا
کسی غیر سنم سے شادی درست نہیں۔ ہندو حضرات نقۃ اسلامی
کے نقطہ نکاح سے اہل کتاب ہیں ہیں۔ لہذا اگر اورنگ زیر بزرگ
کسی ہندو عورت سے نکاح کیا تھا تو اچھا نہیں کیا تھا۔ رہی یہ بات کہ
جن کافر خود توں سے نکاح جائز ہے وہ شادی کے بعد اپنے نزہب پر
قام میتھے ہوتے اپنی عبادات کی پابندی کریں تو اس سے نکاح میں
کچھ فرق نہیں پڑتا۔

اوسمی ہم تاریخ کے موضوع سے بڑی حد تک سبب ہے تاہم
یہ ضرور جانتے ہیں کہ مسلمان بادشاہ ہوں کے باب میں بہت سے تاریخ
نگاروں نے تھسب نا انصافی اور تلبیس سے کام بیاہے۔ واللہ عالم بالصور۔

سوال ۱۴:- (ایضاً) تقاطر یوں۔

ایک شخص کو برا بر پیشایں کاظمہ میکتا رہتا ہے۔ وہ شخص نماز
کس طرح ادا کرے۔ پھر ابد نہیں ہے۔ لیکن فوراً ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب ۱۴:-

اگر مرض اتنا زیادہ ہے کہ مبنی دیر نماز فرض ادا کرنے میں لگتی ہے
آنی دیر بھی پیش اپنکا بند نہیں ہوتا تو وہ مذکور کے تھسل نماز ادا کری۔ پونک

مستقل عنوان

ہمسردار مسٹر نامنگ

از مکاں ابن العرب مکی

بات یہ ہے کہ جس طرح جدید دنیا نے صفت و حرفت میں اس درجہ ترقی کی ہے کہ دو ہیکل شہروں میں رومنی پکڑ اور لگانی شکریں پر نکالنے ہے اسی طرح ایساں داخلاں میں بھی اس درجہ ترقی کی ہے کہ پروپیگنڈے اور تہذیب کی پکیلی شہروں میں سونی صدری جھوٹ ہزار فی صدی عج بن رکھتا ہے۔ جگہ ڈالنے والے قوانین نکلے گا۔ کافی ڈالنے تو مناجات نکلے گی۔

خداوند کی بولنے والوں کو سمجھے الگ کچھ دنوں ان کی صداقت بیانیں گے کہ یہی عالم رہا تو جھوٹ دنیا میں دو لوگی ہیں۔ ملے گا۔ اور ٹھہر کا تو لا کھڑا الرنی قوله۔ جس کے سلسلہ باقاعدہ پرست اور لشکر پیغمبر و پڑھوڑا ہوا کرے گی۔

۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء:- بعض درہنماوں سے دہلی کے ادوپارک میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

”فریضی طور پر کوئی کا خون یہ سائے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔“

حضرت سلامت اآپ سے اجازت طلب ہی کون سخرا کر رہے تھے اور اخیر یا اس فرضیہ کی نوبت میں متھنے سے جو مظالم ڈھاری ہیں کیا تھی وجہ اب تک آپ کی اجازت سے ڈھاری ہیں؟

زبان سعد نیا بھر کی تیس ساری خانی کا آپ کو حق ہے اور آپ چاہیں تو بال تکفیر کہہ سکتے ہیں کہ عرب اب امریکے دروس اور فرانس دیر طائفہ سب سکی ستم کر دیں گے۔ لیکن خانی کا جہاں تک تعلق ہے کبھی کسی قوم کا خون اس کی باقاعدہ اجازت سے نہیں پہنچایا گی۔ آپ اجازت دیں یا نہ دیں پسند کریں نہ کریں۔ جب تک آپ کی سیاست

تائیخ نوشت۔ اگر مارچ ۱۹۵۶ء:- اطلاع ہے کہ:-
”بھٹنڈہ میں ایک وزیر کی آمد پر ٹھیلوں کا گمراہوا۔“

یہ ترقی کی علامت ہے۔ ایک جمہوری ملک میں وزیر لوگ ہو جم سے جتنا بھی ربط ضبط ٹھہرائیں اچھا ہے۔ جس طرح جھوٹ چھات کو دوسرے کوہنہ کا یہ ہر تن طرفی تھا کہ جہا تا کہ انہی میں اچھوتوں کی بستیوں میں جانتے اور آنے سے ٹھٹھے بندوں میں جملہ ٹھہراتے تھے۔ اسی طرح اخلاقی جھوٹ چھات دو رکھنے کا یہ ترہ بہت سخت ہے کہ ہماری راشٹری محنت کے پڑھے پڑھے بہنیں اور ساداں، یعنی کہ ذریعہم الرحمۃ اخلاقی اچھوتوں میں کوہنہ ٹھیلوں اچھوتوں، نقاب زنوں، حبیب تراشوں، سفہیوں اور رشوت خودوں سے حکم خلا میں جملہ ٹھہرائیں۔ اس کا تجھیہ ہو گا ان سیکھیے خلوم اچھوتوں کا سیوار نہیں بلکہ ہوتے ہوتے امریکی تک پہنچ جائے گا۔ اور نہ صرف یہ کہ نہیں یا خود کو نہیات فخر کے ساتھ سوچتی ہے۔“

کچھ سکیں گے۔ ملکوں چاریں کسی وجہ سے طوائف بن نے کا باقاعدہ پوشش ملک نہیں کر سکیں اور انہیں اُجلے کام ملادر ہیں اخیر یعنی نہیں کی ہے یا نہیں سے باقاعدہ پوشش مل جائے گا۔

۱۲ اگر مارچ ۱۹۵۶ء:- امریکہ کہتا ہے:-

”روس اسیں کا دشمن چار جیت کا طوف دار نظام ہے۔“
روس کہتا ہے۔ امریکہ جگہ بازیشرا اور ہوس نہ کاہریں ہے۔“

دونوں ہی تجھ کہتے ہیں۔ جھوٹے تو ہم پڑھیں ہیں کہ زادوں پیدائشی تجھ کی نظریں سخت جوئیں آٹاڑھائی سے دو اور دو میڈیا پر برآئیں۔ دالیں بھی ہو گئیں۔ کو کو جم اصلی ٹھیکیں ایسا اور اصلی عطا۔

ایک بھی مسلمان نہیں ہے۔ اسی طرح دوسرے امتحان جو پیاس سروس کیش
کے ذریعہ غیر ملکی سروس کے لئے یا اگر اس میں کامیاب ہوتے تو اسے ۲۳
ایمڈ واروں میں کوئی مسلمان نہیں۔

اس پر ایک صاحبو سرفی جمالی ہے کہ:-
”جہادت کی سیکولر ریاست کے ڈھونل کا پول!“

یہ سرفی لفظ اور معنا دلوں طرح ناطق ہے۔ لفظ اتوس لئے
کہ یہ ڈھونل کا پول نہیں خود ”ڈھونل“ ہے۔ پول تو جب ہوتا ہیں کسی بات
کو چھپا کے رکھا جاتا۔ مثل کامیاب ایمڈ واروں کی فہرست میں دس پانچ
نام مسلمانوں کے ہوتے اور حقیقت میں ایک بھی مسلمان کامیاب نہ ہوتا
یا مسلمان ملازم رکھتے ہاتے تو تجوہ ندی جاتی۔ لیکن یہاں تو بنا گئی
یعنی ڈھونل پیٹ کر مسلمان کیا گیا ہے کہ..... جتنے خدا بخش اور محمد علی جہاد
میں بستے ہیں سب یا تو سن سینا میں کے بعد اکٹم نالائق ہو گئے ہیں
یا انہوں نے اپنے ساتھ حقوق فراخ دلی کے صالح حضرت مولانا البارکات
آزاد اور آن جیسے چند دیگر محظوظ رہنماؤں کو مجذوبیتی ہیں۔ اور معاشر
لدوں کو ذکر کروہ نہ فہرست میں کوئی بھی مسلمان نہ ہونے سے بھاری چموروں
کی بریاں پر دری بلکہ سلم پر دری کا گہرہ ثبوت ملتا ہے۔ یہ اس بات کا لکھا
ثبوت ہے کہ جہادت کے مسلمان رزق کی روایتی اور دولت کی بہتان
سے اس درجہ نواب اصفہان اندول ہو گئے ہیں کہ انہیں تو کری پوکری کی
ضورت ہی نہیں چنانچہ اپنے مشریق یا فارس سرو منہج پر ہوت
نہیں۔ پھر ہر اور تھیں سے لیکر سکریٹری ایٹھ تک ہر کاری تکمیل میں
چند ہی ایسے پانچ سو میلیں گے جنہیں مسلمان ہونے کے باوجود دنیا بھی نہیں
لی۔ درست جو ہے بے ملک نواب ہے!

۱۶ ابرار ج ۵۵۴۔ سنت جناب واللہ کا ہبہ ہے منادی والا۔ ملک
مسکوں کا۔ حکم سرکار کا۔ حکومت ہند کے بیٹھت ہیں تو کوئی مسٹر
لکھڑو پے کا خسارہ۔ ۲۱ کو مسٹر لکھڑو پے کئے تھے؟
جز اک اللہ۔ بارگ اللہ۔ زندہ باد۔ بھی زندہ باد۔
خشی تقدیلی نے جب ہی منادی سُنی تو دوڑھے دوڑھے سیسے پاس
آئے اور ہبھتے ہوتے ہوئے۔ غصب ہو گیا۔ ہماری حکومت کھٹ
گھٹائے میں آگئی!

”تمیرا سعیں کیا قصور ہے؟“

آپ کا احلاقو آپ کی تہذیب مغربی و مسٹر خوان کی برداشت ہیں رہے گی
اس وقت تک مغربی اعتماد آپ کی بلا جاگت آپ کی جاونہ کا خون
پہنچا رہے گا۔ آپ کی عزت و محنت سے مکمل اسے گا۔ آپ کو اپنے
اشاروں پر شما اسے گا۔

۱۷ ابرار ج ۵۵۵۔ نیتا جی سو جہاں چند ریوس کے شید ایوٹ نے
ایک جنہے تیار کیا ہے جو پری دنیا میں نیتا جی کو تلاش کر سکے گا۔
بے شک تلاش کرنا چاہتے۔ اگر یورپ نجاتی شہنشہل و میڈیا
اجداد کر رہا ہے تو کم سے کم صارت کو بھی کوئی نہیں ترسنے نے شفیع ایجاد
کرنے رہنا چاہتے۔ خوارکے ایک نیا شغل بہت دن ہوئے کسی خدا
رسیدہ بزرگ نے تحقیقاتی کمیشن بنانے کا ایجاد کیا تھا۔ معلوم نہیں
موجہ بہنہ دستائی تھا یا یورپیں۔ بہر حال ایجاد کی شوونا اور فصل بہار
ہندوستان بھی کا حصہ رہی اور ایسے ایسے ترقی یا انتہا دھنکوں سے
اس ایجاد کا فائدہ اٹھایا گیا کہ یورپ عرض عرض کر گیا۔ اب یا ایجاد
در اپر اپنی پڑگئی۔ اہذا تمام اُن لوگوں کی تلاش کے لئے جن کو رنیکے
قانونی ثبوت موجود نہ ہوں جسے اور اپنی تیار کرنا ہنا یا اپنے نیدیہ
و مغید ایجاد ہے اور غصب نہیں کر جو سنی بھی ہماری تقليد ہیں ہٹلر کو
تلاش کرنے کے لئے جنہے تیار کرے۔ جب ہمارا اور جرمی کا جھسا
ساری دنیا کی قاک چھان کر اپنے گھر لوٹے تو دلوں کے صدر
بیان دیں کہ۔ اگرچہ ہماری تلاش سو نیصہ، کامیاب نہیں رہی
لیکن ہاتھی ناکام بھی نہیں رہی کہ ایوس ہوا جاتے۔ حسن گیارہ لاکھ سے
تقریباً ۲۰ دوپے خرچ کر کے ہم نے اس طبق راز کا پرکالیا ہے کہ اگر ایسی
شعاعوں اور ریڈی یا لی ہیروں سے مدد ہی جاتے تو ہماری منزل ہاتھ
اُسلتی ہے۔ بے شک اس میں خرچ بہت ہے۔ لیکن قوم کے پچے
جگنوں سے ہیں ایسے ہے کہ وہ دل کھوں کر حسب سابق رقم ہیتا
کر دیں گے اور کہتے کہ میں لاکھ دوپے ہم کوئٹہ کامیاب طریقوں سے
چالو کرنے کرتے جو ہو جائیں گے۔
”تم زندہ باد! دلشیج ہنگت زندہ باد!

۱۸ ابرار ج ۵۵۶۔ یونین پیاس سروس کیش نے انہیں انڈسٹریٹو
سروس کے لئے جن ۲۰۰۰ ایمڈ واروں کی کامیابی کا اعلان کیا ہے انہیں

جیب سے پورا کر لے جاتے گا۔ لیکن خوف یہ ہے کہ اگر ان بڑے لوگوں کی
دیکھاد کچھی چاری میگوں اور تینوں نے بھی اسکے ہمینہ سے خسارہ کا
مجھٹ پیش کرنا شروع کر دیا تو یہیں کس سے سرمنٹ ہے کی۔ ذرا غور کر جو
کتنی بڑی رقم ڈال سی ہے یہ وزیر لوگ۔ ابھی تک آپ کے سامنے
گذشتہ سال خریدی ہوئی ساریوں کو گھومنا پاؤ ڈالوں اور زیوروں اور جو
کافر فوج نہیں اُترانے کے لیے چاری صاحب نے ماہ دواں کے نئے پاچھوڑ پے
خسارے کا بیجٹ پیش کر دیا۔ تھواہ دوسو ہے۔ دست غیب تقریباً پاچھوڑ
اتفاقی آمدی سیئن سو۔ گل، ایک بڑا بہت۔ اہم اخراجی گل اورہ سو ہے۔
گویا ایک سو ماہ اور کادائی خسارہ تو ہمیشہ ہی چلتا ہے۔ اب ترقی یافتہ
مجھٹ میں جا رہا سو اور طے ہے۔ آپ کی بھی کوئی مرکزی حکومت ہوئی تو
خیر کروان سے پوری کرنی جاتی۔ لیکن نئے الحال اس کے سوا چارہ
نہیں کہ یہم صاحب کو خوشاب سے بھجا تھیں کہیں کہیں بخت! یہ نیافیش بڑا
خطرناک ہے۔ وزیر دیکی عرصہ نہ کرو۔ حق ہو جائے گی۔

اب الگیم صاحبہ ضرورت سے زیادہ سعادت مند ہیں وہ قصہ
کی رویہ یا نی شعایر میں پوری طرح ان پر اثر نہیں ڈال سکتی ہیں تو خریدوں ہیں
آنسووں اور بیکوں پر بات تھم ہو جائے گی۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے
اوہ اُبھی خاک کے نتے یہم صاحب کے دل و دماغ کو پوری طرح اپنے خاک
میں لے چکے ہیں تو آپ کو بھروسہ خود کشی کرنی ہوگی اور خود کشی سے پہلے
اپنے صالے کو دھیست کرنی ہوگی کہ بیری حوتہ اسکی نذر ذات کے اثر
سے ہونے والی ہے میرے مرتبے ہی ایک تحقیقائی لکھنی تربیہ ہی جائے
جو کم سے کم ایک لاکھ روپے سالانہ کے خرچ سے پرچعن کر سکا اُبھی ذاتات
کا اخلاق بھارتی حدود میں کوئی نکر دکا جاتے۔

.....
۸ ا رہا سچ شفہت:۔ "مشیر ہر دی پر سرکاری روپ پر کوئا جائز
استعمال کا لازم" ।
آپ کی عقل باری گئی ہے۔ وزیر اور ناجائز استعمال! گویا
انگوڑا اور کروڑا!
برادر عزیز! آج کل کے وزیر و وزرا ہم تو وہ چیز ہیں جو کے متعلق
امال نے کہا تھا:-

تو جو چاہے تو اسکے سینہ صحراء سے جساب
دہر و دشت ہو گئی زدہ موچ سرا باب

بولے۔ قصور نہیں مگر محظوظ تو ہوا تازہ دست لفظان کلہے
میں ہوا۔ ایسا تو نہیں کہ سرکار نے بہت سارا مال باہر سے خریدا ہوا اور
سامان ملکی ہزار پاکستانی بے ایسا نوں نے ڈیوڈ نہیں ہوں!

میں پہنچنے لگا یا شاید رونے لگا۔ سالنیلے بولے۔

"خیر سا تھی ہے بھی خوشخبری ہے کہ ہماری سرکاریں ارب کروڑ
روپے کے ساتھ خریدی کرے گی۔ معاشر اللہ تیر سے ہی قلعہ نوں
کے حصہ میں حکومت آتی ہے۔ ایک پیسے کا لفظان ہو تو دس روپے کے
نقش کی صورت نکال لیتے ہیں"۔

میں اب بھی چپ رہا۔ وہ تیور اسکے بولے:-

"ایک بات سمجھ میں نہیں آتی تھا! یہ نوٹ بنانے کی مشینیں
سرکار کے پاس ہیں تو نوٹ مال کرنے کے لئے خواہ خواہ حواس پر نہیں
یکوں لگاتی ہے..... بلکہ ہیں تو کہا ہوں دلت مال کرنے کے ساتھ
خواہ خواہ کار خانے اور منصوبے اور پر و جیکٹ بنانے جاتے ہیں۔ بس
کاغذ کے کار خانے بنانے جائیں اور جتنا کاغذ تار ہو سب کو نوٹ
چھپتے رہیں۔ اور نوٹ بھی چھوٹے بیکار ہیں سو سو کے چھیسیں"۔
میں نے اگذاکر کہا۔

"عزیز من! اتفاقاً دیات ہیں میں بالکل کو رہا ہوں۔ میں اتنا
معلوم ہے کہ اب کچھ دنوں سے یہ بات قصہ میں مثال ہو گئی ہے کہ پہلے
خانے کا بیجٹ بنانا پھر نئے نئے شیکھ لگا اور پھر نئے نوٹ چھاپوں پھر اڑاڑا
زد کی شکایت کرو۔ پھر خند پوریں مابری کی سرکاری ہیں بہت کیشیاں
بنانکر افسر اطلاز کی لعنت دو کرنے کے لئے شیکھ لگا۔ جیسی کسی حکومت
پر قویت اور ترقی کی رویہ یا نی شعائیں پوری طرح جملہ اور ہوتی ہیں۔
تو ساری جنما اس کے باپ دادا کی جائیداد ہیں جاتی ہے۔ علم الحساب
میں صرف نہیں ہی ابھی جز ہے جو لفظی۔ میم کس اخنادی سے طرفناہی بڑھتا
ہے گھٹا نہیں۔ مثلاً ٹیکس نفی میکس۔ میکس جمع میکس ٹیکس میاٹھیں!

.....
۸ ا رہا سچ شفہت:۔ دلی کے نئے وزیر اعلیٰ نے بھی ایک کروڑ
کے گھٹتے کا بچھٹپڑی کر دیا۔

وہ تو کوئا ناہی تھا۔ خرچوں کو کھرچوں کے دل تا ہو۔ وزیر خدا
دیش یکھ جب خانہ کا بجٹ پیش کریں تو صوبائی وزیر کچھ تباہ تھوڑی سنتے
ہیں کہ تچھے بیٹھے رہیں۔ خیر ہے تو بڑے لوگوں کا معاملہ ہے۔ خسارہ کو ام کی

داسے طریقے سوچے۔ وہ محل جس کی ظاہری چمکا بہت کے پچھلے مسلم دبر بریت عیاشی و بے خیری اور حرس و ہوس کی آنندی تاریخی تہہ جسکے مستون ٹکوکے نہ ہوں۔ جس کے درد بام میں انسان کی محنت غرفت محنت اور عزت کا ہونہ ہو۔

۳۰ مارچ ۱۹۵۶ء۔ ماہرین کی کمیٹی نے بھارت سرکار کو روپرث دی ہے کہ۔

”گھنے کے ذیج پر مکمل بابندی لگانا انتہائی نامناسب بات ہوگی۔“

اسے خدا ابے ایمان وطن دشمن پاکستانیوں کیا جو اس ہے جو تم کرتے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ جو گنو تائیں ہے کار اور کمی ہو گئی ہیں انھیں کاٹ ڈالا جائے!

جھی چھی! مقدوس مانا کے بے رحم ناخلف سپرتو! اسکا مطلب یہ ہوا کہ جب ماس بوڑھی چو جائے تو اسے زہر دیدیا کرو! اسرائیل، ہری رام! ڈھانی شری شان جی کی!

مُن رکھو اسے ماہرین کی کمی دلو ایروطن دشمن پاکستانی باشی فی الحال اس لئے معاف کی جاتی ہیں کہ تمہاری بوج الگر بپاکستانی ریڈ یا فی شاعوں کا شکار ہو چکی ہے۔ لیکن تمہارا جسم بھی کا بید ابھی بھارتی ہے۔ اگر تمہاری جگہ کوئی تکی قلبی دلایہ واجیات روپرث دیتا تو یقین کرو وہ شاندار فساد ہم تازیل کرتے کہ ساری دیور ٹکڑے دھری گی دھری رہیا تی اور..... اور..... اور..... اور

۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء۔ ایک شرعی سوال ٹائین العرب ملکی سے از طرف بخش الدین بغدادی۔

”کیا فرماتے ہیں علمائے دینیہ مذکور پاکستان و بھارت بیچ اس مسئلہ کے کچھ بھی ناجائز طریقہ پر پیدا ہواست حرام زادہ کیا ہوا سکتا ہے یا نہیں؟“

جواب۔ بے شک کہا سکتا ہے۔ (مصدرہ جلد علمائے صوفیان) سوال پر سوال۔ یعنی کہ تفصیل تابیہ۔

بعد نکورہ بالا جواب باصول کے کیا نصیل ہے اس بابت کہ پاکستان کی عدالت العالمینے الہم چار پانچ وزیروں کو ناجائز

بلکہ ہمدرد بھی شاید مرزا غالب نے انھیں کئے کہا تھا کہ۔
بنائے عیش عجل حسین خان کے لئے!

وزیر تو طریقہ ہے۔ جاتر وناجاہر کی نقد تو کلکشن مک بھی مشکل سے بچتی ہے۔ سرکار اگر کسی چیز یا کاتام نہیں تو ماننا پڑے گا کہ جس مقدوس ٹھوک کاتام سرکار ہے اس کی اصل اور روح و زیر ہی ہوتی ہے سرکاری روپ پر اسی طرح وزیر کی سلسلت ہے جس طبق عالم کی حسن اور دولت یہودوں کی بلکہ ہوا کرنی ہے۔ پس ہو شخص کسی وزیر پر کوڑی روپ پر کہ ناجائز مستعمل کا لازم لگاتے وہ کذا اب ہے۔ نقد اربے دلن کی سالمیت کا دشمن ہے۔ انتشار پسند ہے دغیرہ وغیرہ۔

۱۹ مارچ ۱۹۵۶ء۔ ایک بھرپور کہ۔

”ایم کے خلاف جاپان میں عالمی کانفرنس ملائی جائے گی۔“

گواہنگم بھی امریکہ اور روس کی طرح کسی ملک کا نام ہے!
الکسٹرکٹو ایم بم تو رہات کے چند بھروس کا نام ہے اسے گالیس دویاں کی پوچا کرو کچھ مصال نہ ہو گا۔ کانفرنس تو ان شیطانی دناغوں کے خلاف کرنی چاہئے جو انسان کو اس اور جیافتہ طبقی شیئے کی بجائی لئے مارڈا سنتے ہوں اور کر دینے اور پھر بھی کی طرح مصل دینے کی تزکیوں پر ان رات غور کرنے اور سرکھپاتے ہیں۔ ان تاریک دلوں کے خلاف کرنی چاہئے جوں ہیں جاہ و نصب شہرت و عزت اور دولت و عیش کی ہوں س

لبالب بھرپور ہے۔

اگر تم تباہی والہاکت اور جاہش و جنگ کے مژشوں پر بن نہیں بازہ سکتے تو ایم بم تو کیا ایک بندوق کو بھی سر پونے سے نہیں دک سکو گھا درج یہ ہے کہ دنیا کا جو حال تمہاری انسانیت سزا اور جیسا باختہ تہذیب نہیں ہے اس کا واحد حل جنگ ہی ہے ایسی جنگ جس میں ایم بم ہاندرو جن بیم نہری لگیں اور دیدے بارہ تھیا راس طرح استعمال ہوں گے اور تمہاری بھی انہیں جڑ بیاناد سے اُکھر کے مٹی کا ڈھیر ہو جائے۔ تمہارے اپنے خجوہ تہہ کے اپنے سینوں پر پیٹ ہو جائیں۔ تمہارے علم و سائنس اور تہذیب و تمدن کے ویران کھنڈ دیا پر ایک نیا محل تعمیر ہو۔ ایک نیا انسان تعمیر ہے۔ وہ انسان جمیوت اور بر بادی بھیلانے والے تمہاروں کی بجائے زندگی اور محنت پھیلانے

تین تو خدا سے نارا میں پہنچا سئے کے باعث یہ مصلح متوفی ہوا۔ سکی جگہ "خود دادا" کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تماں ناجائز روز بروں کو فی الحال خدا دادا دوں پر کہا جاتے ہے ورنہ اگر وقت کے چکر نے اپنی پھر تماں ناجائز سے چاہتے کہ دیا تو تم تمام الحقوں اور گستاخوں کا زان پچ کو طبو تین پڑا دیا جاتے ہے۔

ابو اب صحیح۔ احتروالی فائی باری۔
ابو اب سو فیصلی با صواب۔ خاکسار مولیٰ کریما بر بخش۔
حنفی اب صحیح۔ نعمان اب ہندو پاک صرفی باقی بالآخر۔

۲۲ رامیج شمسیہ:- "بندوستان اور دوسرے تیرہ ملکوں کو امریکی وظیفے"۔

بائی چاہا ملبم بھی خدا کی کہہ گئے ہو۔
غالب وظیفہ خوار ہدو شاہ کو دعا
زمانے کے پھریں کشا ہوں کی شایدی سُکر و نیفہ خواروں کی
وظیفہ خواری نہ گئی۔ خدا جانے یہ غیر ملکی وظیفہ کس کی جیسیں پچ
جانتے ہیں کہ جھملاء بن العرب کی کو باوجود اصلی بمارتی ہونے کے
ایک کامی کو ٹھی نہیں پہنچی۔ فریاد اسے بمارت کے نیک دل و ذریروں
اگر بمارت باوجود بخسار یوجناوں اور باوجود اپیسریں میں کسی سُکر
وظیفہ پور سکتا ہے تو خاکسار ملاؤ کو اس وظیفہ کی زکوہ ہی میں مشاہد کرو۔

۲۳ رامیج شمسیہ:- گول بیز کافرنس، چار طاتی کافرنس،
اشم بیم کافرنس، میں جاپان کافرنس۔ الہام کافرنس تو آپ نے می
ہو گئی۔ سُکر آج ایک شی کافرنس کا ذکر سنتے۔ یعنی گھوں کافرنس۔
گھوں تو آپ جانتے ہوں گے۔ وہی جیزس نے حضرت آدم کو سوت
سے نکلوایا۔

اس کی ایک شاندار کافرنس۔ یا گھر بیز جاپان جس کے لیے
درستاد العلوم دیوبندیں ازیگارہ تا تیرہ رامیج شفہ متعقد ہیں یا ہوا
اس کافرنس میں تقریباً تین چار بیڑا دیوبہاتی حضرات شریک ہوتے۔
جن کی وجہ سے خوب ہیں بہل رہی۔ کافرنس کی گھاٹھی اور پوری
کارروائی کا محل الگین بیان کرنے لگوں تو یقیناً الہاما فسانہ بن جائیگا
اور یہی بیڑوں کو ایڈیٹر تھی تھی بالعموم نزدیک آتش کر دیا کرتے ہیں اس سنت کام

وہ قرار دیا ہے تو کیا ہم ناجائز آپ کے ذکر وہ جا بہر قیاس کر کے
ان محترم وزیر و میں کو ایسے وزیر..... یعنی کہ میں یعنی کہ
کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جا بہر پر جا بہر۔

گستاخ اندھے کو اندھا کہکھر نہیں پکارا جاتا۔ پھر آج کل
شرافت و تہذیب کا تقاضا ہے کہ جو ہے کو سید۔ وہی کو اُنہوں
جانتے کو فن کارا دو حرام نزادوں کو حلال نداد کہو بزریہ براں وزیر لوگ
نقسے کے پاندہ نہیں فرق خداون کی پاہندہ ہے۔
سوال کا ضمیمہ غیرہیں۔

هم اپنی جیہالت پر شرمہدہ ہیں ما در سوال نمبر دو کے ناجائز
الفاظ بلکہ لفظ و اپس لیتے ہیں۔ اب بتایا جاتے ہے کہ اُن خوفناک عوام
کے باشے میں فرق کا کیا فیصلہ ہے جو گورنمنٹ اور وزیر و میں کے خلاف فیصلہ
صادر کر کے ملک کی ساکھ اور سالمیت اور حاکموں کے عصب دوستار
اوڑ کھکھیں کو تھمان پھیاری ہیں۔ ان کے غلط اگر نہیں فقط انظر سے
کوئی کارروائی نہ کی گئی تو یہ دیا ہم ہو جاتے گی اور حاکموں کے پیدائشی
حقوق بیشی عیش و عشرت، خود مختاری، ملطف غرور و غطرہ میں پہنچ
جیسا کہ ابھی منہ عصکے چیز کو روشنہ ستر کھڑکی و دنارہ عظیم کو
بھی ناجائز قرار دے دیا ہے جو یا مینڈ کی کوئی زکام ہوا۔ ہم حقیقت
تو آپ ملاؤں العرب کے عصب میں اکارپی نیان بند کر لیں گے میں کی
بہت سے سر ہپر گستاخ اگر کسی ناجائز روز براں وزیر کو "حرای و زیر" کہہ یعنی
تو اسلامی عزت و شرافت کا کیا ہے گا؟

جا بہر ابھی تھلٹھی ضمیمہ غیرہیں۔ از طرف ملاؤں العرب میں۔
یہ سوال آپ الحقوں کی حالت جیہالت کا پلندہ ہے۔ وزیر
لوگ آپ لوگوں کی طرح اسی نہیں کہ وزیر جن کو شخص وزارت پر جھوہر
کئے پہنچ رہیں۔ وہ شروع میں اتنا کہا یعنی میں کہ اگر کل کالاں کو اس کے
بائز و ناجائز پہنچنے کی ناہمیع بحث شروع ہو جاتے تو ایسی اپنی کوٹھی
کا ارشراہ اور استاذوں کے باشے میں کوئی فکر لاتی نہ ہے۔ ممکنی وزارت
کے چند اہتمام ایام ہی ان کے جملہ پیدائشی حقوق کی حفاظت کے ناداں
ہوا کرتے ہیں۔

سوال کے آخری حصہ کا تھی جا بہر یہ ہے کہ آج کل کی کسی ترقی
بانہ مصلح میں ناجائز دادا کو "خدادا دادا" کہا جاتا ہے۔ بلکہ وہ اس

گاؤں واسیست ہو جائیں۔

”کاؤں واسیے بھی اج کل قلی طرز وہی سست مجھے ہیں۔
ہیں نے کہا۔ تاہم ہیں آپ کو مشورہ دوں گا کہ ایک رواں ہاتھ میں
رسکھ رہیں۔ اسچ پر ایک دشمن کے بعد کوئی آیت تلاوت
کریں اور رواں سے آنکھیں اس طرح پوچھیں کہ گویا لگا ذمہ سزا سنو
تلک آئے ہیں۔“

یونٹے آیت تو شاید بے جوڑ رہے گی۔ میں نے سوچا ہے یہ کہ
پچھے میرہ تکمیر لوگوں تاریخوں:

”آپ کی حضرت۔ میں نے کہا“ تھی بھی برائیں۔ لیکن مٹا
چہ جب سے انگریز گیا ہے نفرہ تکمیر کی خود رت ختم ہو گئی ہے۔
”تو آیت ہی تلاوت کروں گا۔ بلکہ اونوں اور جنی کے دوچار
شعر یاد کر لئے ہیں وہ بھی پیچ یعنی میں ترددوں کا خاص احباب پڑے گا۔

براءہ کرم آپ جلدی سے شروع پر نظر ڈال لین۔“
میں نے ہینک درست کی کے شعرا پر ہے شروع کیوں بعلق خدا۔

عزیز دین و دلت کی نرالی شان سے مجھوں
حقیقت میں سرا مر مطلع الفرقان ہے گیوں
مر اول دھک سے ہو گیا۔ مطلع الفرقان جیسا قافیہ ہے
کی روایت میں کھپاد بنا ٹھے ہی دل اُنھے کام تھا۔ تاہم مطلب تکمیری
بھیں نہ آیا۔ لیکن اُس شخص سے جو بھی اُس ادا بنائے ہوئے ہے یہ کہنا کہ
تمہارے مطلع کا مطلب ہیں انہیں سمجھا گئی تو ہیں کی بات تھی چنانچہ
”واہ دادہ“ کہنا ہو اُنگے بڑھے لگا۔

الگیوں نہیں دو گے تو جنت مل نہیں سکتی
نجات آخری کا یقین سماں ہے گیوں
صلوٰۃ الہادیہ دم سے تم زندہ ہو جارت میں
تمہاری جان ہیں اور ہماری جان ہے گیوں
اسے اُدم نہیں کھاتے تو دن بھی نہیں بستی
زمانے میں خدا کا آخری بُرہاں ہے گیوں
اس پر تو میرے شہسے بے اختیار نکلا۔۔۔ برہان اللہی۔۔۔
۔۔۔ پلی ندوہ امعنفین کا رسال۔۔۔

”بُرے“ اجی نہیں۔ حقیقت حالا صری کا صرف عہد ہے کہ ”زمانے میں
خدا کا آخری پیغام لاتے ہیں۔“ میں نے سوچا کہ صرف آخر کا لکھا بدلیں گے

تفصیلات کو صحیوڑتے ہوئے حصن اُس واقعہ کا تحقیر نہ کر گناہوں
جو محمد پر تفصیل کر پیش آیا۔ بات کام مطلب سمجھنے کے لئے صرف اسی تفصیل
خود میں احتظہ فرمائیجئے کہ اسلام دار العلوم دیوبند پھر دنوں سے
ہر سال گیوں کافر نہ سعد کے اہل دینات سے طلباء اور اساتذہ
کے لئے فی سیں اندر گیوں طلب کرتے ہے۔ اور فصل کے موقع پر ایک
پڑسے محلے کے ذریعہ سال بھر کو نفایت کرنے والے گیوں جاہل کر لیا
جائے۔

تو ہوا یہ کہ ۱۴۰۰ میں صحیح کو ایک شام طالب علم ایڈیشن تھی
کی خدمت میں آئے اور ایک کافر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اسپر فری
اصلاح دیدیجئے اور ذر اس کا طرز نکال دیجئے۔ ایڈیٹر صاحب نے
مینک کو لے چکر پڑھتے ہوئے ان کی طرف دیکھا پھر کافر کا غصہ
کی طرف۔ آخر کار یوں ہے۔

”میں نے شعر و محن کا مشتعل عرصہ ہو چکوڑ دیا ہے۔ آپ مل جائیں
سے مشورہ لیں۔“

یہ پہکڑا ہنون نے میری طرف دیکھا۔ میں اس وقت اس پر
میں حصہ کر آج چاہے کچھ ہو ایڈیٹر صاحب سے صاف کہوں گا کہ
یا تو تکوہاہ ٹھڑھائیے یا میرے بیوی گیوں کو اپنے بیہاں بلا لیجئے۔ یہ
برخورد ارشاد ارشادہ پاٹتے ہی میرے پاس آئے اور کافر پہکڑا دیا۔
غیرہ میں نے دیکھا۔ کافر پر چنی شعر نہارت خوش خط لکھ کر تھے
جن کا عنوان تھا۔

”مومن کی پیچان یعنی جنت کا سامان“

الگیوں نے جلدی سے فرمایا۔

”یکھنے طاصہ حسب کیں کو مجھے مدرسہ میں نظم پڑھنی ہے۔ ذرا
آپ اسیں محملی سی اصلاح کر دیں اور ایسا طرز بتا دیں کہ مسند اے
جموم اُٹھیں۔“

میں نے عرض کیا۔ مسند واسطے تو عنوان ہے مسٹک حجوم جائیجی
ربا پڑھنے کا طرز۔ تو صدرِ میم کہیں رہیں یوں پیچ جاؤ آدھ گھنٹہ میں ہندو
پاک کے پترن گانے والوں اور والوں کے تختہ رینر بکارڈ مسٹک جیسا
پاک پھر زبانیتا۔

”بُرہا سائنسہ بنائے ہوئے۔“ آپ تو خیر شرعی یاتیں کرتے ہیں۔
”بُرہا چاہتا ہوں کوئی صوفی اور طرز ہوں جس میں اور فرقة سے ہوئے ہوں۔“

اگر کھلانہ ہوتا گفتہ کا ہم صاف کہدیتے
کر دیتے، ایشور ہے گاؤں ہم گلوں ہم گھوں
اس شعر سے پھر تڑ پادیا۔ عرض کی۔

"غیرم اس میں کیا حکمت ہے؟"
بُولے۔ "اجی حکمت دکت کیا ہوتی۔ بس ذرا کا توں دلوں
کو دھانا ہے کہ دارالعلوم کے پڑھنے والے صرف اور وہ سبیلی ہیں
لکھن اور ہندی بھی غوب جانتے ہیں اور پہلے صرف سے ثابت کیا
ہے کہ ہم لوگ کفر کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ یعنی پہلے مسلمان ہیں ہیں"

کہاں کاروں سکنے کردم و فارس کیسا امر یہ
فلسطین ہے عربی، چینا ہر جا پان سے گھوں
نوز بالتد من ذالک۔ میں پھر ہے اختیاریوں اٹھا۔
"یہ کس ناپ کا شعر ہے؟"

بُولے۔ "آپ سمجھتے ہیں۔ یہ گاؤں والے ٹاپ کا نہیں
دیکھتے۔ انہیں تو بس یقین دلانا ہے کہ تم سے جس درس کیتے گھوں
انکھاں جاری ہا ہے وہ کچھ ایسا دیسا نہیں اس کے طالب علم تمام دنیا کی
سیاست وغیرہ سے بھی واقعہ ہوتے ہیں۔"
"یہ کن....."

"یہ کن دیکھنے کچھ نہیں" انہوں نے تلقی کام کیا۔ آپ شرعاً بہ
کے لحاظ سے کوئی ترمیم کرنا چاہیں تو کوئی دیسی شعریت کام کا ہے۔
علم العروض اور علم الادب اور علم الفقد وغیرہ کی رو سے تو شر
سری صدی خیلکھا۔ لہذا آگئے بڑھا۔

اسے کھانا تو یار و حضرت آدم کی سنت ہے
ہم اسے دین اور دیسان کی بنیاد ہے گھوں
اب کی میں اچھل ٹرا۔ جاپان کا قافیہ "بنیاد آے عرض کی۔"
برغداد اور قافیہ تاک کا تھیر شود نہیں۔

بُولے۔ "شعور تو چہ مگر شسرا کوئی لفظی وقت پر بنیاد سے
اچھا بھیں نہیں آیا۔ اگر آپ کی بھروسے آئے تو ہم دیں بھجتا
ہیں گاؤں والے قافیہ دلیل کی بارگیوں کو کیا بھیں گے।"
"یہ بھی خیلکھے۔ دیسے بھجو جائیں اور اعتراف کریں تو تجدید
کی جگہ قارآن دھرا دیجیے گا۔ یعنی ہمارے دین اور دیسان کا فاران ہم گھوں

"چھلا اصحابِ مصر میں جاتا ہے"

"یک طلب ہے"

"مطلوب تو صاف ہے۔ برہان۔ مثلاً برہان الحق۔ برہان الدین
برہان....."

"بس میں سمجھ گیا"

آگئے بڑھا۔

بھی وہ ہے کہ جس پر صحیح دیا آدم نے جنت کو

ستارے سے بہا ہے لہ توں کی کان ہم گھوں
بزرگوں نے تھی سے خواب میں واڑا یاردا

فَلَيَقْتُلُنَّهُ مِنْ تَحْتِي فَقَمَرُ الدَّمَانَ مِنْ گَيْرِهِ

بہاں میں ہر ریاح اٹکا۔ عربی تو پڑی شاندار علوم ہوئی۔ لیکن

باوجود اس کے کہ رہنے والے عربی، تعلیم الدین، عربی زبان اور مہماں اللہ تعالیٰ

وغیرہ میری لکھر سے گزر چکی ہیں طلب خاک بھجوں میں آیا مصروف کو دو قلن

بارد ہر یا سعیر شجو صفر۔ برخوردار ہے کہنے لگے آگئے چلنے۔ میں فیماں

"آگے کیا چلوں۔ مصروف کا طلب بھجوں آئے آئے آئے آئے آئے آئے آئے آئے

ذرالشریع فراتیں۔"

"مطلوب تو خود مجھے بھی نہیں علوم۔ بات یہ ہے کہ وہاں پہنچے

سب گاؤں والے۔ رعب ذات کے لئے عربی کافی ہے۔ مطلب سے
کیا مطلب!"

ایسے ہیرے دلاغ میں روکشی آئی۔ صاحب، زادوی کی سیاست
کا قائل ہو گیا۔

آگئے تھا۔

جو ہندو ہیں وہ دیکھو پریاں مکھتے ہیں میں کی
جو موسیٰ ہیں اس کی آخری بیجان ہم گھوں
مکیا پریاں میں کی ہوتی ہیں؟"

بُولے۔ "اس بحث سے کیا مامل۔ ہندو اور موسیٰ کا مقابلہ دیکھنے

نوعہ بُلگیر کے قابل شعر ہے"

شجان اللہ۔ برغداد اور کیا ایک بات مکجا نہ تھی۔ مجہود
آگئے بڑھا۔

چایا با جزو دو گے تو ہجا وہ گے بزرخ میں
ملکت بنت کا چھبیش کا انہیں سامان ہم گھوں

”الْجَمَادُ الْكَبِيرُ فِي زَمَانِ الْآخِرِ۔ یعنی۔ اشارہ قربانی
عَلَى طَرَازِ الْأَيَّامِ۔“

مضبوطون تھا۔

”یہ ایک الموسوں اس نور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ تَعْبُدُهُ
اَللّٰهُ فَلَا يُضِلُّنَّكُمْ وَمَنْ يَضْلِلُكُمْ فَوَاللّٰهُ شَاءَ عَلَيْكُمْ اَمَا بَعْدُ۔ لے
رہا ہن کے مجاہدوں اور کفر کی گھاؤپ اندھیاریاں ہر طرف ڈیرہ ڈائے
ہوتے ہیں۔ اور شیطان کی ذرتیت کو پالے ہوئے ہیں۔ ضجیعت روئیں
انہی گھنڈیاں اچھائے ہوتے ہیں۔ کفر کے دل دماغی الحادکی ہانڈی
میں اپالے ہو کے ہیں۔ ایسے خون آشام موسم میں در صدر العسلوم
ای وہ منیع علم رخمن دین سے جوانہ حیروں سے لارہائے کفر سے اڑ
رہا ہے۔ باطل سے جھوکڑا رہا ہے اس کے میں میں دین کا پرجم گڑرا ہے
ظاہر ہے کہ اس کو جلانے کے لئے سخت محنت فی سبل اللہ کی ہزروت
ہے۔ ہمارے بزرگ اس کو زندہ رکھنے کے لئے اپنی زندگی کی بازی
لگاتے ہوتے ہیں۔ بیش بوراحت سے دام چھڑاتے ہوتے ہیں۔ سر
کھٹکتے ہوتے ہیں۔ تن من دھن ہراتے ہوتے ہیں۔ انکل ظاہر ہے کہ
خن دباطل کی اس خوزیر جنگیں اہل حق کو راشن کی بخشی میرا مطلب
پھیلعام بالا کام کی شدید ضرورت ہے۔ روٹی نسلی گی تو مومن مکروہ
پڑ جائیں اور مکروہ پرستی تو ہار جائیں گے۔ پس روٹی گھیوں سے بنی
ہیں اور گھیوں تھاری زیستوں میں اگتا ہے۔ خواہ ملاد۔ یعنی کلم اگر
گھیوں دو گئے تو تم اور تمہاری اولادوں کو جنت میں بہت اپنی فتنے
کی گار نہیں صدق دل سے ملکتا ہوں۔ بلکہ اگر تم زیارہ فراخدی
سے کام لو گئے تو میں اپنے بزرگوں کی طرف سے دعا کرتا ہوں کہ ملٹرا
کے لئے تھاری سواریاں سب سے بہتر اور تیز رفتار دلائی جائیں گی۔
دیکھوڑا دی کہتا ہے کہ ایک بڑے علم اشان بزرگ نے خابہ میں کھا
کر تھا مت کامیدان برپا ہے۔ سوانحیز پر سورج کھو پڑیں کو کھولا
جائیں ہیں۔ اگر ہم سے تو تھوڑے گھیوں دلو اور۔“

”بہت شیک۔ بہت عمدہ۔ یہ تافیہ واقعی رہ گیا تھا۔ لیکن بات
پیدا ہوئی ہے!“

”اسے مقطوع تھا۔“

”بھوکھو فضیح الدین کی شکو نصیحت ہے
چہار فی سیل اللہ کا عرقان ہے گیوں
آپ کا تخلص فضیح الدین ہے؟“

”پوئے۔ ہمیں میں قصر تو یہی ہے کہ اس نام کو بدل کر تخلص
اس میں کھا دیجئے۔ مقتول۔ پایہ نہ لٹپے تو ایک زمانہ میں منتیاد بھی
سیر تخلص رہ لے ہے۔“

”تو یہ فضیح الدین کون ہے؟“

”یہ چاہئے وطن کے ایک شاعر ہیں۔ ان کا ارادہ خود پڑھنے
کا تھا۔ مگر ان کی آواز فدا رسیلی ہیں ہے۔ ہذا بھی مجبور کر رہے ہیں۔
میں سوچتا ہوں ایک دفعہ ان کے نام کا صدر پڑھوں۔ دوسری
دفعہ اپنے تخلص کا۔ ذرا تخلص کھا دیجئے۔“

”یقیناً تکب گی۔ چار پانچ مصروف دلوں تخلصوں کے حاضرین
انتخاب فرائیں۔“

”نصیحت ہو یہیں یہ آخری مقتل کی اے لوگو!
رضماتے حق ملے گی مان لو۔ فریاد کی باتیں
یہی ہے راہ فی مقتل یقیناً قم سے کہتے ہے
شوقم گوش دل سے حضرت فریاد کی باتیں
تمہیں جنت کا راستہ مقتل خستہ بتاتا ہے
اس میں سے کسی کے بھی ساخت مقطع کا دوسرا صدر جو گزاریں۔
”شکریہ شکریہ۔ اللہ تک دو ایمان دے۔ کروٹ کروٹ جنت
شیب کرے۔“

”میں نے عزم کیا۔“ صاحب ذاتے ایمان اور جنت تو ہماری
جاگیر ہیں۔ اگر ہم سے تو تھوڑے گھیوں دلو اور۔“

”اس کی بھی سچی بیٹھ کروں گا۔ لیکن ذرا سی ضر اندھے اس پر
بھی نگاہ ڈال دیجئے۔“

”یہ کہہ گراخوں نے جیب سے ایک دفتر بے پایاں نکلا۔“

”یہ مقالہ میں اسی جلسہ میں پڑھنا چاہتا ہوں۔“

”میں نے ڈرستے کا پتے اسے ہاتھ میں لے گرفڑا لی۔ عوام تھا۔“

کے حضرت میں وسیعے دیا ہے جو زمین کا سینہ پر گر گئوں اُنکا تھے اور
ہم غلام ان اُن صاحب علم و عظمت لوگوں کے حضرت میں آئے ہیں جیسیں
تو میر علم و مکرت سے باخ خلاستے رہتے کی وجہ سے رسمی کامش کی
 حاجت ہے اور جن کے پیر داکر ہمیں رضاستے آئی حوالہ ہوگی۔

ایک بہت سیئن ہو رجوان حوروں کی شہزادی علم ہوتی تھی
انھی اور کہنے لگی کیا رب العزت نے میرے مرتبہ اور شہزادی کا کچھ
خیال نہیں فرمایا۔^۹

غلام نے جواب دیا:-

”نسے لیا ہوں نہیں۔ تم اُس عالی ہمت کے حصہ میں لدی گئی
ہو جس نے سرکاروں میں خدا مگا یا تھا اور محسن ہاں پکوں کا حضرت مکر
سب کا سب مردہ کو خسیدہ یا تھاد اس شخص کا سارا جنم ہر سکا اور
لباس ابرق کا بنادیا گیا ہے۔ چہرہ و سورج سے زیادہ روشن ان اُنھیں
یا قوت و مرجان کی ہیں۔ میرے تابع شہنشاہی ہے۔ جوان کوٹ کوٹل
بھروسی گئی ہے۔“

حوروں کی شہزادی مکر اُنی اور اس کی سکریٹری خدا میں معجھ کا
نذر بن کر میں اُنی اور بزرگ خواب سے جاؤ گئے۔ ان کی زبان پر
بے اختیار آیا تھا قرآنی جاری تھیں۔ اسی روز ایک نہیں خریدی اور
ہل سے کریمی شروع کر دی۔.....“

”سلام اعلیٰ تعالیٰ خواہ نہیں ہوئے۔“

یہ ایڈیٹر تھیں کی اداز تھی۔ مجھے ایسا حنوں ہوا جیسے کسی نے
گھری نیند سے چھوڑ دیا ہو۔ ہاتھے ہاتھے کیا سامان تھا۔ حوروں کا تھریٹ
شہزادی کی ترمیخ خیز آماز۔ جوانی کا تذکرہ جسمیانہ ملائیں۔ اللہ اکبر
بے اختیار کہہ اٹھا۔

”صاحبِ نژاد، اتم سو فی صدی برحق ہو۔ تمہارا منصوب
برحق ہے۔ جب مجھ سے ٹکٹک کو تمہاری باخ و بیمار جبارت
تھی تو پرستان میں کھنچ لے گئی اور میں کھجکار جنت میں لگئی ہے تو گاروں
ولئے بیجا کریکا کچھ نہ جھوپیں گے۔“

سکریکے فریب ہوئے۔ اسی قاتونام ہے اسی تبلیغ:
”تے شک اسن ملک ابلغ اور اجنب۔ اصلاح میں جیسیں کیا دو چھا
تھیں سے میری اصلاح کر دی۔ اب مجھے بھی تھی کمری پڑے گی۔“
”وٹھیک رامضون۔“ آخر کار بیٹے ”آئیں میں فوج جلد ہے۔“

پوچھا کر یہ کون لوگ ہے؟ جو اس بدلانہ تباہ است میر مرے اُٹا رہے ہیں۔
جب کہ چادر اول الہ نکلا ہوا ہے۔ ایک ندا آئی۔ نادا تو ایسی تھی جنہوں
نے اللہ کی راہ میں قربانی دی جیسا کہ اس کا حق ہے۔
ایک شخص چفا:-

”لے طبی آداز قربانی تو میں نے بھی دی تھی۔ اپنے جوان سینے
کو فلسطین میں یہودیوں سے چڑا کرنے بھیج کر اللہ کی راہ میں نتربان
کرو یا تھا۔“

دوسرے بولا:-

”اور ہم نے بھی دی تھی۔ میرے پانچ بیچ تھے اور صرف میں
روٹیاں ہر سے سائنس تھیں۔ فخر آیا تو میں نے اس میں سے بھی ایک
اسے دے دی۔“

تیسرا سے کہا:-

”میں نے گاؤں گاؤں پھر کر سوسنے سے زیادہ آدمی مسلمان کئے۔
چچ تھے کہا۔“

”میں نے اپنی آدمی دامت شیم خالوں اور رفناہ عالم کی کاموں
بیرونی تھی کی۔“

ایک طریق سیکڑوں لوگوں نے اپنی اپنی قربانیوں کا ذکر کیا۔
جب سب پہنچتے تو ایک نورانی تھیجہ بندہ ہوا اور ضبی فرشتہ کیا
”تمہاری قربانیوں کا اجر حساب کتابی کے بعد میں گایا۔ لیکن
یہ لوگ جنہیں تم بادل کے ساتھے میں آرام سے شراب طہور اڑا کر لے
تھے ہو وہ صائمین ہیں جنہوں نے دن درات خون پینے ایک کے لیے ہوں
اُنکا گیا۔ اور اس کا کثیر حصہ اُس مردہ کو دیا جو کفرستان کے یوں تھے
جہاد فی سیل اللہ کر رہا تھا۔ جو اپنے وقت میں دنیا کا سب سے بڑا
میتارہ حق تھا۔ جس سے حقانیت اور شریعت کی نہیں بھی تھیں پس
بھی وہ مسل خیز ہے جان لوگوں کا جس نے اُنھیں سے حساب نہ ملت د
راحت کا حق دار بنادیا ہے۔.....“

آداز ختم ہوتے ہیں آسان پر ایک بڑی ہمارت کا نقشہ آیا۔
جس کے دروازے پر سونے چاندی کے عروض میں شرق سے غرب
تک ”دارالعلوم دلیل بند“ لکھا ہوا تھا اور حوروں اس کے سجن میں نئے
گاہری تھیں۔ اسے میں ایک بڑی جمال غلام میں اٹھا اور بولا کہ اسے
حوار ان پہنچی! تو اس ہو جاؤ کہ تھیں دامت العزت نے ان جو اخزدین

مشہور و معروف

سُر سَمَّا

چھ ماشی کی ششی
تین روپے

ایک تو لہ کی ششی
پانچ روپے

ان حصین کی سوا آنکھوں کی جلد بیاریوں کا علاج



از راست بہتر بن کسوٹی ہے

بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ
بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ بھروسہ

بلطفِ ملزمانہ غلامی کی کمیانی ملائی بھی بھی خوشی تجسس نہ ادا کرے

خوبی تفصیلات
ٹائپل کے آخری صفحہ
پسلاک ذرظہ فرمائیں

محصول ڈاک
عمر بند مسٹر ہریدار

تین ششی یک جا
خریدنے والیکو محصول
معاف

مُسْتَدِّلُوں اور دینیِ حُجَّت

خفرانِ احمد غفران

تلگر سے تباہ ہوئے ہی مالا خاک کے پھر بہت درستاد پیدا ہوئے اور انھوں نے خدا پر کندھوں پر اس ذمہتے ہوئے پیرے کو سنبھال دیا۔

پہلی بیٹی تو انقلابیوں کو سخت مزایاں دی گئیں، زندگانی میں اگر ماں جلاوطن کر دیا گیا، حالاتِ حجت بہت شکن شکن تھے، یعنی بہت شکن حالات نے جیسا کہ ان کے والوں میں مذہبیں اور تکفیریوں نے ان کے والوں میں اور اس مقام پر بھی۔ ان کے والوں میں مذہب کے خلاف جہادات اور شدید تر ہو گئے، انھوں نے اور جان اور کوششیں کیں اور بالآخر وہ اپنے والوں میں کامیاب ہو گئے، مذہبی پرستوں پر شرخ پائی گئی، اور مسلمین کو پس پشت وال کر ترقی کی راہ پر کامیاب مزمن ہو گئے اس کو صحیح راہ بھماڑ لے لے، مذہب کو ارتقا درمیں خیال کیا جاسے لگتا۔

زانہ گزرے گردنے انسیوں صدی ہر پہنچا، اس پر اسے عرصہ میں مذہب ایک بے جان الکریٹیک رہا، ترقی پر سند بواری ترقی کر سکتے ہے، یورپ میں جو شاہزادم ان کے پیشے ڈال چوکا گیا، ان کو اپنی تحریت اور ضعفت کو پڑھا سکے پڑھے تھے میں دلوں کی ضرورت محسوس ہوئی، اس وجہ سے انھوں نے بھرپر راستہ معلوم کئے۔ امریکہ دیا خفت کیا، ہند کا راستہ پالیا اس صدی میں یورپ مشرقی ممالک کا بغور مطالعہ کرنے لگا، اور اب کوئی رخصی پا کرے سیلان بڑھنے ہی کوئی مشرقیِ حمالک کی حالت

پہلے دلکشی میں دینی تعلیمی کمزوریں ہوا تھا، جس میں فرد کیا گی اپنا کام مسلمانوں کی دینی تعلیم کی بقاراء کے لئے کیا طریقہ اختیار کئے جائیں، جہاں تک مسلمانوں کی تعلیم کا مستند ہے جسی فی زمانہ دو حصوں تعلیم ہے جو دینی اور دینی تعلیم کے نام سے پکاری طبقی ہے۔

مسلمانوں کی محمدیہ پسختی کے اسباب میں سے ایک بڑا مدرسہ علیٰ عاصی بھی ہے، مسلمانوں نے اپنے ماضی میں علوم و فنون کے پڑھنے والے مدرسے کیے، نیکنہ یہ ترقی روشن وال کیسے ہوئی اور میں دھرم و دھرمیوں تک کس طبقہ تعلیم ہو گئی، اسکو سمجھنے کے لئے ذرا تاریخ پر گور کرنا پڑے گا۔

یورپ کی بیداری | مخصوصاً اپنے والوں، والوں میں تیرپو

مسلمانوں میں مذہب پر اپنے خلاف نظرت اصولوں کی دھمکی بدلنا امروز چکا تھا، پہنچو یا ان مذہب مخلوق ہر قلم روایت کرتے تھے، مذہب کے مفہوم پر سے کے پچھے فروعیت کا کھینکھیتے تھے معاشرت متعلق ہو چکی تھی، لوگوں کا راجحان رہیا بنت کی طرف پہنچا ہو گیا تھا، انسان جیسا لوروں کی طرح فاردوں میں رینچنگ کے شکنے، جس سے ہمسد قدم کی کام و تازہ ہو گئی تھی، اور اس پر مستراد ہے کہ اس کا قدرت خداوندی کا ذریعہ سمجھا جانا تھا، وہ بیانت کی تعلیم دی جاتی تھی، ہر سوں دسال کے لوگوں کو کشاں کشاں را ہٹا زندگی پر گھوکیا جا رہا تھا۔

اس بیڑوہ کی عزیز رہی ہو چکی تھی، اور اب یہ ادبی موجودوں کی

جن میں مولانا محمد احمد نایاب حیثیت رکھتے تھے، اور انندیشی سے مستقل کا اندازہ کر لیا اور اسے والی خاطرات کے مقابلہ کیئے دارالعلوم درود بند کی جئیا اور کمی جو دعا قدر بہت مفید ثابت ہوا۔

فردریکٹ ہاؤس کے بعد جبکہ مسلمانوں کے پاس ہے درود گی کافی ہر شبہ محل چکا تھا اور یہاں پہنچنے پر مدد ساز و سامان گے ساتھ جسی پیر روشن کر دی تھی، اس کا لازمی روحیں قیام دارالعلوم دیوبند کی شکل میں ظاہر ہوا، اسی تعلیم کا نام دینجی پڑ گیا۔

قیام جامعہ علیگڑھ [سرسیدہ محمد کاشمار قیام جامعہ سے یہ عقاوک مسلمان اگرچہ وہ کی تعلیم صاحب کریں، ان کی معنی شیعی سالت انجمنی ہو اور وہ ملائیز است کے قابل ہو گوکلیں، لیکن اس کے لئے جو انہوں نے راہ و خطا بر کی وہ اوری صورت اکی جو سکتی ہے، سرسیدہ علیگڑھی منانگتے ہوئے تھے اس سے امین کے لئے لظر پر سوچ سکے، علیگڑھ جس قبیم کا علمبردار ہوا وہ اصطلاح میں دیکھی کیا تھی۔

ان درودوں کے علاوہ ایک اور نظام تعلیم ساختے ہیں جس کا علمبردار ندوۃ العلماء ہے، اس میں دونوں تعلیموں کو پیگا کر دیا گیا ہے، لیکن یہ مرکب کو مندی ثابت نہیں ہوا، اس میں اسلام کو ہم امت یادی اور الفراودی مشائخ ہو گئی اور تعلیم تعمید ہو گئی بن کر پڑی۔

تعلیم کی مسخرہ بالا صورتیں دو اصل انگریزوں کے لئے کچھ کوہت ہیں جو پرست ہوتے ہیں، ان کی نوجیت وہ تھی اور تعلیم کے عارضی لوار کا عمل تھا، کوئی صرف دین کی بنا کی کوشش کر رہا تھا، کوئی دشیا کو پیاسے کرنے اور بعض دین و دشیا دوڑاں کو۔

۲۳ میں چارا ملک آزاد ہو گیا، اب ہر جیز کی شکل اور نوجیت الگ ہو چکا ہے، لیکن بھارت اپنے یہ مسلم دلکشی کی قیمتی نہ ہوئے ہیں، انہوں نے اس صورت کو جو عارضی طور پر اختیار کی گئی تھی افسوسی صورت کی گئی تھا، جو لکھتے لکھتے ملکریوں اپنی راہ اور رائے کو صحیح کر رہے ہیں، وہ موجودہ صورت سے ہمشکر سوچت ہیں، مہماں۔

اہل مسلمان ہی ایک بڑی دوسری ہم قوم تھی، لیکن جبکہ ملکب ترقی کی وجہ پر تحریک سے دوسری اس تھا، میں وقت تباہ مسلم مالک ہو گئی، جو دوسری سے اسے مسلمان جملی ڈسیلی خلافتے اس تھا، اسی تحریک کو پڑھنے کے ساتھ مذکورہ فتویٰ فیضیا میں اس کا دعا ندازہ پا پڑ گیں، مددی کے بعد پہنچ ہو چکا ہو جو دہ مسلم و فتویٰ سب وہیرت کے چھپتے ہیں، ان سے احتراز لازمی ہے۔

بڑی پہلے کا ہو سیلا سا آرہا تھا اس کے لئے پہلے سے کوئی مدد نہ تھیں کیا گی تھا۔ اس کا لازمی تجویز طلبی کی صورت میں ظاہر ہوا، اب علماء نے ایک ندازی روشن اختیار کی جس کو دینی تعلیم کے نام سے پکارا ہے تھا۔

جن دوستان میں فدریکٹ ہاؤس کے بعد مسلمانوں کے قائم سہابے گوٹے گئے، ان کا تسلیمی نظام درہم برہم ہو گیا، انگریز قسم اپنی پوری جانب ایسا ہوا اور انکاریوں کے ساتھ ہندوستانیوں کو حدا درجوتی تھی، ازندگی کے ہر شبہ پر ان کا قبضہ تھا، اس وجہ سے انگریزوں نے اپنا مذہب پھیلانے کے لئے تمام بادی ذرائع افشا کئے، جب یہ حالات سامنے آئے تو مسلمانوں نے تعلیم میں دو ماہیں اختیار کیں، ایک دینی، و دینی دینی، جس میں یہی کا علمبردار دیوبند اور دہ مسلمی کا علیگڑھ ہے جو۔

قیام دارالعلوم دیوبند [آٹا تھا اسلام آہی ایک ایسا مذہب تھا جو اس کی تفسیر میں بھلائی تھا، دو اصل دوہ مسلمان ہے صفت خون دادہ تھا، اسی اسلام نے تو صلیبی میدانوں پر شہروں پر جو کوشش تھی اور جسی اسلام سلطان پیغمبر مسیح نے پر جو گی تھا، چنانچہ اس نے اسلام کو مناسنے کئے تھے تو اسی اختیار کیں ایک تو صیانتیت کا پرچار اور دوسرے معاشری تھوڑی سے تاجا تر فائدہ اٹھاتے تھے مسلمانوں کو کم از کم لا دین اور انگریز دنیجیت کا بنادیتا جس کے نتیجے کے طور پر اسلام نے چاہیں تو کم از کم ہی ہی کا زور ہو چاہے کا، لیکن وہ دونوں صورتوں میں پورا کا میسا بہتر ہو سکا۔

انگریز جس وقت اپنی ان کاگزاریوں میں ہصر و فتح کے اس قتل خانے بمقام اسلام کے 21 ایک نادہ کھال لی۔ سبقہ بیان

کی بنتیا، تھا اتنا چاہئیجیئے جس کے سب ریگ و ملک اسلام کی جیسا طرزی سے سیراب اور دار اور ہوں جس میں اسلامی اسناد اور حقیقین، مورثین، ماہرین، معاشریات، جنسین، کائنات، جغرافیہ، ماس اور اسلامی اسناد پیدا ہوں۔ لیتے دماغ پسپا ہوں جو ہر چیز کو اسلام کے نقطہ نظر ستر دھیں اور پر کھیں، جو عملی و تھائیں کارا در ہو، جس کا ہر قدم اور تفاصیل افسریں ہو۔ جس کا ہر طالب علم مسلم مل دماغ رکھتا ہو، اسلام کا مچاند رکھتی ہو۔ فدا کے نام پر کئی مرستہ دالا ہو، زندگی کو خیرت کے نقطہ نظر سے بھیج دالا ہو، حسد کا پرسنی دس کی ریگ میں بھسہ ہی ہو۔ جس کے ملین ملکا کا خوف ہو، اور یہ سب نظام تعلیم میں ہنزا ہی تبدیل ہوں گے۔ کیا یہاں سے بزرگ ٹول رفسروں کا کو اڑہ کریں گے۔

احسائشات

شیمِ احمد عثمانی

چاک دامن رہیں یا کہ گل پیر ہوں
ہے چون تو ہر سال اپنا چون
اور بڑھتا گیا مسیر ادیو اپن
جتنائزت اپنا شور دار و دسن
جن کے ہاتھوں اپنی حصت یا من
لوگ کہنے لگے ان کو رد ہج چون
گل کھلانے کا کیا کیا یہ چھپرے ہوں
اہن حق کو تو مسلتی دریں پھانیاں
بر سراقت دار آگئے را ہمن
لطی نہیں کہاں اپنی قمرت میں جب
رہنا ہو غلط را ہم سے گاہمن

دینی اور دنیوی تعلیم کی تفہیم | دراصل دینی تعلیم کی موجہ تعلیم میں احمد دہبی کو الگ تفہیم نہیں کرتا ہی خاطر ہے، جو نگار اسلام دین احمد دہبی کے چشتے کہا جاتا ہے، ماضی بیہی مسلم و مفہوم جیسیں آج دہربت کے چشتے کہا جاتا ہے، ماضی میں ہملتے تھے، دہربوں اور مادہ پرستوں کے ہاتھوں جلد سے بدل نہیں گئے، آدمی کا طالب استعمال ہیز کو بھی خاطر دکھانکہ ہے جبکہ وہ ہذا تھ خاطر نہیں ہوتی۔ انسان کی قوت اخراج جس دا پر موڑی جاتے اس پر مجب تھے، اگر ما دیت پر موڑی اسی پر چلتے گئے گی اور اس کے نتائج کی وجہ ہی دلیل ہی ٹھکلیں گے۔ لیکن اسی قوت کو حقانیت کی طرف موجہ دو تو وہ بھی اپنے مخفی پورے کے چور دو صفا دن اور صراپا حقیقی ثابت ہو گی اور اس کے نتائج کی وجہ نہیں گے۔

ہمارا موجودہ نظام تعلیم بالکل ناقص ہے، یہ نظام تعلیم مسلمانوں کے نتائج اتنا سو دسمہ نہیں جتنا کہ جو ناچاہیں، بلکہ بعض اوقات نقصان دہ ہے۔

ہمارے موجودہ نظام تعلیم کے ناقص

ہمارا نظام تعلیم نہایت جاملہ و ساکن ہے، اس میں حرکت احمد افتخار ہے، اس میں تینوں حوالیں سچ و بصر و ضمہ اور کام نہیں کرتے، اس کے طالب علم غزالی اور اوزی بیکر نہیں لکھتے، اس میں حقیقین اور پہنچیدے پیدا نہیں ہوتے، اس کا طالب علم درسگاہ سے لفکن کریا تو کہیں ملازم ہو جب تکہ یا کسی مسجد کا آماں، ہماری درس گاہیں کام ساز نہیں ہیں، ایسا مسلم جو حقیقت پیش کرے، ہماری درس گاہوں میں محققیت آمیختہ متفقولات اور سقوطیت امیز معموقلات کے سوا کہیجی نہیں، مردہ یونانی فلسفہ کو ارم مقام محاصل ہے، جس کو پورے کے خلقدن بپڑتے شکست دے دی، موجودہ دینی نظام تعلیم دینی سے میں نہیں کھاتا اور نہ ہو دینا ساز ہے، دینی تعلیم میں زندگی کے خاطر تصور کے سوا کچھی نہیں ہے۔

کیا نظام تعلیم ہو، اچھا ہے؟ | ان سب را ہوں سے
ہمکاری کیستے

فرمودات

عزیزاً حمد عزیزی

پھر بھی تو تھا وہی ارادہ ہے
در منزل ہے سخت جادہ ہے
عزم ملکم جوال ارادہ ہے
یور تو پہنچ لظیحی سائل پر
اب تو کچھ اور بھی ارادہ ہے
گور دیسکدہ کشادہ ہے
جن کے نغنوں کا پھر ارادہ ہے
دل نے تھیڑا ہے فگردار و سوں
کس نے تیشی رلوں کو رنگیں
حسن حشم بہتان تو سادہ ہے
لاکھ ماضی ہوں میں ملکے کریم
ضبط فہم کر چکے عذر زیرت
اب تو نسراو کا ارادہ ہے

قمر عثمانی دیپونڈی

لئے کچھ اور بھی آثار لظر آتے ہیں
لئے حق کوئی کوش سردا ر لظر آتے ہیں
جوبہت موں و خوا لظر آتے ہیں
آنکی بیڑا ہی پھر ہان ہے چشم اگر دیں
جو بہت زیر ک دھیار لظر آتے ہیں
لئے وہ قافلہ سالار لظر آتے ہیں
جیکر ابھوں کا دن ملک منزل ہی طلب
اس خدا یافت می پھر اتم کرے
جن کا خلاص بھر دت پھر و ساخت اقر
وہ بھی اب دھپٹے آزار لظر آتے ہیں

احترمی

ہر طرف تیرگی شب کی خناچائی ہے
آذہر ذرے کو خوشیدہ فشاں کر دیں
بنجیج اٹھتا ہے جس درد کی میتابی سے
دل مظلوم کے اُس درد کا درماں کر دیں
کر کے باطل کے خداوں کی خدا فی نا بود
دستوار اول علاج غم دوران کر دیں
چار سو بغض دعاوت کی گھاچائی ہے
دہریں شیع محنت کو فروزان کر دیں
ہے اخوت کا اثر ہم کے دلوں میں محفوظ
اُن دردہ صفت السالوں کو انسان کر دیں
شپ تلہت میں بگلتا ہے زیاد احت
شیع اسلام زمانے میں فروزان کر دیں

جمال احمد

حسن جب بے مقاب نہ ہوتا ہے
نگبِ حسن حساب ہوتا ہے
ہو کے صیدر زین حسوس ہوتا ہے
حسن خدا ز خراب ہوتا ہے
تگے آگے ہو سو پرتوں کے
لیک رنگ سر اب ہوتا ہے
دیدہ دل کا بیط بامہ سب می
شل موج دھماں ہوتا ہے
اکب اپنے عمل سے ہی انسان
سبتلا کے غائب ہوتا ہے
رات کے بعد ہی افق پر عیان
جلوہ آفت اب ہوتا ہے

تاج بیتِ لامور کے چھنادر تحریر

اللشراح - القدر - المصعر - بقدرتہ مکیں بیشتر قبول - اسمار الحسنی
وعلائی خیل العرش - درود تماج - درود لقی - چند نامہ - درود استغاث -
درود اکبر - دعائے امن -
ست رنگلا جواب ناش - نفسیں دور ہنگی چھپائی - کاغذ آرٹ -
جلد کرچی - پڑی چارہ روپے -

مجموعہ وظائف بلا ترجمہ

وہی سب سورتیں وغیرہ
جو ترجمہ میں ہیں۔ مہاتر
اُس سے چھوٹا ہے۔ قیمت ۱۰۰

چھبیسہ ترجمہ

اہمیت اعلیٰ کاغذ اور کئی رنگ کی نفسیں
چھپائی۔ قابل دید تھے۔ ہر سہر

یازده سورہ ترجمہ

ایجی، چھبیسہ کی طرح حبیب حسن و
عمال کا مرقع ہے۔ ہر سہی تھیز پر

مناجات مقبول

مع قربات خدا اللہ و صلواۃ الرسول
یہ دو ہی شہور و قبول تھے جس میں

دعاؤں کے ورد کا انسب طریقہ اور ہر دوں کے لئے منزلیں دخیرہ و مقرہ
کردی گئی ہیں مضموم مناجات اور دیگر تمام اصناف اساتشیں کتاب ہیں
حسن صورت کے لئے بس تاج کپی لہ ہو رکا معیار سائنس رکھ کیتی تھیں

مناز ترجمہ

یہت خوبصورت دور ہنگی چھپائی۔ کاغذ
اُرٹ۔ ناٹل درونگا خوش نہ۔

قیمت صرف آٹھ روپے
نوفٹ۔ قرآن و حماقی کے آڑڈیں وہ نمبر در
لکھنے بوجاہرہ نام کے ہمراہ دیتے گئے ہیں۔ طلب میں
جلدی کچھ یہ تعلف زیادہ دونوں طور پر مکمل ہیں۔ منیجس

قرآن مستترجم

ترجمہ شاہ عبدالقدوس۔ عاشیر پر تفسیر مஹماں القرآن
ساتر - چڑوانی ساتہ انگلیں لمباں بالشتہ کو
لکھ کم۔ صفات مددنا۔ آغاز میں رموز اوقاف۔ سورتیں کی فہرست -
کاغذ آرٹ۔ ناٹل پر تھکا۔ تمام چھپائی درونگی۔ ہر صفحہ پر سیزیں ہیں۔ چلد
سامم کرچی خوشنام جس پر سبزی ڈائی ہے۔ ہر چیز دروپے۔

قرآن مستترجم

ترجمہ شفیر ساترہ انگلیں لمبا۔ چند
انگلیں پورا۔ صفات مددنا۔ چھپائی
دور ہنگی۔ جلدی پر ہی۔ ہر چیز دروپے۔

قرآن مستترجم

ترجمہ شاہ رفع الدین مجتبی شدہ بلوی
عasher پر تفسیر و معنی القرآن۔ ساتر
۸ انگلیں لمبا پانچ انگلیں چوڑا۔ جلد کرچی۔ تمام چھپائی درونگی۔ حروف
بہت ہی صاف اور اعراب واضح خاص القاص چیزیں جو بدیعت ہوئے اور پڑھنے
تمام کی تمام سادھی چھپائی۔ ہر صفحہ پر

قرآن بلا ترجمہ

بہت ہی نفسیں ہیں۔ کاغذ عمدہ معروف
روشن۔ جلدی سی۔ ساترزاں انگلیں لمبا ساتہ انگلیں چوڑا۔ ہر چیز دروپے۔
قرآن بلا ترجمہ

اساترزاں چھوٹا۔ لمبا ساتہ انگلیں چوڑا۔
ایج انجلیں تمام چھپائی درونگی جلد کرچی
ہر ساتر سے چار روپے۔

حمائل بلا ترجمہ جیبی

بہت چھوٹی بیکن صاف
حروف والی حبیب میں
گوئی آہلنے والی۔ جلد کرچی۔ ہر چیز دروپے۔

مجموعہ وظائف ترجمہ

اسوچہ بیٹا۔ فوج۔ ایجاد۔
زادتع۔ ملک۔ سرت۔ بخودا چھپی

بہشتی پور کی قیمت میں زیر دست رعایت

ابن تک جو شستی زیر غیر محلہ پندرہ کا دریا جاہا تھا وہ اب بارہ روپے کا ہوا جائے گا، جلد دو جلد دوں پس پندرہ روپے۔ جو لوگ بغیر حاشیے اور بلا اضافات کا چاہیں نہیں اشرفتی بہشتی زیر غیر محلہ سال تھے سات اور جلد نو روپے کا مل سکتا ہے۔ اس اعلان رعایت سے فری فائدہ اٹھ لئے۔

قرآن بلا ترجمہ

شاندار مکتبی، پر صفحے خوش نہایل، جروف مکمل گھلہ روشن، بکافر
سفید، ناممکن لکش رکین، حرکات نہایت عمدگی سے دیکھو، محنت
نہیں بے نظر، بھائی میں اعلیٰ، جلد کر شد، بدی نو روپے۔

قرآن، بیہت منے عروف کا بہت ساز
حکیم الامت مولانا اشرفتی اور شاعر المزن
دو ترجمے والا رحمۃ اللہ علیکے بجا ترجم اور تفسیری حاشیے کا
قرآن بہت شے سائز میں جملی قلمب سے سفید معدہ کا غزہ اور روشن
لکھائی چھپائی کیا تھے جھپٹ گیا ہے۔ ہر جلد کر شد بخشنہ چھپائیں یہ
جلد اعلیٰ بخشنہ انتیں روپے۔

نحوہ

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ

قرآن:۔ مولیٰ حروف والا

مرتی نگاہ دالوں کے لئے ہے نمایاں حروف اور
ماضی حرکات معاصر آن کافی وقت انٹاکر پاکستان سے
 منتگا یا گیا ہے۔ یہ ہری سے جس کا اعلان کو عرض پڑھ جاوی
ہے، اور بعد میں تم ہو جب شے باحت اور دلوں کی تعین
نہ ہو سکی تھی۔

بدهی جلد کر شد، بدی نو روپے کی ہے،
بکافر مکتبی دیکھو، مل سکتی ہے،
آرڈر میں قیمت نکھو کر اپنی مظاہر نسیم کو
 واضح فرمائیں۔

مختصر
علی

دینی مذہب و حکومت کی سیاست

ایک منفعت محوری شکل میں اپنے بعد کی نسلوں کے پرداز کردیں۔ مزید پائیں عربات آتی اور ان پڑھتے۔ اگر وہ کسی چیز کو محفوظ کرنا چاہتے تھے تو اس سلسلے میں آن کا دامد اعتماد رہنے والے پر ہوتا تھا۔ قرآن مجید نکل بجا آئی اور اسلام میں جو ٹوپی سورج کی سلسلے میں نازل ہو رہی تھی اس نے اس کا از بر کر لینا شتاب ہمیں ترجمہ اور طبائع فطری طور پر اس کے حقوق کے لئے مال اور آزادہ ہو گئیں۔ بر سر اس کوست کا معاملہ اس سے مختلف تھا۔ اگرچہ اس کے مصدر تشریع ہرگز کسی حدیث سے مسلم تھی میکن اس کی باضابطہ تدوین اس طریقے سے نہیں بلکہ اسی جس طرح قرآن کی ہوتی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حدیث کا مواد قرآن کی طرح مختصر نہیں تھا۔ احوال، اعمال اور معاملات کا یہ فہیم الشان ذخیرہ یا یک تھی کی جامع اور ہر چیز تک مالیاتیات سے تعلق رکھتا تھا جس کے دیکھنا شکست اور جانتے والے ہزارہا افراد تھے۔ اور سیک وقت سب کو ہی اس سے واسطہ نہیں آتا تھا۔ بلکہ مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو پیش آتا تھا۔ اسی زمانے میں پڑھنے والے مجاہدین یا شہیدوں پر گئے جاسکتے تھے۔ سامان کتابت کا یہ عالم تھا کہ قرآن کی کتابت کے لئے بھی کچھ کھو رکھتے اچھیاں اور بھرپور تھیں لیکن فرمایا کہ کتنا تھے۔ اسی زمانے کے قبیل تحریر کو بھی آج کل کی زندگی سے کوئی سنت نہ تھی۔ ان حالات میں کہے ملکن تھا کہ ہر مجاہد اپنے ساتھ ایک لوث بیک اور پسل رکھتا اور جو کچھ دیکھتا یا استنباتے لکھتا جاتا۔ ان میں سے جو لکھنے والے تھے ان کے لئے بھی یہ علما دشوار بلکہ نامکن تھا کہ قرآن کی طرح قرآن لائے والے کے احوال و اعمال کو بھی قلم بن کر لیتے۔ علاوہ ایسی قرآن چونکہ شریعت کا اولین اور اساسی منبع تھا۔ اس نے کاہین معاویہ نے صحبت سے پہلے قرآن کی کتاب کا اہتمام فرمایا۔ تاکہ اُسے بلکہ کھات

عہد نبوی میں حدیث کیوں تربیت نہیں گئی؟

نوافیں بہرہ
علام محمد بیت
اور حبیب اللہ علیہ السلام کے مابین اس باتے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ رسول اور صحابہ کی اولین توبہ حفاظت قرآن کی طرف مبذول تھی۔ چنانچہ اپنے کے دصال کے وقت قرآن کی تدوین اور مفسروں میں محفوظ ہو چکا تھا۔

صرف اُسے ایک صفت کی نکل گئی کی سریا تھی تھی۔ حدیث و سنت کا معاملہ اس سے مختلف تھا۔ اگرچہ اس کے مصدر تشریع ہرگز کسی حدیث سے مسلم تھی میکن اس کی باضابطہ تدوین اس طریقے سے نہیں بلکہ اسی جس طرح قرآن کی ہوتی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حدیث کا مواد قرآن کی طرح مختصر نہیں تھا۔ احوال، اعمال اور معاملات کا یہ فہیم الشان ذخیرہ یا یک تھی کی جامع اور ہر چیز تک مالیاتیات سے تعلق رکھتا تھا جس کے دیکھنا شکست اور جانتے والے ہزارہا افراد تھے۔ اور سیک وقت سب کو ہی

اس سے واسطہ نہیں آتا تھا۔ بلکہ مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو پیش آتا تھا۔ اسی زمانے میں پڑھنے والے مجاہدین یا شہیدوں پر گئے جاسکتے تھے۔ سامان کتابت کا یہ عالم تھا کہ قرآن کی کتابت کے لئے بھی کچھ کھو رکھتے اچھیاں اور بھرپور تھیں لیکن فرمایا کہ کتنا تھے۔ اسی زمانے

کے قبیل تحریر کو بھی آج کل کی زندگی سے کوئی سنت نہ تھی۔ ان حالات میں کہے ملکن تھا کہ ہر مجاہد اپنے ساتھ ایک لوث بیک اور پسل رکھتا اور جو کچھ دیکھتا یا استنباتے لکھتا جاتا۔ ان میں سے جو

لکھنے والے تھے ان کے لئے بھی یہ علما دشوار بلکہ نامکن تھا کہ قرآن کی طرح قرآن لائے والے کے احوال و اعمال کو بھی قلم بن کر لیتے۔ علاوہ ایسی قرآن چونکہ شریعت کا اولین اور اساسی منبع تھا۔ اس نے کاہین معاویہ نے صحبت سے پہلے قرآن کی کتاب کا اہتمام فرمایا۔ تاکہ اُسے بلکہ کھات

یا عہد نبوی میں حدیث کی تھی ای تھیں؟

ایک چند نبوی میں حدیث کی تھی ای تھیں؟

اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس جمیلی کتابت حدیث ہوئی ہے۔
پہنچانے والے نمازی سے لے کر اس علم میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ تجھ
ملکے سال خورخرا صنے اپنے ایک عقول کے حوض بولیت کا ایک
آدمی حرم میں قل کردا تھا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خبر پا کر سارے جو
اور آپ نے ایک تقریر فرمائی کہ۔

”الله تعالیٰ نے گھر میں قل سے روک دیا ہے۔ اور
یہاں اپنے رسول اور مومنوں کو فالائب کیا ہے۔ یہاں
لڑائی جسے پہلے نکی کے لیے ملاں تھی اور نہ آئندہ
جو گی۔ یہ دن کی چند گھنٹوں کے لیے جو پر حملہ کی
گئی تھی جو اس وقت اگر زر رہی ہیں۔ نہ یہاں کا کامنا
توڑا جاتے اور نہ ہٹنی کافی جاتے۔ لالا یہ کہ کوئی چند
گھنٹے پر چونے کے عقول کے دارث کے لئے دور نہ ہے
ہیں۔ یا تو اُسے دیت دی جاتے یا اقصا م۔“

تقریر کے خاتمے پر الی بینا سمی سے ایک ماحصلہ بروشاہ نامی
نے عرض کیا۔ ”یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شطب لکھواد بیکے۔“ آپ نے فرمایا
”لکھوا لاجی شاہزادہ کو لکھ کر دے دو۔ اسی طرح آپ نے حصر بول
اور امراء، عرب کے نام خطوط لکھوادے، جن میں دعوتِ اسلام تھی اور
آپ اپنے عمال اور سپلیلاروں کے لیے بھی ہمایات حیر کرائی تھے۔
اور فرماتے تھے کہ جب فلاں مقامِ عین سے گذرا جاؤ تو انہیں پڑھنہ
بعض لکھنے پڑے مواباہ کے پاس مھیجے اور یادداشیں بھی ہوئی تھیں۔ میں
وہ ارشادات نبوی کو لکھ لیتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر و بن العاص
کے پاس ایک دوڑ بیگ تھی جسے وہ صادقؑ کے نام سے یاد کرتے تھے
امام احمد رحمی نے مدح میں حضرت ابو ہریرہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ۔
عبد اللہ بن عمرؓ کے سوا ہم سے شہد کر کوئی مالم حدیث نہ تھا۔ وہ کوئی
لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ بعض مواباہ کی لیگاہ میں حضرت عبد اللہ
کا خلک لکھتا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ رسول اللہؑ کی ہر بات
لکھ لیتے ہیں۔ حالانکہ حضور بعض اوقات نار اٹکی کی حالت میں ہوتی ہیں
اور ایسی بات فرمائی ہے جو شروع نہ ہو۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے
آپ سے رجوع کیا۔ آپ نے فرمایا تم مجھ سے شہد کر لکھ لیا کرو۔ اس
 ذات کی قسم جس کے تقبیحے جس میری بیان ہے ہمہ منہ سے سوائے حق
کے اور کچھ نہیں علکڑا۔“

حضرت علیؑ سے بھی ثابت ہے کہ ان کی ایک یادداشت میں
دریتِ عاقلہ اور بعض دیگر احکام غیر ترقی۔ اسی طرح اس کا ثبوت موجود ہے
کہ حضور نے اپنے گورنمنٹ کو اپنے امین ارسال فرستے تھے۔ جن میں
حاشی اور دیگر احوالیں ذکر کے ضابط اور شرح ذکرہ کی قصہ ہے
کتابت حدیث کے باسے ہیں اجازت اور صافت پر دلالت
کرنے والی جو در طریق کی احادیث دار ہیں۔ ان کے متعلق اکثر ایں علم
کی دوستی یہ ہے کہ بھی پہلے تھی اور بعد میں اجازت ہے دی گئی یعنی ان کا
خیال ہے کہ بھی کی اصل غرض قرآن و سنت کو گذرا ہونے سے بچانا
چاہا۔ اس سے جہاں اس امر کا خطرہ موجود نہ تھا وہاں آنکھوں فر کتابت
حدیث کی اجازت دی اور جہاں خطرے کا امکان تھا وہاں روک دیا۔
چاروں یقین اس بارے ہے کہ جس چیز سے منع فرمایا گی اسے
قرآن کی طرح حدیث کی یا قاعدة وہ اضافہ تدوین تھی۔ ہاتھی ذاتی پا داشتہ
کی نافع نہیں کی گئی تھی۔ اور خاص حالات و مصروفیات میں اس کی
اجازت تھی۔ جملہ احادیث پر غور و تأمل کرنے والے بھی اسی مفہوم کی
تائید ہوتی ہے۔ بنی کاراک عموی حکم دیش کے بعد جب بنی کرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے خاص افراد کو خاص حالات میں اجازت دے دی تو اس کو
یہ لازم آتا ہے کہ حضرت کتابت کا عمومی حکم ہاتھی رکھا جائے جو
عبد اللہ بن عمرؓ کا ہدیہ نبوی کے آخر تک اخراج کتابت اس امر کا ثبوت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کتابت حدیث فی نفس
جاائز تھی۔ بشرط سکرده اتنے عمومی اور دو صحیح اہتمام کے ساتھ ہو جتنا
کہ تدوین قرآن کے بارے ہیں اختیار کیا جا رہا تھا۔ بخاریؓ نے اپنے عجیب
سے جو روایت آپ کے آخری ایام مرض سے متعلق بیان کی ہے وہ بھی
اُن کتابت کی تائید کرتی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے شدت کی وجہ
میں فرمایا تھا کہ کاغذ لداڑ، میں تمہارے ہے ایک حضرت کی حکموداد ناگر
تم بدر میں بھٹکنے نہ پاؤ۔ لیکن حضرت مہرثے آپ کے دو دو کرب کے
پیش نظر اس تجویز عملہ امداد نہیں ہونے دیا۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا
ہے کہ اُن ناخ اور بھی مسخر ہے۔

عبد نبوی کے بعد حدیث کے حضرت زید ابن ثابت کی ایجاد اور
اور سندی کی یہ روایت پہلے لفظ
باسے میں صحابہ کا موقف کیا جائی ہے کہ الشداس آدمی کو
خوش اور آسودہ رکھے جس سے میری بات سنی اسے محفوظ کر لیا۔ اور

تھے۔ ”او کما قال“ رائپنے نے یہ بات یاقوت بن اسحاق بن اسی بات اور شاد فرمائی تھی، حضرت اس کی یہ احتیاط اس سے ہے کہ اس نے اسی طرف چھڑ کر اپنے طرف نہ شوپ ہو جاتے، حضرت زید بن ارقم اور ان کی طرح کے دوسرے قبائل الروایت صحابتے یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے کہ مبادا بلاد ادا دیا عیر شعوری طور پر وہ فقط بیانی کا ارتکاب نہ کریں۔ زید انصیں نے اپنے ملکیت پر بھی اس حد تک احتکار انصیں اس امر کا کمی اطمینان پختا کر دے احادیث کے الفاظ اور ادراز بیان کو پوری صحت کے ساتھ نقل کر سکیں گے۔ اس لیے اُنکے تردیک احتیاط کا پہلو اسی میں تھا کہ نہ کم برداشت کریں اور صرف وہی حدیث روایت کریں جس کی صحت پر اخسن کامل اعتماد ہو۔

ان سب احتیاطوں پرسترا حضرت عفرقی یہ خواہ تھی کہ حدیث میں لوگ اپنے منہک نہ بہ جائیں کہ قرآن سے خلفت ہر تھے لیکن قرآن کے نزول پر ایکی زیادہ عرضہ نہ گذرا تھا اور اس کی خلافت، مطابدار نقل داشاعت کی ضرورت مقدم ترین تھی۔ امام شعبی قرظین کھٹپت کر روایت کرتے ہیں کہ قرآن شدید تھے تھرست عفرق ہے کہ ساتھ مقام صراحتک بیان انھوں نے جھوکی اور کہا میں جلتے ہوں میں تمہارے ساتھ کیوں آیا ہوں؟ ”ہم نے کہا“ ہم اُسی نے کہہا میں صحابہ رسول ہیں۔ ”حضرت عفرق نے فرمایا“ تم ایسے لوگوں کی پاس جائیں ہو جو قرآن سے خصوصی لگاؤ رکھنے میں شہادوں میں۔ اس کی تکمیل انصیں حدیث شناس شناکر قرآن سے ان کی وجہی کو ذکر کر دیتا۔ قرآن کی تحریکیں کوشش کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم رکھتے گرنا۔ جو اسی تہہما شریک ہوں جب حضرت عفرق عراق میں پہنچے تو گوں نے کہا ”ہم سے حدیث رسول بیان کیجئے“ انھوں نے جواب دیا ”ہمیں ہر شرطے روک دیا ہے“

لیکن صحابہ کو اسی لیے لوگ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت سے اور جن سے دوسروں سے اگر تھے جو اسی لیے تھے اور حضرت ابو جریرہؓ جو حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ ان کی روایت کو وہ احادیث سے صحابہ کی مغلوبیت کر دیتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اپنی لوٹ بیک ”الصلادۃ“ سے اگر حدیث بن منا یا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کی بھائی حضرت امدادیہ حاصل کرنے میں بگوناگوں تکلیفیں اٹھلتے تھے اور ان کی خدمت میں حافظہ کر فسلمی دہلی میں

پھر اسے بیسے ساتھا دیتے ہی دوسروں نکل پہنچا دیا۔ بسا اور تا شستھے داسے سے پڑھ کر حافظہ و تھص ہوتا ہے جس نکل سستھے والا پہنچا ہے۔ ”ایک اور حدیث ہے ارشاد فرمایا“ دیکھو اقم میں سے جو بیان موجود نہیں۔

ایسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو وہ صحت فرمائی کہ وہ سنت کو صحت و تقدیم کے ساتھا پہنچا ہے اور نہ نہیں۔ اور نہ سرا ایک آدمی کے گھر گاہ ہونے کے لئے بس بھی کافی ہے کہ جو کسکا بال تھیں اُبے دوسرے دوں نکل پہنچا ہے۔

ان ارشادات کی پیش نظر صحابہ کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ منتشر کی اسلامیت کو ہاتھ کر کے دوسرے دوسروں کے حوالے کرنے کا پورا پورا اعتمام کریں۔ خصوصاً جب کہ وہ دوسرے دو اعلاقوں میں بھی ہے۔ اور تاہمیں نے طرح طرح کی صورتیں جیل کر دی طویل سافری میں کر کے اُن کے پاس آنا شرط دھ کر دیا تھا۔ حدیث کو پھیلانے اور اسے جھپہر سو سوں نکل کر جانے میں مدد کرنا بال ارشادات بخوبی سے ایک حدیث کا کام کیا۔ ابتدیہ ایک حقیقت ہے کہ روایت کی تشریف و تقدیم کے احتیاط سے صحابہ اپس میں متفاوت تھے۔

شاہزادہ حضرت زید بن ارقم اور مسنان بن حمین و فیض اللہ فہم سے بہت کم احادیث متفق ہیں۔ (۱) بخاری کتاب الحمد علی ایت کرستے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زید نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ”آپ فلاں فلاں صاحبی کی طرح زیادہ احادیث کیوں بیان نہیں کر رہے؟“ انھوں نے جواب دیا کہ میں بھی اُپ کے ہر وقت ساتھ میں تھا۔ یعنی ہم نے آپ کو فرماتے ہوئے ساتھا کہ جس نے جھپہر حجہوں پر مددعا وہ آگ میں ایسا مقام بنالے۔ ”ایسی طرح این باجست روایت کی ہے کہ زید بن ارقم سے جب کہا جاتا تھا کہ کوئی حدیث بیان کیجئے تو وہ کہتا۔“

”ہم بڑھتے ہوئے ہیں۔ ہمارا حافظہ کمزور ہو گیا ہے اور رسول اللہ سے حدیث بیان کرنا ایک بڑا کشی کام ہے۔“

سابق بن زید کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن مالک کے ساتھ شیخے سے تکمیل کا اصریر کیا۔ اس اشاعت میں میں نے اُن سے ایک حدیث بھی سنی۔ حضرت اسرا بن مالک حدیث بیان کرنے کے بعد کہا کرتے تھے

کہ تو جو بزر طرح اب گرتے ہیں؟ ”کہنے لگے الگین حضرت عزیز کے بعد
میں اس سارکار تا قودہ ڈنڈے سے سے میری خبر ہے؟
کیا حضرت عمرؓ نے کثرت روایت اس مقام پر حدیث کے باشے
میں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کی بنابر کسی صحابی کو قید کیا تھا؟
کے موقف سے مشق ذمیں کے

دد سوالات کا جواب دے دینا ضروری ہے۔

(۱) کیا حضرت عمرؓ نے کثرت روایت کی بنابر کسی صحابی کو قید
کیا تھا؟

(۲) کیا صحابی کرائم قبول حدیث کے لئے کچھ شرعاً ماند کرے تم؟
پیشہ ورد ہے کہ حضرت عمرؓ نے کبار صحابی ہم سنت اصحاب
یعنی حضرت ابن مسعودؓ ابواللہ زادہ اور ابوذر غفاری
کو کثرت روایت کی بنابر پر قید کیا تھا ہم نے
کوشش کی ہے کہ کسی حضرت کا بس میں بھی

متوجهہ۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب

یہ روایت مل جائے لیکن ہم ناکام
پڑے اور میں تو اپنی جہاں نے
ایں علم جانتے ہیں کہ مترجم موصوف کا ترجمہ ملامتِ ثناہت
رم ہے، اس روایت کا موضع
ہونا واضح ہے۔ اپنے مسوداً ایک
جیلِ القدر صحابی اور سب سے پہلے
اسلام لائے والوں میں سے ہیں۔
حضرت عمرؓ کے دل میں ان کی ٹر فتح

تھی۔ حتیٰ کہ جب ابن مسعودؓ کو انہوں نے

غلوں حدیث ایک بار پڑھانے کیا۔

مکتبہِ عجیٰ و یونیورسٹی ضلع سہارنوہ
(بیرونی)

شمارکرنے سے این عجب البرائی شہاب سے دعا میسا کرتے ہیں کہ این
عجاش نے ایک مرتبہ فرمایا تھے جب رسول اللہ علیہ وسلم کے
کسی صحابی کی حدیث کی طلاق ملنی تھی تو صرفے لئے یہاں ملک نہیں ہوتا
خاکہ میں کسی آدمی کو بچ کر اخیر اپنے یہاں بلوایتا اور پھر ان حدیث
رسولؓ سے لیتا۔ لیکن ہم خود جاگران کے درد انسے پر استغفار میں لیتے
جا یا کہ تاخا جتی کہ صحابی مغربے باہر نکلتے اور حدیث بیان کرتے ہے۔
فرض کر حضرت این عجاش نے حصری حدیث کی خاطر طبیعت و حساب
شستیں اور مسویت پر داشت لیکن اور جتنے صواب پر سمجھی آپ کی ملاقات
ممکن تھی ان سے مکار سے اعادہ پکار کر تمام وکال اخذ کیا۔ پھر اس
پورے ذخیرے کی شروع و شروع کا فرضہ بھی اپنے نہیں۔

اور اس کی ادائیگی میں کسی طبقہ کا وقار یا غیر ضروری
انسان اپ کی رہا۔ ہم حالانکہ ہر کوکا المثل
بعد میں جب جھوپی احادیث پڑھتے ہوئے
شروع ہمیں تو اپنی جہاں نے

روایت حدیث میں کسی کو کریں اما
مسلم اپنی عجیٰ کے مقدار میں ایک
کوئتہ ہے کہ بیشتر اپنی کھجور جو ہے
کے پاس آتے اور حسرش بیان کرنا
شروع ہے۔ ایک بار پڑھنے کے پس
غلوں حدیث ایک بار پڑھنے کے پس۔

ابن کھیشن نے وہ حدیث دوبارہ سنائی اور ساتھ
یا صرف اس ایک کو مجھ تسلیم کیا ہے؟ ”ابن عجاش نے جواب دیا کہ
”جب تک کہ دفعہ حدیث کا لفظ نہ ہو اور نہیں ہوا تھا ہم رسول اللہ

سے روایت کر رہے تھے۔ لیکن جب سے لوگوں نے غیر مقدار اندازش
اخیار کی ہے جس نے جمیں روایت کرنا شکر کر دیا ہے“ تاکہ روایت
صحابہ بھی حضرت ابو بکرؓ اور عُمرؓ کے بعد میں کم روایت کر رہے تھے۔
کیونکہ یہ دو لوگ خفار ایک طرف حدیث میں کھینچنے تاکہ پہنچنے یاد
رکھ دیتے تھے۔ اور دوسری طرف اس سے کہیں زیادہ قرآن کریم سے
لوگوں کا تنقیل و متوار کرنے میں کوشش رہتے تھے۔ ایک روز حضرت

البھریؓ سے کہا گیا کہ میں آپ حضرت موسیٰ کے جدیں بھی اسی طرز روایت

نے سماج کو ثابت کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سماج ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رادی تناقض ہے یا پھر افسوس ہے جو ہری ہیں وفات ہوتے۔ ان کی عمر بھی تھیں برس کی تھی۔ اس صاحب کی کی پیدائش اور خلافت عمر میں سنتھ ہیں ہوتی ہیں۔ اس طرح حضرت عزیز سے ان کے سماج کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اس بنا پر یہ روایت صحیح دوں لیں نہیں بن سکتی۔ اُسے جل کر این حرم لکھتے ہیں کہ ”یہ روایت نہیں بھی کذب اور اختیار کا ایک غونہ حکوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک طرف تو صاحب کو اپنے انتہام کذب ثابت ہوتا ہے اور یہ ایک نہایت سلیمانی بات ہے۔ اور وہ سری طرف اس سے حضرت عزیز کا تسلیم سنت سے کبود صاحب کو وکٹا اور احکام دین کا اختصار کا لازم آتا ہے جو اسلام سے خروج کے متراوون ہے۔ معاذ اللہ الیلہ عین یہی کے کر سکتے تھے؟ یہ بات تو کوئی مسلمان کے شایان شان نہیں ہو سکتی اور اگر اصحاب نمائندگاری کوہرہ پر اس سلسلے میں فلسطینی کا انتہام نہ تھا تو پھر ایک نظر نہ کرنا صریع ظلم کی تعریف ہے اس لئے۔ یہ حال یہ فاسد روایات ہرگز قابل تقول نہیں ہے۔ کیونکہ اسے مان لیشکے بعد دھنالات امیر مفسد و خوبیں سے کسی ایک کو تسلیم کرنا انگریز ہو جاتا ہے۔

کیا صحابہ قبول حدیث کے یعنی اس سوال کا جواب یقین کے لئے چند درج ذیل احادیث کا پخشنہ اظہر رکھتے تھے؟
معطالع ضروری ہے۔

(۱) تذكرة المذاہمین محقق ذہبی حضرت ابو یحییٰ صدیقؑ کے باعثے میں لکھتے ہیں آپ حدیث قبول کرنے میں سب سے زیادہ مختار تھے۔ ابن شہابی نے تبیص سے روایت نہیں کی ہے کہ ایک بار یہ سوئی کی دادی ابو یحییٰ صدیقؑ کے پاس آئی کہ اسے بھی وہ شہر میں سے کچھ دجا جائے۔ اپنے فرایا اور کتاب اللہ میں تیرا حصہ مقرر نہیں کیا گی اور میں یہ بھی ہم جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باعثے میں کچھ فرایا ہے یا نہیں پھر آپ نے لوگوں سے اس باعثے میں پوچھا تو مذہب شرمنے کیا کہ آپ نے اسے ثابت کا حق دا رہتا ہے۔ خلیفہ اول سعد ریافت کیا کہ کوئی اور بھی اس کا شاہرا ہے؟ فوراً ملائکتے بھی اس کی شہادت دی۔ تب حضرت ابو بکرؓ نے اسے نافذ کر دی۔

(۲) حریری سے ضرور سے اور انہوں نے اپنی سعیدؓ سے روایت کیا ہے۔

ہائے میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ کیا حضرت عزیز چاہتے تھے کہ دو نوں حضرات روایت حدیث سے اختیاب کریں تاکہ دین کے احکام مغلی رہ جاویں۔ حضرت ابو یحییٰؓ سے جو احادیث متفوں ہیں وہ حضرت ابو یحییٰؓ کی روایت کردہ احادیث کا ایک سوچی جزوی نہیں ہے تو پھر اگر ابو یحییٰؓ کو جو سوچی کیا گیا تھا تو حضرت ابو یحییٰؓ کو قسہ کرنا کیسی زیادہ ضروری تھا۔ اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابو یحییٰؓ حضرت عزیز کے ذریعے روایت ہیں کرتے تھے۔ اس سے اخیں قید نہیں کیا گیا تو پھر حضرت ابو یحییٰؓ کو حضرت عزیز کا خون کیوں نہیں تھا؟ مخالف کرم ہیں سے حضرت این سوڈاً این عباش، ابو یحییٰؓ، جابر ایں عبد اللہ اور حضرت عائشہؓ کو کثیر الردایت تسلیم کیا جاتا ہے۔ مگر ان میں سے کسی ایک کی طرف سے بھی کوئی ایسی بات متفوں نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ حضرت عزیز ان کو روایت حدیث سے رکتے تھے۔ بلکہ حضرت عزیز سے روایت بیان کی گئی ہے کہ جب حضرت ابو یحییٰؓ نے لوگوں سے کثرت سے احادیث بیان کرنا شروع کر دیں تو حضرت عزیز ایک مرتبہ اُن سے کہا ”کیا آپ فلاں مقام پر یو جو حصہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تھے؟“ انہوں نے جواب دیا۔ اُن اور میں نے آپ سے یہ ساتھ کہ جس نے جان بوجھ کی سری طرف جھوٹ مسوب کیا اُس نے آگ میں اپناٹھکانا بنا لیا۔ حضرت عزیز نے کہا ”اگر آپ کو یہ فرمائیں رسول یاد ہے تو پھر جائیے اور روایت کیوں“ اب یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت ابو یحییٰؓ کو چھوڑ دیا گیا ہو۔ پھر اُن سے اس روایت متفوں نہیں ہے اور این سوڈاً اور ابو الددرؓ اور جیسے صاحب کو قید کر دیا گیا ہو۔ جن سے ابو یحییٰؓ کی پہبخت بہت کم روایات متفوں ہیں۔

میں نے اس روایت پر بہت خور کیا۔ اسے مختلف طریقوں سے جانچا۔ جتنا کہ این حرم کی کتاب اللہ حکام جلد و صلاح میں اس پر یہ تقدیر میری نگاہ سے گذری۔

حضرت عزیز کے متعلق کہا گیا ہے کہ انہوں نے این سوڈاً اور ابو الددرؓ اور ابو یحییٰؓ کو بر بناۓ اثاثہ حدیث تقدیر کیا تھا۔ یہ روایت افتراق سے مطلع ہے۔ کیونکہ اس کے رادی ابر ایم جن جلد و صلاح میں خوف کا حضرت عزیز سے مذہب اثاثہ نہیں ہے۔ امام اسی نے بھی اس روایت سے اتفاق کیا ہے۔ اگرچہ بیقوس ایں شیخ ابو طبری وغیرہ

تشریع اسلامی تاییف کی ہے۔ اسی نظریت کے قائل ہیں سچا پسخت
انھوں نے ”شروع الامانۃ بالصلوٰۃ بالحدیث“ کے مابین مس کا استطاع
ذکر کیا ہے گویا کہ حضرت ابو یحیٰ، عمر، علی اور علیؑ کے نزدیک مسلم کا حدیث
کمیتی یعنی شرط لازم تھی۔

لیکن امرونقی یہ ہے کہ ان آثار سے یہ نظریہ باقاعدہ اختذل کرنا
صحیح نہیں ہے بلکہ ایک ایسی فلسفی ہے جس کی وجہ سے مقولہ آثار تدوید
کرنے میں اور اس امر کے شاپرہیں کہ حضرت عروض اور حضرت ابو یحیٰ
بیشتر ایسی احادیث کو تسلیم کر دیتے ہیں جن کا اودی صرف ایک ہے۔ اور
حضرت علیؑ نے طبق یہی بغیر احادیث تو قبل کیا ہے۔ اس باب میں
چند روایات و آثار درج ذیل ہیں:-

(۱) امام بخاری و مسلم این شہاب سے اور دہ جلد اللہ بن حارثہ پیر
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عروض شام کو جانتے ہوئے جب سرخ
کے مقام پر پہنچنے والیں یہ خبر فی رکشام میں ایک واپسی چکرے ہے۔
اس موقع پر حضرت جلد الرحمن بن عوف نے بتایا کہ یہی الکرم نے فریادی
”تم وہاں مت جاؤ جس جگہ ستر عنی تم کو علوم ہو کر وہاں وہاں پہنچیں
چکی ہے۔ لیکن جب تم کسی ایسی جگہ مخفی ہو جاؤں واپس پڑنے تو
پھر وہاں سے بجا لو جی ہیں۔“ حضرت عروض نے جب یہ حدیث سنی تو
”سرخ“ سے واپس لوٹ آئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں ”مجھے سالم بن
عبداللہ نے بتایا ہے کہ حضرت عروض حضرت عهد الرحمن بن عوف
کی یہ روایت من کرلوٹ تھے۔“

(۲) الرسال (امام شافعی) محدث احمد، البداود، ترمذی، ابن باجہ
اور بن المک کی روایت ہے کہ حضرت عروض کہا کرتے تھے کہ دیت صرف
”عاقل“ کے ہے اور یہ کہ حدود اپنے شوہر کی دیت کی وارد
نہیں ہے۔ لیکن جب ان کو مخاک بن سفیان نے بتایا کہ رسول اللہؐ
ان کو لکھا تھا کہ اکیم الخبای کی بیوی اس کی دیت کی دارث ہے تو
حضرت عروض نے اپنے قول سے بوجوہ کر دیا۔

(۳) ”الرسال“ محدث ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت
عروض نے ایک بار کہا ”کیا کسی نے جنین کے متعلق نبی کی مہم سے کچھ مٹا
ہے؟“ حل بن المک بن نابغہ نے کہا کہ ”مسیحی دادیوں نہیں ایکبار
ایسا ہوا کہ ایک نے دوسرا کے ڈنڈا مارا جس سے اس کا ملن گری۔
نجی کریم مولی اللہ علیہ وسلم نے غلام بالونڈی کو اس کی دیت فرار دیا۔“

ذکر الہمودی نے حضرت عروض کے دروازے کے باہر سے انھیں تین بار اسلام
کہا ہے لیکن جب آپ نے جواب نہیں دیا تو وہ اپس چلے گئے۔ حضرت عروض
نے آدمی صحیح کر انھیں بلوایا اور پوچھا کہ کیوں لوٹ گئے تھے؟ حضرت
الہمودی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشکل ہے کہ جب
کوئی تم میں سے تین بار اسلام کے اور اس کا جواب نہیں فہرست سے
لوٹ چاہا چلے ہے۔ حضرت عروض نے کہا ”اس پر کوئی ثبوت پڑیں گے“ دریہ
تہارہی خیر نہیں۔“ رادی کہتا ہے کہ ابو موسیٰ شعبہ مجرمات ہوتے ہوئے ہمارے
پاس آتے۔ ان کے ہمراہ کارنگٹ خیز ہو رہا تھا کہ مجھ سے لگے تم میں سے
کسی نے اس حدیث کو کامنہ کر دی تھا ہے؟“ ”کہنے کہا“ ہائی کم سب سے
مشکل ہے۔“ پھر ایک بھائی نے اُن کے ساتھ جا کر گواہی دی۔ یہ روایت
مسلم شیعی بھی گوئی دے دے۔

(۴) ہشام نے اپنے ہاپ سے اور انھوں نے عیون بن شعبہ سے
روایت کی ہے کہ حضرت عروض نے ان سے عورت کے محل ساقط نکو جلنے
کے متعلق پوچھا تو عیونہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر
دیت ماندی کی ہے۔ حضرت عروض نے کہا کہ اگر یہ سچ ہے تو ایک گواہ ماند
میونہ کہتے ہیں کہ حمدابن سلیمان نے اکثر شہادت دی کہ آپ نے ایسا ہی
فیصلہ فرمایا تھا۔

(۵) اسماء بن عیون الغفاری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت
علیؑ سے سنا کہ جب میں آں حضور صلیم سے کوئی بات سنا تو اُس سے
جتنا فائدہ میرے مقدار میں تھا ماحصل کرتا تھا اور جب کسی اور سے
آپ کی حدیث سنا تھا تو اس سے مخلف یافتتا تھا۔ جب وہ مخلف تھا
یعنی اس کے تسلیم کرتا تھا۔ مجھے ابو بکرؓ نے بتایا اور انھوں نے
کہ کہا کہ انھوں نے آنحضرت کو یہ فرمائے سنا کہ جو گنہ گار بندہ بھی
دھوکے دو رکعت پڑھتا اور بخشش طلب کرتا ہے۔ اللہ اسکے عکش
دیتا ہے۔“

علم حدیث سے بحث کرنے والوں نے ذکر کردہ آثار سے تصحیح
انھیں کہ حضرت ابو یحیٰ اور عروض کے نزدیک بھی حدیث کی قبولیت
کی شرط یہ تھی کہ اس کے رادی دادو سے زیادہ ہوں۔ اور حضرت
علیؑ کا طریقہ تھا کہ رادی سے مخلف یافتاتے۔ پھر یہ مسئلہ اصول
کی حیثیت سے تاریخ تشریع اسلامی، اور تاریخ علم حدیث کی اکثر و
معظم احوال میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے مقابل اساتذہ جنہوں نے تاریخ

حضرت عرضے یہ سن کر کہا "اگر میں یہ نہ سنتا تو اس کے خلاف فحصہ شے دیتا۔" حضرت صرف ایک مصالحتی روایت کو بلا قوف و تردید قبول کیا ہے۔ اس قسم کی روایات ان روایات سے بہت زیادہ ہیں لہ اور محنت ہیں ان ہر کم ہیں جو، جن میں بہ کامیاب ہے کہ حضرت عرضے ایک مصالحتی روایت کی محنت کے ثبوت میں کسی دوسرے راوی کو بطور شاہد طلب کیا ہے۔ اب جب یہ بات واضح ہو گئی کہ صحابی کرام اکثر منظر و رادی کی روایت کو قبول کر لیتے تھے تو پھر حضرت عرضے مغلظہ طلب شہادت والی آن روایات کی تاریخ کرنی پڑتی ہے جو ان کے پیش اور دیگر صحابہ کے اثر عمل کے خلاف پڑتی ہے۔ ان روایات پر نظر لئے جسے ہمیں ہوتا ہے کہ اساقط عمل کے باہرے میں بغیر و شعبہ کی روایت حمل بن المک سے بھی مروی ہے اور اس میں صاف طور پر یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت عرضہ نے اس روایت کو بغیر شاہد کے متأمل قبول کر لیا تھا اب حضرت ابو حیانؑ کی سلام والی روایت باقی رہ جاتی ہے اس روایت کو حضرت عرضہ کی اپنی الفرادی مختار اور محققانہ روشن ہے اور صحابہؓ کرامؓ کو اس پر کارہندہ رہنے کی تفہیم پر قبول کیا جاتے ہیں۔ ابو حیانؑ اگر یہ ان یاد جائز کہ ان کی روایت کسی اور طریق سے مروی نہیں ہے اور بغیر و شعبہ کے ساتھ اس طرز عمل کا مقصد حقیقت میں صحابہؓ کرامؓ کو حدیث رسولؐ کی محنت و تختین پر اچھا نہ تھا۔ ایسے جعلی القدر صحابہ سے شہادت کا سطابدر کر کے حضرت عرضہ اصل جہوں میں کوی تعلیم دیتا جائیتے تھے کہ دوسرے صحابہؓ نے اسی کے معاملہ میں بھی روایت قبول حدیث کو وقت تحقیقی رکھنے کو ترک کر کیا جاتے۔ یہی بات قریب قیاس مسلمؓ ہوتی ہے جانپنے خود حضرت عرضہؓ نے اس سے کہا تھا "میں آپ کو شہم کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلیمؓ کی حدیث کا معاملہ ہے" ایک روایت ہے جسے کہ جب ابی بن کعب نے حضرت عرضے سے ان کے اس طرز عمل کی شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ۔

میں تحقیق چاہتا ہوں۔ امام شافعیؓ نے حضرت عرضہؓ کے مفرد مصالحتی سے روایت قبول کرنے کی مدد و مددیں دیتے کے بعد ان کے اس روایت کے تعلق لکھا ہے کہ ایسی مسویؓ کی روایت میں تو صرف احتیاط پڑنے نظر تھی۔ یونکہ ان کے تزدیک ایسی مسویؓ کے نظر ہونے میں شک نہیں تھا۔ اب اگر یہ کہا جاتے کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کا مالک کی درجہ سے دو روایت ہے جو رسمی مدد و مددی سے حضرت عرضہؓ کو خواستے ہیں اپکے کو اس سلسلے میں تھمؓ کا

حضرت عرضے یہ سن کر کہا "اگر میں یہ نہ سنتا تو اس کے خلاف فحصہ شے دیتا۔"

(۴۲) روایت ہے کہ ایک بار حضرت عرضہؓ موس کا ذکر کیا اور پہنچنے سے بھی حرام ہیں ان کے تعلق کیا ہے؟ عبید الرحمن بن فرشتہؓ نے کہا "میں نے بنی سے مذاہا اپنے فرمایا کہ ان کے ساتھ ایں کتاب دلائل کردا اور حضرت عرضے یہ حدیث تسلیم کر دی۔ (الرسال) مسئلہ۔

(۴۳) یعنی اشام بن الحارثی ایسی حدیث کرتے ہیں کہ بنی قنفیت میں سے ایک بھر نے حضرت عرضے ایک ایسی حدیث کے تعلق پر چاہی جو ریاست اشکی نیارہ کرتے ہوتے جا تھے ہو جاتے۔ آیا اس کو طبیعت پہنچنے پر ہماں چاہتے ہیں؟ حضرت عرضہؓ کہا "نہیں" اساتھی کے کہ رسول اللہ صلیمؓ نے اس پاسے میں آپ کے غلط فتویٰ دیا ہے۔

حضرت عرضہؓ سات کو درس سے مار کر کہا "تم لوگ مجھ سے وہ بات کوں پرچھتے ہو جس کے تعلق رسول اللہ صلیمؓ فریض کے ہے۔"

(۴۴) روایت ہے کہ حضرت عرضہؓ انکو شے سے کہ عجمیؓ ایک کی پانچ انگلیں سکنیتی میں ترتیب پندرہ، دس، لاوارچھا اونٹوں کی دیت مقرر کی تھی۔ لیکن جب عدوں ہر چھوٹے خطا کی روایت ان سے بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلیمؓ ہر چھوٹے خطا کے خوض میں دس اونٹوں کی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت عرضہؓ اپنے قول سے رجوع کر لیا بعض صول کی کتابوں اور شیخ الاسلام ملا ترشیح شیراحد عثمانی کی تصنیف فتح الہامؓ کے اور الاحکام لائن حرمؓ اصل میں تو یہ واقعی طرح نہ کوہے۔ لیکن "الرسال" میں معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ کرامؓ کا اس غیر کاظم حکم حضرت عرضہؓ کی دفاتر کے بعد دو این حرمؓ کی اولاد کے ذریعے سے ہوا تھا اور انہوں نے حضرت عرضہؓ کے اس نیصے رجوع کر لیا تھا۔

(۴۵) فیلم ہم صحت ہی میں ہے کہ حضرت عرضہؓ سچنیں کا مسل ہی صرف سعد بن ابی دنا من کی روایت کی بناء پر مشروع کیا تھا۔

(۴۶) الاحکام لائن حرمؓ جو مسئلہ میں مروی ہے کہ حضرت عرضہؓ جیونہ نوادرانہ پر حدیثی کردے تھے کہ ان کو جن اکرم کا یہ فرمان حکوم ہوا کہ تین اشخاص (تجھیف شریعی کے حافظے) مرفوع القلم ہیں رہنمایی کو ایک بھروسے ہے، جنما پنچ حضرت عرضہؓ رجع سے منع کر دیا۔

یہ مذکورہ بالآخر ہر حوالے سے صحیح ہیں جن کو تمہارے حدیث سے قبل کیا ہے۔ ان آثار سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت

پیش کر دے تاکہ حکم مولود یا مسخر ہو جاتے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس تو ان کا مقصد روایت میں شامل سے روکنا ہو۔ یہ حال ان میں سے کسی کو خوبی و چیز اس روایت کو محول کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے نظر و صوابی کی روایت کو خود بھی قبول کیا ہے اور روزگار قبول کرنے والوں پر بھی اعتراض نہیں کیا۔

حضرت علیؑ کے باتے ہیں بھی یہ روایت کو رادی سے حلف یا کوستھے میں بھی صحیح حکم ہوتی ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس کام نہیں بلکہ اس کو صحیح نہ ہو تو پھر حضرت کام علی کا سلک بھی دھوکا ہو دوسرا سے صحابہ کا تھا۔ ان کے متعلق معلوم ہے کہ قبول حدیث کو مخالف ہے تو ان کا طرز عمل دیگر صحابہ کرام سے مختلف ہے۔ امام رازی نے مصوّل ۲۲ میں ان سے یہ قول نقش کیا ہے کہ انہوں نے مدحی کے متعلق مقداد بن اسود کی روایت قبول کی ہے دینی بغیر حلف کے نہ اور اُپر میان پوچکا ہے کہ ایک روایت میں انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے علم نہیں لیا۔ بلکہ کہا کہ ابو بکرؓ نجی بنتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا ہے کہ حلف یا اس کا عام سلک نہیں تھا۔

خلاف یہ کہ ابو بکرؓ غیر اور علیؑ سے نظر رادی کی روایت قبول کرنا صحیح طور پر ثابت ہے۔ اور وہ حالات اور ایسا ہے جن کو تھبت دوسرا رادی طلب کیا گیا ہے یا مخالف یا میگیا ہے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ان حضرات کا اتنی سلک اور قتل طرز عمل یہ تھا۔ اس بحث و تحقیق سے یہ ثابت اور واضح ہو گیا کہ ان تین کیا ہو صحابہ کا عمل انہی پر کرام کے موافق ہے جو صرف ایک روایت سے روایت قبول کر لیا کرتے تھے۔

اسی سری کشم جات کا صحیح ع

جن ہیں اُپر قسم کی کثرت جات خصوصاً سنا چاہدی، فولاد، فلسفی، جست اسی سے، ہر ہال شکری، مکہماں، ابرک پارہ، اور جہاں ہر ایت ہجڑا صدھیرہ کی سیکڑوں نادار اور آئندوہ تکیں اور دھاتوں کی جفاکی کے طریقہ تھاتے ہیں اسے تعلق خاص ہے ایسا کہ دو اعذ بکربلا سمعال خوبی اور خواہی سچ جس ایت ہجڑا مکتبہ تعلیٰ دیوبند مفتح سہار پور (دیوبند)

بصیرتی دیوبند میں اس سے ڈرتا ہوں کہ لوگ حقیقی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سلطنتیں بیان کرنا نہ شروع کر دیں۔

قبول حدیث کے باعث میں حضرت ابو بکرؓ سے صرف "روایت جلتہ" دایی ایک ایسی روایت ہے جس کی تصدیق میں انہوں نے شاہد طلب کیا ہے۔ بلکہ یہ روایت اس بات کی تصدیق نہیں کرتی کہ ان کا معرفت بھی یہ تھا جب تک رادی دوسرے پھر حدیث کے قبول نہ کی جاتے۔

حضرت ابو بکرؓ کو کوئی ایسے موقع پیش آئے جب کہ ان کو مستحب رہوں کی طرف بھجی کرنا پڑا۔ بلکہ اس ایک روایت کے علاوہ یہ کہیں نہیں تھا کہ انہوں نے کسی دوسرے رادی کو بطور ایک گواہ کے طلب کیا۔ ہر چند امام رازی مصوّل میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے کوئی فیصلہ یا خدا بعده میں حضرت علیؑ نے کہا کہ اس سے ہم رسول اللہ صلیم نے ان کے خلاف فیصلہ فرایا تھا تو حضرت ابو بکرؓ اپنے اس فیصلے سے بوجھ کر لیا۔ یہ روایت ہائی خالی کی تائید کرتی ہے۔ ملاسہ ابن قیسی نے اعلام الموقعنین صافہ میں قضاۓ کے متعلق حضرت ابو بکرؓ کے طریقہ کا ذکر کیتے ہوئے تھے کہ جب حضرت ابو بکرؓ کو کوئی فیصلہ دینا ہوا تو وہ کتاب المحدثین اس کو تلاش کرتے اگر میں وہاں نہ ملتا تو پھر صاحب کرام سے دریافت کرتے کہ کیا رسول اللہ نے اس بالائے میں بھی کوئی فیصلہ فرایا ہے یا نہیں؟ اگر اس سے بھی تیرنچپتا تو پھر صاحب کرام کے ان سے مشورہ لیتے اور طلب دہ لوگ کسی راستے پر ترقی چو جلتے تو فیصلہ کرو جائیں۔ محاصل یہ کہ نہیں روایت جلتہ کی روایت کے علاوہ اور کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس کی تصدیق میں حضرت ابو بکرؓ نے کسی اور راوی کو طلب کیا ہو۔ اس روایت میں یہ احتمال موجود ہے کہ انہوں نے ثابت اور تحقیق کے لیے ایسا کیا ہے کہوں کا ملکہ ایک ایسا فیصلہ صادر گرنا تھا اور ایک ایسا قانون بنانا تھا جس کے باعثے میں قرآن خاموش ہے۔

اس سے یہ نہیں کہجا سلک کے قبول حدیث میں یہ ان کا کوئی مستحق سلک تھا۔ امام غزالی متصوفی میں لکھتے ہیں کہ "میرہ کی اس حدیث کے متعلق حضرت ابو بکرؓ کے تو قوت کرنے کی وجہ ممکن ہے ہمیں حکومت نہ چو سکی ہو ہو سکتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ یہ دیکھنا چاہیے ہوں کہ آیا یہ حکم باقی ہے یا اسے کسی دوسرے فیصلے نے مشو خ کر دیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دعا یہ ہو کہ اگر کسی اور کے پاس اس حکم کے حق میں باخلاف کوئی دلیل ہو تو وہ

حضرت ابو عبید بن الجراح

بیووڑہ اسلام کا مرکز بنا تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جسی چوتھے کے مدینہ منورہ تک گئے، وہ وقت فرمازک تھا، آئتے مالوں و مہاجرین کی جانداریں، مال و دولت اور تمام سامان سکے عظیمیں ریگیا تھا، یہاں گورنادفات کی کمی تکلیف تھی۔ لیکن مدینہ منورہ کے صالوں در انفار سے بڑی پسندیدی کی، اور ان پر بیش احوال پر دیوبیون کا اول تکوں کردیکی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی حسنے کے کمہ ای وہی دین جسے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مہاجراو درینکے انفار کو بھائی بنتا یا اداک کی جانداریں وہ سے کا حضرت مقستر ہو گیا، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا حضرت محمد بن عواد ذخیری اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھائی چارہ اسٹریچ ہوا۔

رامیان سلماں کو جب تک کے کافروں نے بہت سستا یا تو سلماں نے نہ کچھ کرنے کا فیصلہ کر کے مدینہ کا رُخ کیا، جب الشر کے نیک بیٹھ کافر قریش کے گھر تھے سئیکے کردنے پڑے گئے تو شرکیں عکسے ان کو دیں جیسی بھی چیزیں دیتے رہا، بالآخر سلماں کو معاف ب�یکے۔ یہ مکارا، مجرم سلماں نے بہت صبر قبول کیا، لیکن کب تک؟ اخراکی دن آہی ای جب اپنی میدان جگ میں اترنا پڑا۔

ہدر جنکے جدے کے مقام پر ہوئی۔ یہاں وہ لڑائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بیٹھے "حضرت ابو عبیدہ بن الجراح" رضی اللہ عنہ کا اتحاد لیا تھا، واقعہ یوں ہے کہ جب ہدر کی راہیں لکھر دیکھ رکھنے کے مکار، سلماں نے مقابلہ کے آئے تو ان کی جماعت میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے والد حبذا اللہ بن الجراح بھی اکثر یون لائے تھے

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے مشہور صحابی اور ان دس اولیاء میں ہیں جنہیں زندگی ہی میں جنت کی بشارت ملی پیکی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر یہی جنت مکمل تھے اور اپنے کے اعمال و احکام کی کامل پیروی کو اچھو سب سے ہر یہ خوشی بھی سمجھتے تھے، ان حضرت مصطفی اللہ علیہ وسلم کے نبی حسنے کے کمہ ای وہی دین جسے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مہاجراو ذریعہ اپنے نک اسلام کا بینام کیا ہے اپنے فرما قبول کریں اور مسلمان ہو گئے۔

آپ کی نیکی، ایسا نادری، سچائی اور پرہیز گواری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہبست خوش ہوئے اور اپنے پاہیں لامت کا خطاب دیا، اصلی نام عامر تھا، لیکن اپنی نیکیت ابو عبیدہ بن الجراح کے نام کے مشہور ہے۔

جست امسک عظیم کے کفر "قریش" اسلام کے دشمن اور جست پرستوں کے صردار تھے، اس سے وہ جب کبھی سب سے کوئی مسلمان ہو گا سبے قوان کے بدن میں الگ الگ جانی اور دوسرے شخص کو سخت سخت تحریک پہنچانے کی کوشش کرے، چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اسلام کی کاروائی بھی قریش کے ہاتھوں بڑی صعبتیں جلجنی پریس، جبکہ یہ تکفیر حادثے گزگین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعلیں چاندیکی اجازت دیئی، اس حدایت کے مطابق یہ بھی مسلمان جس جوست کرے گے، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح لوگوں میں تھے، اخیر یہ جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجرمت کی اجازت ملی اور مدینہ

اپ کی اس تکلیف کو حضرت ابو عبیدہؓ بھال کیسے رداشت کر سکتے تھے، اسے گئے نہ ہے اور اپنے دانتوں سے جو بھی ہوتی تلوں کو بھال پھیکا کر یا ان تو نکال ہائیں مگر ابوبعیدہؓ کے وعد دامت کشیاں فکاروں کی لفڑی کوٹھے گئے۔ مگر اپنے اف تک دیکی، دامت کو دامت اگر اللہ کے رسول کیلئے جان بھی دینا پڑتی تو اس سند بھی بدل دیتے۔

حشدق

اس تھیں جب خندق کی طرفی شروع ہوئی تو ابو عبیدہ بن الحرس اپنے اس طرفی میں بھی بڑی شجاعت اور بہادری دیکھنے کے چوش اڑا دیتے۔

اس طرفی میں قبیلهٗ ثعلبیہ اور انتارے نقطہ کی تکلیف سے مدینہ کے اطراف میں نوٹ مار شروع کر دی، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر بھی تو آپ سے ابو عبیدہؓ کو حکم دیا کہ ان پر شرکی اچھی طرح سے خبری ہاتے تاکہ وہ پھر کبھی مشرقاً نہ اسکیں، مکمل پاستے ہی رجیعِ الشافی کے ہمیزی میں مباہیں آئیں، انہوں کے ساقطانیوں کے صدر مقامِ ذمیٰ القصر پر چھاپے مار کر انہیں بھگا دیا اور ایک ش忿 کو پکڑ لائے جو حدیثِ موتور کے پر خوشی غوشی سماں ہو گیا۔

ابو عبیدہ بن الحرس کے دین کے لیے اخلاصِ عبادت سے قربانی دعا فضیلیت پر مشتمل ہے جیسا کہ حال ہا، اب ہر موقع پر انصافتِ ملیک اللہ عزیز کے ساتھ ہوتے اور بخادھا کھاتے، خبر کی طرفی میں بھی اپنے اخترت صفتِ اللہ علیہ وسلم کی ہر کامی میں دشمنوں کے چھکا پھڑاتے تھے۔

مرہوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درود میں دشمنوں کے مقابلہ میں تو انہوں نے پہلے سالاری کے فراغتِ بھی اختیار کیا، اس سال میں بہت مشہور مرہوک کی طرفی ہے جس میں دشمنوں کے چھکا پھڑاتے تھے، ہر قتل کو بری طرح ذاتِ الحافظی پر یعنی سمجھی، فاقہہ یوں ہے کہ کوئی کی مار بار و موت جنگ پر حضرت ابو عبیدہؓ کو میرزا اسکا اور جب چھلکوں ہو گیا کہ دشمنوں نے طرفی کی رجیع نتیجی کرنی ہے تو آپ نے نہ مار دوں کوئی کیا اور ایک پر جو شش تقریب کے بعد دشمنوں کے مقابلہ میں دشمن کے مغلوب مشودہ لی، حضرت زید بن ابی سفیان (رض) میں پھاک کو عورتوں اور بچوں کو خسدا کی امان میں دیکھا اور جب کے سب مقابلہ کے نتیجے میں جائیں، ادھر ہم سب ابھی طبع مقابله کریں اور اپنے حضرت حنفی میں وہ ایک دشمن ہے جس سے آپ کو بڑی تکلیف ہوئی

ہے اور بیٹھے کامفت بلے تھا، اور حضرت اللہ کا خوف تھا اور حرم کا لاریں کوئی بھی کی طاقت کا فیصلہ، اُن کو دنیا کی عزت کی آرزو، ابو عبیدہ کو حضرت کی خواہش، عبد اللہ کو دنیا کی پرکش، پھر کب تھا تو اوریں امیر گئیں، حضرت ابو عبیدہؓ نے الشتر کے بیچانہ میاں ہاپ کو چھوڑا تھا، دین حق کے سینے اپنوں سے رشتہ کروتا تھا، اب حق دباخل کامفت باید ہو، خالم ہاپتے ہاں بالا کا شش کی اپنی برسوں کی پیاسی تیواری کی پس کوئی اس کوئی کے خون سے بھائی، مگر فدیل کے قانون کو کون بدیں سکتا ہے، فتح حق کی سچی، چنانچہ جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی چکنی ہوئی تو اور اپنی تو خالم ہاپ کا کام تسلیم کر گئی، وہ دشمنوں کے قدم ڈال گئے، وہ میدان سے با کر کے لئے پاؤں بھاگے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

یہ اقصے اللہ تعالیٰ سے پہنچی عبادت اور اسلام کے ساتھ گھر سے تعلق کی زبردست مثالی ہے جس کا خود اللہ تعالیٰ نے ان تیروں میں اس دا قبر کی طرف اشارہ کیا ہے:-

لَا يَحْمِدُ قَمَّا مَأْكُومُونَ يَا لَهُمْ مَا لَمْ يُحْكُمْ إِلَّا لِلَّهِ الْعَلِيِّ لَوْلَا كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْأَنْوَارِ وَلَوْلَا كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْأَنْوَارِ وَلَوْلَا كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْأَنْوَارِ وَلَوْلَا كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْأَنْوَارِ

تیرجیم وہ تم دیوار کے کمی قوم کو ہوند اور قیامت کے دن یہ ایسیں ان لانی ہو کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے فالینہن سے عبادت رکھتے ہیں اور وہ ان کے نام پر بیٹھے بھائی اور وہ ان کے کنبے ہی کے کبوٹ دھوں بھی دے لوگ جس کے دلوں میں خدا نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنے دستِ فیضی سے ان کی مدد کی ہے۔

احمد مدد کی ہار کا ہار لینے کے لیے کفار مکر بڑی زبردست تھا اپنے ایمان کو کسی نے موقع پا کر سچی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم کا جسم اس کی مدد کی، اسی طرفی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک زخمی ہوا، میں طرفی میں کسی نے موقع پا کر سچی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حار کیا جس نے آپ کی زردہ کی دو کلماں نوٹ کر چھسرا مبارک کے اندر دھنپل گئی جس سے آپ کو بڑی تکلیف ہوئی

بیانِ اکابر کو تعلق دیا تھے کہ میری کم فکر کا نہ گلوٹا علی اللہ
اکابر الحکم اما الفتن حضرت بن ماریم رسول اللہ
و حکیمتنا انصاہ اهل بیت میریم کن پشتیکت المیم ہے
یکوں عَثَدَ اللَّهُ وَكَلَّا الْمُلْكَ لَكَ الْمُفْرَدُ بُوْرَةٌ

یعنی اپنے اہل کتاب اپنے دین میں عکس دیواری کر کر
او خدا کی طرف حق کے سما ملکا با اپنے ضموب رکرو، حقیقت بیان
مسجد بن مریم خدا کے رسول اور اس کے علمائیں جس سے اس کو مریم
کی طرف ڈالا ہے، مسجد بن مریم اور ملا نگہدارین کو خدا کی بندگی سے
ہرگز رنجیں رہتی ہے۔

چاروں نے جب ان ایسوں کا زیر جوشنا اور پسے اپنے
بول اخواز واقعی حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے یہی اوصاف
ہیں اور اسے ابو عبیدہ گمناسیت بنی سپریہ میں، اس کے بعد بیان و اذ
سے علم پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

اس کے بعد جانشی کی عجیب کیفیت تھی، اس سے والپس طلاق
سے بھی انکار کر دیا، لیکن حضرت ابو عبیدہ جو اتفاق میں بھی شال
نہیں، سکھتے تھے جائز کو والپس کر دیا۔

ادھر تو جس سچا ہمروس کو اپنی شہنشاہیت پر جگہ تھا، اور
مسلمانوں کو خدا پر بھروسہ، ان کو تھوڑی تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمہ بندوں کو
ضرور کامیاب کرے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اس روزی کی ایامت کا اعلان اس سے ہو گا کہ اس تباہ مقرر
نالوں دل پیدا میں افسر دا شد کی تواریخ شریک تھے، مقابله سخت
تھا، حقیقت کی تسدیک کی لاکھ تھی اور مسلمان چند ہزار تھے، جو کے
پاس اپنے بھیاریک نہ تھے، مگر مسلمان کی بھی اگر کمزور تھے ہمیں اُنکے
جگہ کا بغل بھی اور روزی پھر جانی، مسلمانوں نے دشمنوں کے چھکا جڑی
اڑکاروں میں کوچا گاٹا تھا، اس روزی اس تھریپا مشرپر اور وی ملٹے
گئے اور مسلمان پہلی خاتمی ہمراہ شہید ہیں۔

اخلاق و عادات حضرت ابو عبیدہ بن الجبارةؓ
دینی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے درمیان میں ایک
مسلمان تھے، مسلمت نبوی کی پوری پوری پوری کرتے تھے۔
خدا تھی میں کامل اور ذہب و نعمتی میں بھی تھا۔ تمام لوگوں کو
ایک لئے سکھ رکھتے اور ہر ایک کے ساتھ سے بھائی کی طرح بیش اُنے

بن حسین (صحابی) سے یہ بات برداشت ہے جو مکنی اور بول اسکے زیر پیش
ہو کچھ کہ وہ یقیناً درست ہے مگر تم اپنی فروتوں اور یوں کو عصا بیوں کے
دھم کر کر پر انہیں چھوڑ دیتے، ایں الامت نے تیری خود و منکر کے بعد
میسا بیوں کو شہر بد کر دیتے کامشوڑ دیا، مسیح صفرت شریعتی نے
حضرت ابو عبیدہ رضیتے رہیوں کی ہمدردی کا بہاذ کر کے بات کات
دی۔

ماشی رسول کے دل میں دین کی لگن تھی، ان کو یہ کتب گمراحتا
کہر قتل خدا کی زبان میں پہنچ کے بعد یہی خدا کی بندگی رکبے، اس کی
دی ہموئی خدا کا نہیں کیا بعد یہی اس کا شکرا را دکرے، اُن لآخر فیصل
ہوا کہ میسا بیوں سے جو کچھ جزو اور خزان ہا آیا ہے واپس کرنا ہائے
حضرت ابو عبیدہ کی اپنی کتب کی گئی اور ان سے کہا گیا کہ تمہاری
خلافت کا معاون ہے اسے اپنے خدا یعنی مسلمانوں بیان کا حقیقی
رہا جو کوئی تمہاری نگہداشت سے حاصل نہیں، اس نے یہ کم تھیں والپس ہے
حضرت ابو عبیدہ کی اس حقیقی واقعی پسندیدی کا اثر پر اکابر میں کے لوگ
و معاذین باربار کردتے تھے اور یہ تھے خدا یعنی مسلمانوں بیان کا حقیقی
جب اسلام نوجیں اکٹھی ہو گئیں تو حضرت ابو عبیدہ اسٹے
اور اسے گیرا اثر پر اور ہر طرف علم بخواہت بلند ہو چکھے، حضرت
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ "هم مصلحت پر مجھ پہنچتے
مسلمانوں کے پیچے تھے سے روہیوں کی بہت بیوئی تھی اور ایک
تیری بھاری اکثریت کے ساتھ بر موك کے میدان میں ہمچل کر دیتے
ہیں۔"

جسیں تانی ایک رہی اقتداء مسلمانی طریقہ ہے یہ پنا تاکہ
مسلمانوں کے ساتھ گھٹکو کرے۔ شام ہو چکی تھی، سوڑی دیر بیداری
مغرب شروع ہوئی، اور مسلمان خدا کے حضور مسیح چپ چاہی خیست
پاندھے کہڑے ہوئے اور جس بارجہ پر خوف خدا طاری اور مسلمان
اُن طرح خدا کی حمادت کرئے ہوئے دلکھ کر دے بہت جیران بجا جب
ماندھم ہوئی تو جاہر حصے حضرت ابو عبیدہ کو خاطب کیا اور کہ مولانا
لکھے، جس میں ایک سوال حضرت میںی مولانا کے اعتماد کے متعلق
تھا، جو اس سے ہم حضرت ابو عبیدہ پرست میں کی، ایک پڑھی

اطاعت فحبت سخول

بمحضی اللہ علیہ السلام کی احتجت
مجبت، اور قدامت مغاری
جس آپ بہت آگئے تھے، جنگ بدر میں آپ نے اسلام کی خاطر
ایپنے باپ کو اپنے والوں ہوت کے گھاٹ اتا داد رسوان اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے ڈودا نت شہید کئے، ایک بار کسی جہاد
کے موقع پر حضرت مغربین الصالح اور آپ میر کسی بات پر اخلاقات
ہو گی تو آپ نے حضرت مغربین الصالح کی بات صرف اس لیے
مان لی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم جیل کر رہے تھے کی تاکید
غرضی تھی، اور پیر حضرت مغربین الصالح کو حق طب کرنے ہوئے
فرملا کہ میں نے تمہارا حکم نہیں مانتا ہے بلکہ اپنے رسول کی پروردی
کی ہے۔

رفح اپر قضا آپ تقدیر کے بڑے قائل تھے جسنا نہ
جیسے ملک شام میں طاہون کی وہاں بہت
بڑھ گئی اور لوگوں کے دل دہلتے لگے تو اس وقت مہماں صرف
آپ کی ایک ذات تھی جو رپنی حبیگ سے اُس سے مس زدھو کی اور
یہ سب صرف اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں جسنا
گھمنت فرمایا ہے۔

سادگی اسٹھ کی آئندہ ہواستہ بڑے بڑے جلیل القدر مجاہد
سادگی کے فرز رہائش پر افریکیاں ان کے خواتین والوں اور
بیل مسلکے ان کی زندگی میں تغیریں پیدا کر دیا، لوگوں میں اچھے اور
زرق برق لباس کا شوق پیدا ہو گیا۔

چنانچہ حضرت مغربی اللہ عزیز سفر شام کے موقع پر جب
سپاہیوں کو اس حالت میں دیکھ کر تو انہیں لکھریاں مارنا فرمایا تم لوگ
ایک عربی شان و شوکت کو اس قدر جلد بھول کے اور وہی مادرتیں
اتھی حبیلی اختیار کر لیں، مگر جب حضرت ابو عصیٰ کو دیکھا تو
انہیں اپنی برائی و ضعف قلعے میں پایا، ان کے جسم پر ہمواری میں ہنا مولیٰ
میں ہمواری اور نیٹی، جس کا کجا وہ ہمواری تھی کا ہوتا تھا۔

ایک وحدہ حضرت مغربی اللہ عزیز آپ کی جائے قیام پر
تشریف لائے، وہیکے کیا اس کریباں حدسے زیادہ مادرتی ہے
سامان راحت میں صرف تین چیزوں پر اپنے کے پاس تھے، تلوار
گھاٹ اور ادا نئی کا کجا وہ اُن کے ملا رہا آپ کے پاس کوئی سامان

اور نرمی سے گفتگو فرط تھے۔
ایشارہ و قسر بانی حضرت ابو عبیدہ گورنمنٹوں کی خاطر
اتھی منظور تھی کہ اپنا حق لگکر بخشن
دیتے تھے، اس سے زیادہ کوئی اور کیا قسر بانی کر سکتا ہے کہ
جب مستدل خلافت کے موقع پر حضرت ابو عبیدہ صدیق رضی اللہ عنہ
پر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت مغربی طرف کی طرف
اشارہ کرنے ہوئے لوگوں سے فرمایا، جسکو تمہارے معاشرے
یہ دوسرے گوہروں اور یہی سے جس کے ہاتھ پر جب ہمیشہ ہیئت کرو،
تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ذمہ دہ کرنے ہوئے اتنے کہ صدقیں اکب شر کی
موجو دیں اور کون خیوفہ ہو سکتے ہے، اور ہر حکیم کے ہاتھ پر
بیعت کر لی۔

شہیدت الہی آپ کے دل میں خدا کا خوف بہوت
زیادہ تھا، معمولی ہمواری و اقسام پر
ہرگز اثر کرنے اللہ کے قدر سے اکثر رہ یا کرنے تھے، اور ہر وقت
اس کی خوشی حاصل کرنے کی فکر نہیں رہتے۔

ایک وحدہ ایک شخص آپ کے مکان پر ملنے کی غرض سے
آیا، دیکھا کیا ہے کہ آپ بیٹھے ہوئے زار قطار دروس پر ہیں،
اس شخص نے تجھ سے پوچھا کہ اسے ابو عبیدہ بات کیا ہے
جو تم اس طبقہ رود ہے ہو، آپ نہیں جواب دیا کہ اپنا زبانی تھی اللہ
علیہ سلام مسلمانوں کی آئندہ خوش حالی اور فتح مددی کا ذکرہ فرماتے
ہوئے ہمہ سے فیض ہوئے تھے اور سرمایا تھا کہ اسے ابو عبیدہ الہی
تمہاری عمر اس وقت تک تمہارا ساتھی تھے تو یاد رکھنا تمہارے
لیئے صرف تین خلاں کافی ہوں گے، ایک علام تمہاری زادتہ
کے 2، دوسرا تمہاری اُل اولاد کے لئے اور تیسرا سفر میں تمہارا
خدمت کرنے کے لیے، اور اسی طرح تمہاری سواری کے لیے بھی میں
گھوڑے کا ہوں گے، مگر میں اس وقت تک دیکھ رہا ہوں کہ میرا
میر خادم و اوصیہ میں گھوڑوں سے بصر پڑا ہے، میں نہ رہا ہوں کہ
حضرت کو کیا مخدوم کھاؤں گا، اتنا نہ اس لیے تھا میں رہنے ہیں کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گردی ہے کجھے وہ شخص زیادہ ہمیشہ
چھے میں جس حالت میں چھوڑوں قیامت کے دروازے اسی حالت
میں پاؤں میکن میسرا ہے حال ہے۔

بھروسے۔

عہد کی پابندی

این الامت کو اسلام مسامات

[دہاری] کا برا خیال تھا اپنی فوجیں

مجنون سماں ہی کو دہی عزت ماحصل تھی جو تھے تھے سردار کو حاصل ہو سکتے ہے۔ اس حسگ اس داقر کو بھی بدلنا نہیں جاسکتا کہ ایک مرتبہ کسی مسلمان نے لپٹے دشمن کے کسی سپاہی کو پتھا دے دی تو حضرت عالم رضی اللہ عنہ نے اس کو سلیم نہیں کی، مگر جب معاملہ نہیں سالار ٹکر دھرست ابو عبیدہؓ کے ساتھ آتا تو اپنے فرمایا کہ تم اس کو پتھا دیتے ہیں کیونکہ ایک مسلمان کی ذمہ داری مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر ایک سپاہی سے ہے وحدہ کر لیا ہے تو سب کو یہ وحدہ پورا کرنا چاہیے۔

لکھ شام میں آپ کی رحمت و شفقت کا برا چھپا تھا ہر شخص اپنے اخلاق حسن سے یاد بر تھا۔ شامی صیاد بھی آپ کی اعتماد تھے مرد گز تھا۔ اور اسی سبب سے شام میں میڈیوں کو بنی ہوئی معاملات میں پوری پوری آزادی تھی، اور اپنے گروہوں میں ناقوس بھائیوں جتنے اشارہ کر کے کہا وہ دیکھو! جو شخص معمولی اور سادہ نہیں، میڈیوں سادھی دشمن قلعے میں فریش خاک پر بیٹھا ہے وہی ہمارا سردار ہے۔

آپ کی اس خاکساری امیر شریعت کا اس ساتھ پڑا شکار اپنے اس شکر کا سردار کون ہے میڈیوں کی اس ایجادے کی وجہ سے اخلاقی اجازت کو قانونی اور سادہ نہیں، میڈیوں سادھی دشمن قلعے میں فریش خاک پر بیٹھا ہے وہی ہمارا سردار ہے۔

آپ کی اس خاکساری امیر شریعت کا اس ساتھ پڑا شکار اپنے اس شکر کا سردار کیا گیا، اگر اس وقت احمد کی جگہ کوئی ہندی شاعر ہوتا تو اسے اختیار پیش پورا دیتا ہے۔

ایک بھی صفت میں بکھرے ہو گئے سردار دیوار نہ کوئی بستہ رہا اور نہ کوئی بستہ نہ اڑ

حضرت ابو عبیدہؓ کی اس لذتگی کو دیکھر حضرت عمر بن فرمادی عصیۃ کا شام اتم ضروریات کے مطابق سامان رکھ لیتے۔ انہوں نے جواب دیا امیر المؤمنین ہماری راحت کے لیے یہی سامان لائی ہے۔

این الامت کی خاکساری کا اندازہ اس سے لیا دو اور کیا ہوا کہ اپنے پادریوں کے سرداروں نے کبھی میشہ عزت کو پہنچا شان و شوکت کو کبھی پاس نہ پہنچا دیا، پہنچہ سادہ نہیں پہنچا معمولی غذا کی کمی، جس کی کمی دہی سفری شکریں آتا تو اسے جیش سردار کے پہنچانے میں وقت ہوتی اور حسیران دو کرپچہ تاکہ سہ دار کوں ہیں؟

جب آپ سپ سالا پا مظہر تھے تو فرح میں ایک روئی قاہرہ آیا، کیا دیکھا ہے کہ سب ایک بھرپور نگ میں ڈوبے ہیں، قاہرے نے بڑی کوشش کی کہ خود سردار کو پہنچانے سے مگر پتہ نہ چلا کہ کون لوگوں میں کون سردار ہے۔

آخر کا اس نے پوچھا کہ اس شکر کا سردار کون ہے میڈیوں جتنے اشارہ کر کے کہا وہ دیکھو! جو شخص معمولی اور سادہ نہیں، میڈیوں سادھی دشمن قلعے میں فریش خاک پر بیٹھا ہے وہی ہمارا سردار ہے۔

آپ کی اس خاکساری امیر شریعت کا اس ساتھ پڑا شکار اپنے اس شکر کا سردار کیا گیا، اگر اس وقت احمد کی جگہ کوئی ہندی شاعر ہوتا تو اسے اختیار پیش پورا دیتا ہے۔

ایک بھی صفت میں بکھرے ہو گئے سردار دیوار نہ کوئی بستہ رہا اور نہ کوئی بستہ نہ اڑ

سخاوت و فیاضی حضرت عالم رضی اللہ عنہ ایک بھی آپ سنتے ہو تو قسم میکرا جنی فرح میں تقسیم کردی اور اپنے یہ ایک کوڈی بھی نہ کی۔

اس داقر کی اطلاع جب حضرت عمر فاروق وضیع خون کو جوئی تو اسی سے فرمایا اب بھی مسلمانوں میں ایسے فیاض و فیض موجود ہیں جو اسلام کے نام پر سبب کوہ ستر بیان کر رہے ہیں اور اپنی فاستکیلی اللہ کے نام کے سوار اور پکی باتی نہیں

خدمات

علیکم سے بڑی بجت تھی، آپ نے خیل کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیارت میں کیا ہے، مسلمانوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جزو الوراء و اخراج رجوع کے لیے مکمل مقرر تشریف لے گئے تو ایں الامت حضرت ابو عبیدہؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ اسی سفر سے واپس آگرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفاتر پائی، آپ کی دفاتر کے بعد تیغہ تھی ساعدہ میں مخلاف کا جگہ تو شروع ہو گیا اسلام کے دھنوں نے اس کو منتسب تاچاہا تاکہ اس کے

ہو گئے اور شہنوں پر لوت پڑے۔ تھوڑی اسی دری میں کا فرشتست
کھا کر بھاگے اور رفسر کا چڑاغ ہمیشہ کے لئے بھاگ گیا۔

ایک بارین کے کچھ توک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور رضا کی کارتوں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کو چھلتے سامنے بھیج دیجئے تاکہ وہ ہمسلوگوں کو دین کی تسلیم اور
غیرہ اعلیٰ شان کے طریقہ بتلاتے، آپ نے این الامت سے فرمایا
کہ ان لوگوں سے ساتھ چلے جاؤ۔

مناقب

(س) شخص کی منقبت کا کیا کہنا جس نے
اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی خشودی
اور خوبی کی اطاعت میں گزار دی ہو، ابو حییہ کی شان میں خود
سے شروع اصلیۃ اللہ علیہ وسلم کا قول موجود ہے آپ فرماتے ہیں۔
لُكْلَنْ يَعْلَمُ أَمْيَنَ وَأَصْنَى أَبُو حَيَّةَ لَدَّاَهُ دِرْهَمٌ كَيْفَ يَنْهَا إِكْبَرَ
وَمِنْ تَعَادَ ذَرْمَسَ كَيْفَ يَنْهَا إِبْرَاهِيمَ وَمِنْ الدِّعَيْدَةَ وَمِنْ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارہا اپ کو یاً اُخْنَی دے
بحافی، لہکر خطب کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سفر شام
سے لوئے تو لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور ان کو فضیحتیں کیں
اس کے بعد پوچھا تھا اس کی کہاں ہے، لوگوں نے تھبب سے پوچھا
کون بھائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مولانا عبد
ایک مرتبہ فرازی روق بخط رضی اللہ عنہ نے اپنے احباب کو
خطب کیا اور فسر ما یا کتم توک اپنی ولی مراویں مانگو، ایک شخص نے
کہا ہے چاہت ہوں کہ میرا مگر ہوئے ہے بھر جائے اور پھر میرا اس کا اللہ
 تعالیٰ کے نام پر سر شکر کر دوں، دوسرا نے کہا ہے جا ہتا ہوں
کہ میرا مگر قیمتی جواہرات سے بھر جائے تاکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی ماہ میں
صدقة کر دوں، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ جس چاہتا ہوں کہ میرا مگر ای صیدیدہ ہے اس کو اسے لوگوں سے
بعد مانتے سمجھان اللہ سبحان اللہ۔

آپ ہی کی وہ مہرباک ذات سے جسے بارگا و رسالت سے
ایں الامت کا القب عطا ہوا تھا۔ اور جس کے ہاتھے جسیں حضرت
حضرت فرقہ رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا کہ
اگرچہ ابو صیدیدہ زندہ ہوتے تو ہیں ان کو اپنا جاتشین بنانا اور
ظافت کی ذمہ داری الجینا سے ان کے سپرد کر دیتا۔

زریعہ مسلمانوں کی طاقت فتح کر دیں، لیکن اللہ کے نیک بندوں
نے اس چکروں کو ان کی آن میں چکا دیا، اس چکروں کی چکانے
میں سب سے بڑی ادا تھا العصیہ و خیال اللہ عنہ کا تھا۔

شایع جنگوں میں آپ سپر سلا رخت ہوئے، دشمن کی
فعی آپ کی کوششوں سے ہوتی مقام فیل میں شہنوں کے سخت
ترین مصلوں کا مقابلہ کر کے اسلامی شان آپ نے باقی رکھی
محض کی فتح کا سہرہ اپنے سر زبانہ لاد قیصرہ مقام پر جھوٹا
و شہزاد اسلام نے پوری جو چرخہ اسلام کے چڑاغ کو جل کرنے کی
کوشش کی تھی، مگر این الامت نے وہاں بھی موقع پر لمحہ کران کی
برستی ہوئی طاقتوں کا خاتمه کر دیا، اور اس کو فتح کر کے اسلامی
زندگی کے ایک نیا زمانہ بنادیا، اسی پر اس نہیں کیا بلکہ
دھیر سے دھیر سے اسے گلے ہوتے رہے اور مختلف مقامات کو
زیر دوزر کرتے ہوئے بیت المقدس پہنچنے لگا جہاں ایک
عوامیہ حضرت مغربین العاصمی رضی اللہ عنہ سے سالاری کے
فرائض انجام دے رہے تھے، اور بیت المقدس کا حماصرہ کیتے
ہوئے تھے، این الامت کے دہان کمیتے ہی مسیائیوں میں
کھبلی شیعی اور حب و دیکھا کو کوئی سبارة کا رہنمی ہے تو فوج اور بندی
کا بہادر کر کے صلح کی درخواست پیش کر دی اور مطالعہ کیا کہ
اگر خلیفہ وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوائد شریف کا کمیل نامہ پر
و تخلیک کریں تو ہم ہمارا قابل دیں، آپ نے مسیائیوں کے اس مطالعہ
کو مان لیا اور خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلو ایجاد، آپ
تشریف لائے اور صلح نامہ پر دستخط کر دیئے، حب و دلوں
فریقوں میں بیوی ہوئی تو اپنے بیت المقدس پر قبضہ کیا مسلمانوں
کا پیغمبر مسیح اور افسوس رومیوں کی آنکھوں میں ٹکٹکے رکھا، آخری مرتبہ
پر مسلمانوں کو جنگ کی دعوت دی، حب ہر طرف سے جنگی
سماں کرچکے اور جنگ سے مدد حاصل کرچکے تو بغاوست کر دی
لیکن حضرت عمر صیدیدہ رضی اللہ عنہ کی موقعہ سنشاہی کی داد دیکھی
کہ فوج اور جمع کسے رومیوں کے مقابلہ میں گفتگے اور دیگر
جانشناہیں خضرت فرقہ رضی اللہ عنہ کو ناک
مالت کی اطاعت دی، امیر المؤمنین نے خبر کشی کیے ہی ایک بہت
نیئی فوج مدد کے لئے بھی، فوج کو دیکھ کر حضرت ابو صیدیدہ خوش

تاجیر و مکفین حضرت معاذ بن جبل نے ان کو سپر،
غاک کیا اور لوگوں کو مخاطب کرتے
ہوئے کہا مسیکر دستور ۲۱ نومبر میں سے ایک ایسا شخص اگلے
کردار گایا ہے کہ فدائی قسم اس سے زمادہ صاف دل، پس کہیز
ادیبوں کی قدر رہائی دالا، باحیا اور برقیق خدا سے فیر خواہی
کو خیر الاصح بھی نہیں دیکھا، بس جو کو الش تعالیٰ سے ان کے
میئے رحم و مغفرت کی دعا کرنی چاہیئے۔

وفات کے وقت، شاون سال کی عمر تی
اس تصوری سی مدت میں اپنا نے جو کارنٹے اپاہادی
ہیں وہ حیرت انگریزیں۔

إِنَّ اللَّهَ فِرَاتٌ إِلَكُّيْتُ وَ تَأْجُّعُونَ
ہم اثر کے لئے ہیں اور وہی کی طرف نہیں رہتے ہیں

وقات حابیہؒ کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ طاعون
میں بیتلہ ہوسے جب مرض کی متاثر ہوتی گئی
 تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جوان کے سلامی بھائی تھے
 بلا بھا، جب حضرت معاذؑ کے قوان کو آپ سے اپنا جانشیں
 بتا یا اور لوگوں کو جمع کر کے ایک پر اثر لتسدیر کی، تقریر کے
 الفاظ اپنے تھے:-

مسیکر دستور اے مرض خدا کی رحمت ہے پہنچی بھی بہت
شکو کا راس مرض میں وفات پا چکے ہیں اور اب ابو عبیدہ کو بھی لپٹے
رسکے ہی کی جھٹکے ملدا رہے۔

جب اس کا وقت فریب آتا تو حضرت ابو عبیدہ نے
اپنے اسلامی بھائی معاذ بن جبل کو بلا کر رامست کا حکم دیا، اور
مانان تم ہوئی ادھرا سلام کا سچا فدائی فرش خاک پر رانجی راحت
گی نہیں سو گیا اور اپنے رسکے جا ملا، ہٹا کر کا دفعہ۔

خون کی خرابی

آج کل خون کی خرابی کی دو اقسام ہو رہیں اس کا سب سے بڑا سبب خون کی خرابی ہے
دودھ کی ملنگی میں اور دھمامہ میں اس کی کمی جنک پر سمجھوئی ہوئی ہے۔ میں
کہ آج کل اس میں ہر دو پہلی ہی مرتکب ہے اس لئے سوچ کی تہیلہ کہنا ہے۔

صاف



کارخانوں کی چوری پسیوں کا بغاہر جلوں سر ہم کی ضرور ہے۔ یہ کبھی تکھنیلی کے نتائج
کے آپ نے فرمادا کہ خون کی خرابی مکمل کیا تھا جن نہیں حالانکہ خروج کو دیکھا
او رخفات یا خون پیدا کیا ہے۔ قیمت لی بیشتری ہوندی کہ روزہ
خون۔ پھر وہ پسیوں اور غلط طرز کی کشیدگی و اس استعمال کے نتائج
بکار رہ جمیں۔



Hundaiqa
DAWAKHANA (INDIA) LTD DELHI

ہمد روڈ و اخاء (رقم)
(روہی)

یہ علامہ محقق اقبال میں جگہ مل کر اور وہ قرآن مجید ایک ساتھ
بیانِ امراض شائع کیا گیا ہے، اب جو حکما اہل علم ہیں کیا وہ جسم ہے، باخیر حضرات سے پورا شدہ نہیں، آپ کی تحقیق
 بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد و میکہ مسند کتب احادیث سے مشتبہ کئے ہوئے وہی احکام کا فکر سنتے ہے۔ جو
 کوہہ میں دریا کے مراد فس سے، کم تعلیم یا فتویٰ اور زیادہ پڑھنے کے دلوں اس سببیت کتاب سے برادر ظانہ
 اٹھا سکتے ہیں، قیمتِ مجلد احمد روپے۔

تیصلک کرن مناظر

انہم اللہ انسا منظور نعمانی

دیوبندیت اور بربوتیت کے دہیان
 ایک حرکت الائچا کام مردہ کا دودھ پانی
 کا پانی، وہ واضح اور کتن لارج کچکو حق
 باطل کے امتیاز میں کوئی رین دشک
 یا قی خوبیں رہتا، صفات عتیق، قیمت
 ایک روپیہ۔

(مبدہی)



صبح السالکین

شریعت و طریقت کی تفصیلات، تحریات و
 سلاسل، مناجات، دعائیف، ادکار اور حجیبات
 احباب، خانیں اور نبیین، قیمت، ہمنز
 (بلند درود پرے چارہ آئے)

اور درجمانی و اذکار سیحانی

قرآن و حدیث سے مستنبط و قطیق، الفاظ کے
 اثرات و خواص، ذات صفات کی تشریع و توثیق جی تریں
 تعلیمات اوقات، اور طریقی، قیمت صرف دس لکھ۔

امام اعظم ابوحنیفہ کی مفضل ہوئی حیات

سیرۃ الشمان

صلافون کی اکثریت امام ابوحنیفہ کی پیرہ
 ہے تکن کم وگ ہیں جو دین کے اس
 بلال جیل کی سوالی نجیات دافت ہوں
 سیرۃ الشمان اسی کی کپڑا کرنی جو اسیں
 آپ کی زندگی کے مفضل حالات اور تخت
 ایمان و فروذ و اعیاث اور بجزیاں کچھ
 کو انفع کے لگے ہیں۔

قیمت درود پرے (نقدتین روپیہ)



تقریر ولپذیر

مولانا محمد فیض احمدزادہ اللہ علیہ کی وہ شہرہ اتفاقی کتاب جو وہ مسنک نایاب ہی
 اور با خودی مخالف و حکایات متعلقہ برکات درود و شریف کے خوبی
 کا مطالعہ کرئے تو اس کیلئے آپ کا ہمیشہ خوبی پانیش اور مصلحت کی اعتمادی
 تعارف نہیں، تقریر ولپذیر میں آپ اسلام کی حقانیت کو دیکھا کے تھا جو اس کی
 مقابوں میں برقی کی اول لمحہ تھی، اس طرح ثابت کیا ہے کہ محنت سے محنت
 دشمن اسلام کی اگست بندان میں پیروی نہیں رہ سکتا، اگر یہ کتاب ایک تھانی
 تھی تو جیسا کہ مسلمانوں کیلئے یہ برت مخفی ہو گا، قیمت آئیے (بلند درود)

ہب قت النیسم دارہ

فضل اول آئی، فضل دو درود شریف، درود شریف کے خوبی
 اور با خودی مخالف و حکایات متعلقہ برکات درود اور اس احکام اور درود
 خاص اوقات، خاص مقامات، لھکات درود و اسلام، درود
 شریف برائے زیارت، حدیث و آثار کی روشنی، درود شریف
 تفسیلی کلام، حضرت مولانا افراد میں سچے اولادیں اور حفظت میں سچے
 صاحب سایقی صدقی خارطی و بیانی اس کتاب کی بہت تعریف
 فرمائی ہے جو شروع میں درج ہے، قیمت صد (بلند درود)

بخاری شریف اردو مکمل

بخاری مکمل ہمیں علم ہے اسح اکٹاب بعد کتاب اللہ (قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب) بخاری شریف کا اتنا مکمل اور دو ترجیح آجک شائع نہیں ہوا تھا بلکہ اور نہایت بارک کوش ہے وہ اسح الطالع کو راجح نہ کی چیز، امام بخاری کی صحیح کردہ ۲۷۶ حدیثوں کا سلسلہ اور اس میں اعتماد ترجیح پاکیسو طباعت و کتابت سے اسچے صفید کاغذ پر اپنے مکتبہ تکنی دیوبند سے حاصل کر سکتے ہیں، یعنی حکوم پر مشتمل ہے جن کی جگہ قیمت صرف چھڑائیں رہ سکے ہے۔ محمد عجمولی درین جزو ستائیں روپے، مجدد بخاری درین جزو تیسکل روپے، ہر حصہ اکٹاب بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ فوراً پر تجیت ہو گی (بلکہ پختہ گیارہ روپے)

موطا امام مالک متنستم (عربی متن اردو)

”موطا امام مالک“ احادیث نبوی کا وہ تبیش بہدا ذخیرہ ہے جو کو سالہاں امام مالک نے ہر کسوٹی پر پھکرا پڑی صحیح کردہ احادیث سے انتخاب فرمائے مسلمانان عالم کیلئے مرتب کیا، کتاب اصل عربی با اعراب اور اس کے مقابل اور دو ترجیح از علامہ وحید الزماں میں ضروری فائدہ، اس بندگی کیسا تعلیم ہوئی ہے کہ آجک اسکی طباعت و کتابت کا حق امام نہ رہا ہے، صفات علیہ کا خدا اعلیٰ گلزار، بدیہی ملابجد بارہ روپے، مجدد عجمولی تیرہ روپے (مجدد پختہ چودہ روپے)

مشکوہ شریف (اردو)

چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا میش پہدا ذخیرہ یعنی حدیث کی گلبارہ کتابوں بخاری، مسلم، ترمذی اور داود، این ماجر نامی، مسن امام احمد، مسن امام مالک، امام شافعی، یعنی اور وارثی کا عطر۔ اس کتاب میں مشکوہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجیح ضروری تشرییات کی گیا ہے اور عاشی پر بھی جتو نات قائم کرنے گئی ہیں دو جلدیں میں کامل ہے، کا خدا اعلیٰ گلزار، کامل بدیہی ملابجد سولہ روپے اور جلد کریم اخخارہ روپے (فقدر اعلیٰ جیسیں روپے)

ترمذی شریف (اردو)

بخاری و موطا امام مالک کے بعد اس صحیح ستر کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا بھی اور دو ترجیح چھپ کر تیار رہ گیا ہے، صفید تمریز کا خذ تقییں طباعت و کتابت - حصہ اول مخدوس روپے، حصہ دوم پرسیں میں ہے۔

مذکور کا پتہج مکتبہ بخاری دیوبند ضلع سہا نپور (دہلی)

قادیانی دعوت کی حقیقت

فقرہ بہرائی

حکم اُس کو دیا جاتے تو سنا اتنا وہ اجنبی ہے کہ حکم کا مطلب اُنہیں عرض
من درجہ پورا احادیث صحیح مسلم سے ہے جو اُس کی تھی ہیں جن کو مطلع
ہے آپ پر عذیز ہو گا کہ رسالت آپ صلحہ نے امرت مسلم کو ایک
جماعت بن کر رہئے اور اتنا رہے بچے اور سماحت و اطاعت سے
کوئی ذکر نہیں تھی خاص تکمیل فرمائی ہے تاکہ امت مسلم میں اتحاد قائم
رسہ اس سے ظاہر ہو گے ہر اُس دعاست کو بند کر دیا گیا ہے جس سے
افتراق و بھوٹ پیدا ہو۔ اور کوئی تضمیں و فرقہ والیت کا باعث ہو
یہ کیوں اور کس لئے تو اس مسلم میں حضور نے کہہ کر کہ گذشتہ اُم
خواہ حاکم باقی پاؤں کشا ہو۔ مسلم کتاب الامارہ اذ الودر

(۱) حضور نے ارشاد فرمایا ہی اسرائیل کی سیاست ان کے پیغام بر
قائم بحق تھے۔ ایک بھی کوئی فقات کے بعد دوسرا نبی اُس کا جا جائش ہتا
ہے۔ لیکن میرے بعد کوئی بھی نہیں بلکہ خلفاء ہوں گے اور بیہت ہو گئے
محاذیوں کی طرف کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا ترتیب دالیکے
دیگرے کی بیویت پوری کرنا اور ان کا حق ادا کرنا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ
نے جو نبہا شت اُن کے پردہ کی ہے اُس کی باز پر س وہ اُنستے کریں۔
مسلم کتاب الامارہ اذ الودر

(۲) میرے پارے رسول نے مجھے بصیرت کی تھی سنا احمد انس
خواہ حاکم باقی پاؤں کشا ہو۔ مسلم کتاب الامارہ اذ الودر

(۳) جیب زید بن معاویہ کے زمانہ میں حرب کا واقعہ ہوا۔ تو حضرت
عبد اللہ بن عوف عبد اللہ بن عوف کے پاس تشریف لائے این طبقے نے
فرمایا ابو عبد الرحمن کے لئے ایک گدیلہ ڈال دا بین عمر نے فرمایا میں
تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ ایک حدیث منانے
کے لئے آیا ہوں۔ میں نے حضور سے سنائے۔ حضور فرمائے تھے جس سے
اطاعت سے باقی آٹھا یا۔ قیامت کے دن خدا کے سامنے جائی کا
تو اُس کے پاس کوئی ویلی نہ ہو گی۔ اور جو شخص ایسی حالت میں مر گیا
کہ اُس کی گزرن بیعت سے آزاد ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(۴) رسول پاک نے فرمایا جو شخص اطاعت سے خارج ہو گی اور جو
سے اُس نے عبور کی اختیار کی اور عبور کی تو اُس کی موت جاہلیت کی
موت ہو گی۔ مسلم کتاب الامارہ اذ الودر

(۵) حضور نے فرمایا اسلام اور حب خداست نافرستہ سنا اور مانا
داجب ہے بشرطیکہ حاکم اُس کو صیحت کا حکم زدے اگر صیحت کا

(ترجمہ) جو شخص اپنے زمانہ کے امام کی پیچاں نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت ہے گا۔

(۲۳) مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ إِيمَانٍ مَاتَ مِيتَةً حَاجِلَيْهُ وَمَنْ تَزَعَّ
بِيَدِيٍّ مِنْ طَائِفَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يُجْنَدَلُنَا (الہادی)

(ترجمہ) جو شخص بغیر امام کے سریگاہہ جاہلیت کی موت مرتے گا جس نے اطا عالمہ دیوبندی میرے باقاعدہ خالیا تو بر و ذوقیات خلائق کے سامنے اپنے اس غسل کی کوئی دلیل پیش نہ کر سکے گا۔

(۲۴) مَنْ مَاتَ وَلِيَّنَ فِي عَوْنَىٰ بِيَعْدِ مَاتِ مِيتَةً حَاجِلَيْهُ
(ترجمہ) جو کوئی شخص بھی مرے گا اس کی گردی میں حلقوں سیست نہ ہو
کہ جامائے گا کہ وہ جاہلیت کی موت مرتے گا۔

من روحہ صدر احادیث میں جس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے
در اصل وہ امام اسلامیں خلیفہ وقت کی شامخا اور اس کی احاطت کے
لئے درستہ کی تاکید ہے۔ جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے یعنی یہ حکم
ذینہ کا مقصد اور اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ است محلہ میں یک جیہی
درگزیت تمام ہے اگر آپ ان احادیث کا چارہ پیش کر دے احادیث
کو صافت رکھ کر جائزہ میں مکے تو اپنے کی کچھ مدد ملائی تائی کے کسان
یہ بات آجاتے ہی گی کہ ان مبارک اکاں میں بھی وہی مقصد کا فرض ہے

جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ چارہ پیش کر دے یہی حدیث میں
جنی اسرائیلیں کی سیاست کا ذکر کرے گیا۔ فرمائے ہوئے اس امر کی تو ضیوع
فرانسی گئی ہے کہ تھی اسرائیل کا انقلام مکرانی کیے بعد دیگر نسلیں بجا
ٹھیک اسلام کے باقاعدوں میں رہ چکے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں پڑھنے
میرے بعد میری امت کا انظام حکومت خلق امار کے ہاتھوں میں ہو گا۔

پس خلق امار سے اختلاف نہ کرو ویجت کا حق ادا کرے دہم۔ اس میں
اگر ایک طرف بیوت کی نفعی کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ میرے بعد
کوئی نبی نہ ہو گا تو دوسری طرف اس امر کی بھی تو ضیوع فرادی کی گئی ہے
کہ یہ کام میری امت کے خلق امار کے ہاتھوں میں ہو گا۔ چنانچہ اس
سلطنتیں ایکیں تو آپ نے سیدنا ابو بکرؓ کی مثال اور ایم ہدایہ اسلام
کی سی اور سیدنا عاصہؓ کی مثال مولیے مولیہ اسلام کی سی فرمائیں اس کی
تصدیق فرادی ہے تو کہیں آپ نے تھی طور پر اس امر کی تو ضیوع فرادی
ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ البته دھرت و بخشیوں میں اور اس امت
کے صلاح و فلاح کی ذمہ داری میری امت کے علماء و مسلمانوں کو دشی پر

بروز قیامت تباہی کوئی دلیل نہیں ہے اس راہ کو کہتاً سدود کر دوا
گیا کہ جماعت کا کوئی فوجی اختلاف کر کے پھر وہ کی راہ پر چل سکے
پھر بیان یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ مدرسہ صدر احادیث میں جو
حقائق کو بیان فرمایا گیا ہے اسی مقصد و معنی دو مفہوم کو لے ہوئے
الاظاہ کے روڈیل کے ساتھ کمی احادیث آپ کو میں گی۔ یعنی کمی اوری
نے اس خصوصی میں ایک جامع حدیث بیان فرمائی ہے۔ تو کمی راوی
حدیث نے حدیث کے ایک بھی نکٹے کو بیان کیا ہے تو پھر کسی نے خلیفہ
کلام لایا ہے تو کمی نے امام یا امیر کا فقط استعمال کیا ہے۔ الفرض تفرق
نے عبتوں کے ساتھ ایک بھی بات کو بیان کیا گیا ہے در اصل یہ سب
اذوالا ممزون شکمؓ کی تضییر و تصریح ہے جس میں باری تعالیٰ نے اپنی اور
پیغمبر رسولؐ کی اولاد صاحب امر کی اطاعت کا آئکیدی حکم دیا ہے جیسا کہ
ذیل کی حدیث قدسی بھی اس کی تائید کر تی ہے۔

أَنَا أَمْرَكُ مُؤْمِنِي إِنَّهُ أَمْرٌ فِي الْعِنْدِ الْجَمَاعَةِ فَلَا يَنْهَا
فَالْجَمَاعَةُ كَلَّا تَنْهِيَهُ فَلَا يَنْهَا فَإِنْ يَنْهَا فَلَا يَنْهَا إِنَّهُ مَنْ خَرَجَ
مِنَ الْجَمَاعَةِ فَلَمْ يَشْرِكْ فَكَدْ خَلَمْ رَبَّهُ الْوَسْطَىٰ هُوَ مَنْ
نَهَىٰهُ لَا أَنْ يَرَا حَمْرَةً وَمَنْ دَعَهُ بِالْغَرَبِيِّ حَاجِلَيْهُ الْمَوْ
مِنْ جَنَاحِيِّ جَهَنَّمَ فَلَمَّا يَا سَرْشُوْنَ اللَّهُمَّ إِنَّنِي مَنْ
قَالَ رَأَيْتَ صَاحِمَ وَصَلِّ وَسَرْهَمَ إِنَّهُ مَنْسُونٌ

(ترجمہ) میں تم کو پا چکے ہاتھ مکالم دیتا ہوں جس کا اللہ کے مجھے حکم دیا ہے
جماعت، سماحت، اطاعت، بھروسہ اور اللہ کی راہ میں جہاد۔ لقین
رکھو کہ جماعت سے ایک باشندہ بھی باہر ہو تو اس نے گویا
اسہ کا حلقة اپنی گرد سے نکال دیا۔ اور جس نے اسلام کی جماعتی نسلی
کی جگہ جاہلیت کی کے اصولی کی طرف لایا تو اس کا لھکا ہاتھ ہم ہے تو وہ
نے عرض کیا۔ کیا ایسا شخص جیہی ہو گا اگر پر کردہ درختا ناز پڑھتے
ہو۔ جھنور نے فرمایا۔ ہاں اگرچہ کوہ درختا ہو۔ ناز پڑھتا ہو۔
اور اپنے زعم میں وہ اپنے کو سلطان کہتا ہو۔ «احلا العالم العار لا شری»

اس کے بعد ہم آپ کو قادریاں فریب کیا ہے
 قادریاں فریب بتلائیں سے۔ لاحظہ ہو قادریاں دعویٰ کا آغاز
ذیل کی احادیث سے ہوتا ہے۔

(۱) مَنْ لَمْ يَعْوَدْ إِمَامَ شَرْعَانِ فَقَدْ مَاتَ مِيتَةً حَاجِلَيْهُ
حَاجِلَيْهُ (الہادی)

سہی گی۔ چنانچہ اس امت کی تیرہ سال تاریخ اس امریکی شاہی ہے کہ مسلم آج تک اسٹریٹ سلسلہ میں دعوت و تبلیغ کا کام چلتا رہا۔ اور اس نے جل رہا ہے اور انھیں بنیادوں پر تایا امت چلتا رہے گا۔

جب اپنے چاری پیشی کردہ حدیث نسبت پر نظر ڈالیں گے تو آپ پر ظاہر ہو گا کہ قادیانی دعوت میں مذکورہ حدیث نسبت پر
اُسی ایک حدیث کے دو حصوں میں جن کو علیحدہ علیحدہ روایت کیا گیا ہے۔ اور یہ حدیث اُس وقت روایت کی کوئی سبب نہیں ہے جب کہ اتعجز ہو چکا تھا۔ پس اس سلسلے میں اس واقعہ کو بھی پہنچ نظر لکھنا ضروری ہے جو کہ اس حدیث میں واقعہ حرب کا تذکرہ ہے اور اتعجز کا تسلیم خلافت بزید سے ہے۔ چونکہ ایمان مذکونے بزید کی بیعت کی انکار کردار بھائیوں کی سر کوبی کے نئے سلمیں عقبی کی قیادت میں بزیدی فوج نے مدینہ مسوارہ پر چڑھائی کر کے بمقام حربہ پڑا اُذالۃ پھر اس کے بعد کیا ہوا۔ اُس کا تذکرہ یہاں غیر ضروری بحث ہے جوستے یہ بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ یہ داعی بیعت بزید سے انکار کر دیا تو اُن کی اصلاح کے اہل مدینہ نے جب بیعت بزید سے انکار کر دیا تو اُن کی اصلاح کے لئے میدتا این عمر نے حضور کے اس حکم کو سننا کہ شرح صدر کے ساتھ اطاعت خلیفہ کا مشورہ دیا تھا۔ ملاحظہ ہو دیں گی روایات میں اُن اس بیان کی تائید ہوتی ہے۔ اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی اہمیت کا انکار بھی ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا امریکی امت میں ۳۰ جمومیت ہو چکی ہوں گے اور ان کا زخم یہ ہو گا کہ میں خدا کا بھی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں گے بعد کوئی دسمی تم کلاغی نہ ہو گا۔ امریکی امت میں جیش ایک گروہ ہی پر پڑ گا اور غالب ہے گا۔ اُس کے خلاف اُس کو ضرر نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ قیامت آجاتے گی۔

مندرجہ صدر حدیث میں پہلے اس امریکی توجیح ہے کہ میری بیت میں قیامت نگہ ہے کا ذرا بہتر ہوتے ہیں۔ میرے بعد کوئی بھی نہیں۔ دعوت کا مامکن ہیں آخری بھی ہوں۔ میرے بعد کوئی بھی نہیں۔ دعوت کام میری امت کے حق پرست گروہ کے ہاتھیں ہو گا جو ہیشہ میں کاڑیت کر مقابلہ کرے گا۔ حضور کے اس بیان کے اندر جزوی اعتباً سے ایک اہم مقصود کا ذریعہ ہے وہ یہ کہ جس طرح اطاعت امریکے سلسلہ میں ساخت کا پنی طاقت کے طالبان افراد رہا ہوں۔ (بخاری کتاب الحکام)
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے تھے کہ انھوں نے عبد الملک بن مردان کو (جو اُس وقت کا حاکم تھا) اُس کی بیعت کے سلسلہ میں کھا کر میں سنت اللہ اور سنت رسول کے مطابق سنت اور اطاعت کرنے کا اپنی طاقت کے طالبان افراد رہا ہوں۔ (بخاری کتاب الحکام)
میسا کہ ہم نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے الفاظ کی المشکل پھر یا رد وہیں سے اُس کی حقیقت پہلے نہیں ملتی۔ فلام احمد قادیانی اور

موسوف کے تبعین کا نشانہ باعثوم قرآن عظیم کی یا تو آیت مشاہدہ میں یا اسی حدیث کی دروغ یا بخدا سے مکشہ ہیں وہ الفاظ کی تعبیر و درج کئے گئے ہوں۔ اگر آپ قرآن عظیم کی تلاوت فرمائیں گے تو آپ پر وہ ہو گا کہ فائدہ الائمه شیعیین فی تفسیر شیعیین میں اشارہ کیا گئی ہے کہ مصدق ایقانیکاہر آج یہی قوم نظر آتے گی۔ زمان حقائق کو سلسلہ رکھ کر جب آپ دعوت قادیانی کا جاگیر ہیں گے تو آپ پر ایسا سی ریزب محل جاتے گا اور بالکل ایک ایسا ہمہ کے پیش قیامت آشکارا ہو جائے گی۔ اور آپ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ غلام احمد قادیانی کے امام وقت ہونے کا اذ عالم ایک محلہ ہو ازبیب ہے ایسا بیشہ جھوٹ۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔

تجدد دین اور غلام احمد دیانتی | اس کے بعد اور ایک دفعہ
کو حدیث کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے کہ ہر حدیث کے سارے پریلیک مجدد پیدا ہوتا ہے۔ جس کی خبر سالت ایک صلح نے دی ہے۔ قبل اس کے کہ اس عصوں میں قادیانی حضرات کی بھیش کی ہوتی دلیل کو دیکھیں ہم اپنے کے ساتھ فیصل کی حدیث کو رکھنا ضروری بحث ہیں۔ جو علم، الہاد و دادہ ترددی و غیرہ بھنسے روایت کی ہے۔

حضور نے فرمایا امریکی امت میں ۳۰ جمومیت ہو چکی ہوں گے اور ان کا زخم یہ ہو گا کہ میں خدا کا بھی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں گے بعد کوئی دسمی تم کلاغی نہ ہو گا۔ امریکی امت میں جیش ایک گروہ ہی پر پڑ گا اور غالب ہے گا۔ اُس کے خلاف اُس کو ضرر نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ قیامت آجاتے گی۔

مندرجہ صدر حدیث میں پہلے اس امریکی توجیح ہے کہ میری بیت میں قیامت نگہ ہے کا ذرا بہتر ہوتے ہیں۔

حالانکہ میں آخری بھی ہوں۔ میرے بعد کوئی بھی نہیں۔ دعوت کام میری امت کے حق پرست گروہ کے ہاتھیں ہو گا جو ہیشہ میں کاڑیت کر مقابلہ کرے گا۔ حضور کے اس بیان کے اندر جزوی اعتباً سے ایک اہم مقصود کا ذریعہ ہے وہ یہ کہ جس طرح اطاعت امریکے سلسلہ میں ساخت تاکیدی حکمرانے کے طالبان کو پا مند اطاعت کر دیا گی۔ پھر اس کے بعد اس مذکورہ کہیں کوئی خلیفہ وقت اپنے اعزاز و قارہ بی کو مدد محسوس کر کے دعویٰ نہیں ہوتا کہ یہی۔ بتوت کی صورتی فتحی کردی گئی اسی طرح

طہارہ حل کا تذکرہ فرماتے ہوئے کا ذب میجان نبوت کا تذکرہ بھی کروادا
دور اس بحر کی طفیلی کو دی گئی کہ کوئی بلجنے اصلحی اپنی تسلی کامیابیں
کے پیش نظر خود عین خوبت مذکور ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد فانی نے کہا
ہے۔ اور قرآنی بھی فرشتوں کی بحث پیدا کر کے سادہ لوح مسلمانوں
کو فرمی دیا جا رہا ہے۔ اب آئیے دیکھیں قادیانی حضرات نے جس
حدیث کو پیش کر کے غلام احمد قادیانی کو مدد ثابت کرنے کی پیشہ کی
ہے۔ کہا شد کہ صلیت و رحمت ہے، لا احتیج۔

إن الشهادات دينها۔

در ترجیب ابے شک اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سری ہر یک
شخص کو پیدا کرے گا جو اُس صدی میں دین کی تجدید کرے گا
مندرجہ حدیث کا بخیر صفات

ہذا بالکل یقینی ہے جب اپنے ہماری
پیش کردہ حدیث (جس میں جبکہ

اگر اب رمضان کے مبارک چہیز سے زیادہ سے زیادہ
برکت و ثواب حاصل کرنا چاہتے ہیں تو "فضائلِ رمضان" ضرور
ہوتے طاغوتی چہاں سیوں کا
سلاخون پڑتا ہے۔ اس میں شب قدر، اعتکاف، روزہ اور
دیگر متعلقہ گوشوں پر لستہ ان حدیث کی روشنی میں نہایت
سہروجاس آفریں کر جی چکے
ہیں تو بعض شل اہمیت اسی میں اپنے
آپ کو تجدید دیا جاوے دین کے
لئے ہے۔

قیمت صرف با رہ آئے (۱۲)

صلتے کا مبتہ

مکتبہ محلی دیوبند (ریڈی) روش کی طرح برحقیقت دلائی ہو جائیں
کہ تجدید دین اور اصلاح انت کا کامی
لے کر آئٹھے والے سب میجان کا ذب ہوں گے۔

حل پرست ایک گروہ چوکا جو ہیئتہ باطن کا مقابلہ کرتا رہے گا۔
ظاہر ہے کہ ہر زمان میں ایک حل پرست گروہ کا ایک تفاصیل ہو گا جو اُس
زمان کے تقاضوں کو دینی ارشادی میں پورا کرنے کی صلاحیت ملے کر پیدا
ہو گا۔ یہی مدد و کھلا سکتا۔ مگر یاد رہے کہ یہ بھی میں امام زمان ہونے کا
دوہی کرسنگاہ مجدد وقت ہونے کا لفڑہ لکھتا گا۔ ابتداءً اُس کے بعد
آنے والے اس کو مدد دانے پر چیز ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ
اس حدیث مدارک میں جھوٹے میجان نبوت کے ساتھ میں پرست
گروہ کا تذکرہ بھی فراہم گیا ہے۔ تاکہ ایک طرف جھوٹے میجان نبوت
کی تکذیب ہو جائے۔ اور دوسری طرف صلحاء امت کی توفیق جس کی

فضائلِ رمضان

صلتے کا مبتہ

آپ کو تجدید دیا جاوے دین کے
لئے ہذا بالکل یقینی ہے جب اپنے ہماری
پیش کردہ حدیث (جس میں جبکہ

خوبی نہ ہے کہ انبیاء و ملیکوں اسلام
کی بحث کا مقصد ہی رہا ہے کہ وہ
طاہرتوں کی اماعت سے بچیں اور انسانیت

کو بھی طاغوتی اقدار سے نکال کر خدا تعالیٰ اقدار میں
 داخل ہو جو دکریں۔ چنانچہ آپ کے سامنے انبیاء و ملکوں اسلام کی
تاریخ موجود ہے۔ مسیہنا ابراہیم ملیک اسلام نے غزوہ سے پردازانی
کی تو مسیہنا موسیٰ علیہ السلام فرعون سے پرسرپر کیا رہے۔ مسیہنا موسیٰ
علیہ السلام کے چھانٹی شیخوں کا فیصلہ بھی طاغوتی نظام ہی نے
دیا تھا۔ مقصد بحث انبیاء رکیا ہے و اُس کا جواب ذیل کی آیت
سماعاں کیجا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو رہا۔

وَلَعَلَّكُمْ يَعْتَدُونَ فِي مُحْكَمَةٍ أَمْمَةٍ شَرَّمُونَ أَنِّي أَعْبُدُ اللَّهَ
وَلَا جِنَّةٌ بِعَنْهُ مُؤْمِنَةٌ فَإِنَّمَا يُنَزَّلُ مِنْ رَبِّكَ لِتُبَرَّأَ
مِنَ الْمُجْرَمِينَ

ایک دوسرے کی خدمت میانہ اس کے اجتماعی صدیں خلاف عقل
وقایاں ہوتے کے ساتھ فلسفی یعنی اسلامی جیسی ہے۔ اسلام بھی راسکو
بذاشت نہیں کر سکتا کہ کوئی مسلم اللہ سے بخاداری کا اقرار کرنے
کے بعد کسی اور کی وفاداری کا دار کام بھی محض تسلیم۔ لالا یہ کہ وہ ہو اسے
نفس کے تابع ہو جائے لا حظہ ہوں ذیل کی آیات بتاتے ہیں:

الْمُتَّبِعُ إِلَيْهِ الْأَذْرَقُ يَنْعَمُ مِنْ أَمْسَلِ
الْيَكَافِ وَمَا أَشْرَلَ حَوْثَ قَبْلَكَ فَيُرَيِّدُ دُونَ أَنْ يَعْلَمَ أَكْسَوْهُ
إِلَى الطَّاغُوتِ وَفَدَ أَوْسَفُ إِلَى أَنْ يَكْفُرُ فَلَيْهِ طَوَّرَيْدُ
الشَّيْطَانُ أَنْ يَعْنِي هُنْ مُنْلَوْلُ لَتَعْيَدُ أَهْوَادَهُ نَاهَدُكُونُ
وَزَرَجَرُ لَهُ خَاطِبُ أَكِيمَنَهُ أَنْ لَوْگُونَ كُوْنِیں دِیکھا جِنْ کا دھوے
تو یہ ہے کہ تم اُس قانون کو بھی ایمان لکھتے ہیں جو تم پر نازل کیا گیا ہے
اور اس قانون کو بھی مانتے ہیں جو تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے۔ پھر
اوادہ بھی رکھتے ہیں کوئی خصوصات کا کام طاغوت سے یعنی وجود کی
اُن کو حکم دیا گیا ہے کہ اُن کا انکار کر دیں۔ شیطان چاہتا ہے کہ اُنکو
راہ راست سے بہ کار کر دو رہے جائے۔

بنخلاف اس کے ہم خلام احمد قادری کو دیکھ رہے ہیں کہ انکی
بیویت برطانوی نظام طاغوتی کے زیر سایہ بست دیکھ پر اُن پر مصیب اور
موصوف نے اپنی بیویت کا مقصود ہی نظام طاغوتی کی خدمت اور
اس کی وفاداری کا اقرار قرار دے لیا تھا۔ بلا حظہ ہونے تا دیا انی
اویسین ہجتوں رواب لفشنٹ گورنر ہے اور چاہب مدن جواہر اخبار الفضل
جلد ۱، شعبہ نومبر ۱۹۴۷ء۔

اُس نہیں مخلالت اور آشنا واسی و اتفاقات کی نسبت
سوائی خدا کے تعالیٰ کے اور کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ اور
ہم نہیں جانتے کہ جناب کے موصود کا رگناڑ ایسا ہیں
و اتفاقات کس رنگ میں ہو رہیں ہو گے۔ بلکہ ہم خدا کے
تعالیٰ کے فعل سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو کوئی بھی ہو جائے
احمدیہ کو ملک سلطنت کا اہمیت و فادر اور سپا خادم
پائیں گے، یونکہ وفاداری گورنمنٹ جماعت احمدیہ
شراث اطبیعت میں سے ایک شرط رکھی گئی ہے اور
بانی سلسلہ خلام احمد قادری (خانہ اپنی جماعت
کو وفاداری حکومت کی اس طرح بار بار تائید کی
چہ کہ اُس کی اتنی کتابوں میں کوئی کتاب بھی نہیں
جس میں اس کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اُس کی وفات کے
بعد اُس کے اول جانشین رحیم نور الدین نے اپنے
زمانیں اور دوسرے جانشین ہمالیہ امام (یوسف
محمد احمد) نے بھی پانی سلسلہ خلام احمد قادری (خانہ)
کی تعلیم کی ایجاد میں جماعت کو تعلیم دیتے و قشیں
امروں خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ بس جناب و رجاب
کی گورنمنٹ بروقت ہماری جماعت کی عملی ہمدردی
پر بھروسہ رکھ سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کا
یہ بھروسہ خطا رہنیں کرے گا۔

یہاں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ تجدید و
احیاء دین کے تعقیل سے شخص بھی میدان میں اُسے کامست
انہیں کامکمل نہیں ہو گا۔ قرآن ظہم نے بار بار اسست کہ کو صرف
متوجہ فرض اکتسابیکی ہے کہ اُس کے نصب العین میں ایمان باللہ
کے ساتھ تکفیری طاغوت بھی داخل ہے۔ پونکریہ دونوں جسد

سینئر ایس ای ۵۲ دوستوارہ خطوط

کوئی بھی۔ لذ اور سر ہے کہ اپس کا راغنے کا تاریخ کرہ میر دو بھن میں
بڑے مرد قابل تعریف ہے۔ جسے اُنہیں بھی کہا کر کہ میر دو بھن میں
کوئی بھی بات نہ گھوون ہے۔ پھر جسے کے بعد اپس کی ترف ہو جو فر
فرانگ۔ پس پھر فرطاب مام۔ پریس سرٹ۔ یا۔

مکمل پتوں کے ساتھ

۱۵ فروری

حترمی پیغمبر انبیاء۔ سلام علیک۔ سرور درجت ایک توہ
مندر جو ذیل چیز پر ارسان فرماتے ہے۔ پس پہلے بھی نہیں ایسا
جی اتحاد فائدہ مند ثابت ہوا۔ پہنچ
مقصور شاہزاد۔ حقیقت میں۔ لفڑا شاہزاد۔ روشن سالہ جلد
یکان ۲۳۶-۲۳۷۔ یہ دو بود کن)

دیکھو ہوئی پتوں پر جربہ حاصل ہے تحقیق فرمائیں

قصہ مولیٰ القرآن

ایک عظیم الشان نہیٰ اور عظیٰ ذخیرہ
اردو زبان میں

حصہ اول:- حضرت آدم علیہ السلام سے کر حضرت اوسنی وارد ان
تک تمام پیغمبروں کے مکمل ملاحت و ماتحتات تیمت چھپا ہے۔
حصہ دوم:- حضرت پرشیج علیہ السلام سے یکجا حضرت علی علیہ السلام کسکے
تمام پیغمبروں کی مکمل سوانح جیسا اور دعویٰ حق کی تحقیقات شریعہ و پیغمبریتین فی
حصہ سوم:- اصحاب الائمه و الترمیم، اصحاب القراء، اصحاب المبتدا،
صحاب الرس بیت المقدس اور یہود، اصحاب الاعداد، اصحاب الفہیل،
صحاب الجہة ذو القرینین اور سید مکندری، سما و سیلہ عرم و غیرہ۔
قصہ القرآن کی مکمل و معمقاً تفصیر، قیمت پائی گئی ہے صدر
حصہ چہارم:- حضرت میمی اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی تصریح
مالات۔ قیمت چھپے ہے آٹھ آئیے تکلیفیت پیش گردید میمی اور میمی کا
پرعتہ الگ بھی طلب کیا گا سکتا ہے۔

ترجمان الفتن

ارشادات نبوی کا جامی و مستند
ذخیرہ اردو زبان میں

جلد اول:- اردو میں آج تک احادیث کے چند حصہ اور دن اقصیٰ ترمیم
کے سوا کوئی شیخ زمان ایشان کا راستہ، انجام ہیں دیا گیا۔ یہ پہلی موقوعت ہے
کہ ”ترجمان السنۃ“ کے امام سے خوبست حدیث کاظم الشان مسلم شریعہ
کیا گیا ہے۔ مدینیت کی اہل بوارت شرع اعراب سے ساقیہ میں سیلہ قائم فہم
ترجمہ اور تصریحی نوٹ، شروع میں یاک سبب مقدمہ ہے جس میں ارشادات
نبوی کی اہمیت اور احادیث کے راتب و درج پر پہتریں بحث کے
ملاuded تدوین حدیث کی تائیج اور مقام دریافت و ثبوت اور دیگر اہم
ترین عنوانات پر تفصیل کلام کیا گیا ہے۔ بعض مشہور انعام حدیث اور کابینہ
نهاد کے مالات بھی شامل ہیں۔ ہر دوں پہلے (جبلدار پہلے)
جلد دوسرے:- ضمانت پڑھ جائیے کے باعث، (ترجمان السنۃ)
کو محض انتقاض جلد دوں میں تقسیم کر دیا گیا، جنما پھر مدد نامی کتاب ایشان
والاسلام کے تمام اہم ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کی سب خوبیاں
اس میں موجود ہیں۔ حدیثیہ لزوم پر (جلد دیگارہ روپیہ)

مذہبی الحفاظ **اردو عربی لغت کی ایڈٹیشن**
کتاب۔ پچاس ہزار سے زائد
عربی الفاظ کی اردو تشریح، یہ عظیم الشان عربی اردو لغت اپنی
خصوصیتوں کے لحاظ سے پیش کیا ہے۔ جہاں تک عربی سے اردو میں
نئات کے ترجیح اور تشریح کا تعین ہے۔ آج تک اس درجہ کی کوئی
ڈاکٹری وجود میں نہیں آئی۔ سالہاں میں عرق ریزی اور کوشش کے
بعد پڑی تقطیع کے ایک بزرگ سے زائد صفات پر مشتمل عظیم القدر لغت
صحاب ذوق کی خدمت میں بیش کیا جا رہا ہے۔

المجدد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت سے
زیادہ جامی اور دلپذیر کمی جاتی ہے۔ مذہبی الحفاظ میں صرف
اس کتاب کا پورا اعلیٰ کشیدہ کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی
لغت کی بہت سی دسیری بلندیاں ہیں اور فتحم کتابوں سے انزوہ امتداد
کی سامنہ صلاحیتوں کو کام میں لا کر مددی گئی ہیں۔ جیسے۔ تا موسیٰ
تاج العروس، اقرب الموارن، جہرۃ اللغۃ، نہیا این اشیر، مجیں الہیاء
لعلویات امام راحب، کتاب الفاعل، مذہبی الارب، صراحت وغیرہ۔
مذہبی الحفاظ، علماء طلباء عربی سے دلپذیر رکھنے والے انگریزی
دان، اردو قرآن سبک کے لئے بے حد فہم ہے۔ جلد خوبصورت اور اضبوط
مع گرد پوش، قیمت سول روپیہ۔

محمد تقی فہی:- مولانا شبیلی علیہ الرحمۃ
الفاروق حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت حالات اور کاتانوں
پر مشتمل یہ کتاب ایں علم میں عتی شہرو ریغیوں بھری دہ تاریخ بیان نہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے اس نارجی علم اور اطلیل میں کی زندگی اور دوسرے
خلافت کی تفصیل الفاروق سے زیادہ اور کسی اردو کتاب میں نہیں
ملتی۔ بنصر مرف، آپ کی سیرت اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے۔ بلکہ
آپ کے جملگا تے ہوتے ہیوں خلافت کے جریت انگریز واقعات، آپ کے
علیٰ تاریخی اور تحریکی کارنامے اور جنگی معرکوں کی صحیح تفصیل سیاست میں
کتاب ہیں۔ بعض نقشبندی بھی شامل کتاب ہیں۔ اسلامی تاریخ کے سب سے
زیادہ ذوق کی سیرت تاریخ جاننے کیلئے الفاروق اپنی قسم کی واحد تصنیف
ہے۔ تازہ ایڈیشن میں مدد میں ڈسٹرکٹ کر۔ قیمت چھ روپیہ۔

مذاہت کا پتہ شرکم؟

سعید المر جمن الاعظمی ندوی

یک سائیت کا خاتمه ہوا،اتفاق مدت گیا اور ناکامی و نہزادی خود را بھر مگر وہ اپنی ضروریات زندگی میں بسا اوقات غیر کاملاً ہو جاتا ہے اور عجیب وی دبی کے چینگل میں اس طرح پھنس جاتا ہے کہ اس کو کسی ایسی طاقت اور ایسے کوئی طرف رجوع کرنے پڑتا ہے جو اس کی ضروریات کی تکمیل اور اس کی احتیاط کو پورا کرے، جس طرح اس کو تاریکی ہے، روشی اور بیان اس کے وقت پانی کی ضرورت پیش آتی ہے اسی طرح اس کو اپنی زندگی کو کامیابی اور سبقت کے لیے کوئی ایسا ہادی اور رہنمای طور پر پیش کرو شکوار بنانے کے لیے کوئی ایسا ہادی اور رہنمای مختلف راستوں میں سے اس کے لیے سیدھی اور کامیابی کی راہ کو منتخب کرتے جس پر جگہ وہ ایڈی فلاج پاسکے اور زندگی کی وائی لڑکوں سے اپنا امن بھرے۔

الا ان سے اپنی اپنی عقل و سمجھ کے مطابق اس سفیدی حیات کے لئے باخدا مقرر کئے اور فلاح و کامرانی کے لئے مختلف طریقے موجود ہے اور ان پر عمل پیرا ہوئے، کسی نے کھانے کی فساد اور شکم سیری کو انسانی زندگی کی اصلاح کا طریقہ بتلا یا اور اسی کو سب سے بڑا علاج سمجھا تو کسی نے سماج کی تنظیم اور معاشرے کے اتفاق کو انسانیت کے سدھار کئے میں سے غظیم آزاد کار لیکھ رکیا، کسی نے قعنیم کی اشتافت شروع کی، کسی نے تہذیب و تجدن کی راہ ڈھونڈی، غسل ضریبیت مذہبیتی ہی باتیں، جنتی نظریتی استہ ہی نظریے و گوں میں ایسے ہوئے اور ہر طریقہ مذہبیے پر عمل شروع ہوا، لیکن جتنا چال ہر اسی قدر فاوضیا، قشنہ پر حا، مشکلات پر سید انجومیں

راہ پر چلانا شروع کیا، زندگی کا قابل اخنوں نے ایسی خاردار وادی کی طرف چلا دیا جہاں منزل تو کیا نشان منزلي کا بھی پتہ نہ تھا میر کارروان وہ خود ہی بن گئے اور بلاکت کی بخشندت میں سروں کے بن جاگرے، خالق کائنات نے ان کے لئے روشنہ ہدایت میں افریانا تھا مگر انھوں نے اس کی ہمدردی کی ان کاٹتے غظیم احسان سے لوز اخفاک ان کی رہنمائی وہدایت کے لئے انبیاء اور کرام کو نگران ہاکر بیجا جھوں نے حق و صدقہ کا علم لیکر ہدایت کی شاہراہ پر ان کو بلایا۔ لیکن انھوں نے ایک رسمی، مکاریہیدن کی طرف بڑھتے چلے گئے اور چینگل وہیا بائیں میں بٹک کر غریب رکھا دیں۔

ماری تعالیٰ نے انسانی دنیا پر کتنا بڑا کرم فرم دیا کہ مگر انہوں کی ہدایت کے لئے اپنے فلسفہ بندوں کا اتحاد کیا جو مشعل ہدایت بیکاران کے پاس پہنچنے اور خلافت کی گھٹائ پا تاریکیوں سے لکھا کر ان کو ہدایت کی ایسی لازمال رہ دشمنی میں لائے جہاں ان کو اچھی گم کر دہ راہ کا پتہ لگیا اور انہاں منزل ان کے سامنے صاف صاف حیاں ہو گی، خدا کے ان برجوں بندوں نے اپنے رب کی نشانیاں ان کو مکالیں، مگر وہ کجا اسی نے جو اسکے دل اخفاک، اس کی ایتیں ان کے سامنے کھوں کھوں کر بیان کیں تو سما

سچ تصور درکھنے لگا ہے، اُس کے حکام، اس کے بتابے
فراہمیں، چینے کی سمجھ فراہم پیدا ہوئی ہے۔

اخیر میں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا بتا اور
درین حق کی امانت لیکر کئے، خدا نے ان کو اس ایسا بتت کے نئے
غرض وہ حیات بنا کر بھیجا جس سے اسلام کو بول بالا فیض ہوا
ام کی عظمت کا سکھ، وہ پر بھیطا، تمام دینوں پر اس کو غلبہ
حاصل ہوا اور کفار و مشرکین کے علی الرحم اس کو ایسی محبوبیت
اوہمہ دل عزیزی حاصل ہوئی کہ آنے کمی وہیل کے گوش روگوش میں
اس کے تامہبیو اور مانستے دلے موجود ہیں۔

اسی سے نجکانہ رکھنا تھا، اور اس کی نادل کروہ کتاب میں سے ان کو حکمت دصرفت کا درس دیا۔ لیکن انتباہ، اسی سے کیا جائے وہی لاپرواہ صاحب تقلب تھا، جنہیں کو اثر تھا۔ مسٹر موینز کا تقبہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ اور شاد ہے:-

لقد مرت اللہ علی المؤمنین لذت بحکم ربهم
سر دو کا سبق انسانیت کی حیثیت اپنے دین پر عصمر
و دعکتمہم الحکم ادبار کا حکمہ و ایک کامی امن قبل
لئی خالقی مسیب ۵

الشہر نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ وہ مگر اور تھے تو انکی
ہدایت کے لیے انہیں جن سے ایک بندہ کو تعمیر بنا کر ان پاس
بیجا جس نے الشہر کی آئیوں کو ان کے سامنے تلاوت کر کے
کفر و مشرک میں گستاخ ہے ان کو پاک و صاف بنایا اور کہ اب شہر
کی قلمیں سے ان کو حکمت دہایت کا ایسا باستد کھاؤ جس پر
وہ جلتے ہی صاحب ایمان و عقین بن گئے اور ان کی آنکھوں پر
کبر پڑتے پڑتے خلائق اور کافول پر ہمہ پر شہرت ہو جیکی تھیں
دل و دماغ کفر و مشرک کی خاتموں سے طور پر اپنے اہم اوقان پر
باظل پوری طرح قالب آچا تھا۔ لیکن جب انہوں نے اپنے
آپ کو انبیاء و کرام کی نگرانی میں دیدیا اور ان کی ماں توں پر کلان
و گلے تو خوبی نے سب سے پہلے ان کے قلب کا جائزہ لیا، وہ
اس قدوسیا ہو چکا تھا کہ بظاہر اس کے سفید ہونے کی کوئی ہوتی
نہ تھی مگر الشہر کے علم سے تعمیر ہے اپنا کام تشریف کر دیا، من کے
پاپ کو مٹایا، دل کی سیاہی کو باخفا اور خواہشات نفس کے
رخ کو ہوڑا اور ایسا زندہ و بیسیار نفس پیدا کیا جس نے زندگی
کے ہر شعبہ میں اختلال اور دل کی طلن میں سکون پیدا ہوا، اور
لنسی خواہشات کے بجائے الشہر کے راضی کرنے کی خواہش
اور اس کی رضا جوئی کی اطمینان دل میں انگو ایمان لینے لگیں
اور انسانیت کا صحیح جذبہ ہمدردی، غلگل ری بسید ارجمند
انبیاء و کرام علیهم السلام ایسی وہیئت لیکر آئے ہیں جس سے خدا کی
نعمتوں اور اس کی علیشی ہوئی صلاحیتوں کے صحیح استعمال کا طریقہ
معلوم ہوتا ہے وہ ایسا روش تعمیر اور سچا عقین بخشے ہیں جس سے
انسان اپنے قلب کے اُنہیں میں مل پے جسی خاقانی دنال کی

پیغمبر حنفی کی تدابیر

اُنہیگم محمد عظیم زیری

کثیر تعداد میں ہر سال بچے منانع ہوں تو کوئی بچھے کی بات نہیں۔
تسبیح اور انسوس نالک تو یہ بات ہے کہنا بھی اور جاہلۃ حرکات
سے بحوث واقع ہونے پر بھی جبرت ممال ہیں ہوتی۔ والدین بچہوں
آنسو ہوا کہ بحوث کی تمام تر ذرائع داری خدا اور تقدیر پر ڈال کر اپنے
قلوب کو طعن کر لیتے ہیں۔

اس میں مطلب شک نہیں کہ اپنی تاد اقیفیت بنا بھی اور سحالاً دوبار
کے سبب والدین سے بچہ کی مدد ایساں اجتماعی صفائی و خبروں کے متعلق
ایسی غلطیاں سزدہ بوجاتی ہیں جن کا تسبیح بچہ کی مستقل خرابی بحث یافت
ہوتی نہیں ہوتی۔ بچہ کی خبرگیری اور رکھاؤ ایک اہم ذریعہ داری کا کام
ہے۔ اور ماں کی ذہانت اور ایسا وقت کا سبب ہے کہ اس محنت میں طرح
کم سزا پوک کی دلائی اور اخلاقی تربیت ماں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور
دوسرا پیش گئے اس کے لیے یہ ایسے اثرات فائدہ پرست ہیں بالکل اسی

تدبرتی کا بھی صاف اگر ابتداء ہی سے ماں بچہ کی مدد ایسا سچانی
صفائی اور آرام وغیرہ کا خالی رکھے تو تمام عمر محدود ہی رہتی ہے
ورنہ بچہ دامن المغلظہ ہی رہتا ہے اپنے ایسا ملک کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ
ہندوستانی انسان کو مالیہ طریقہ پر بچہ کی پر درش کرنی ہیں جس سے
بچہ کی دلائی اور سہماتی قوتوں پر تباہ کی اثر پڑتا ہے اور یہ تعداً و کثیر حکوم
بائیں ہر سال ملکیت ہوتی ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے۔ لیکن کوئی بھی ایسا سوال نہیں جو طبقاً لترجمہ سورفون کوہنی
کرے۔ میری قلمی ترتیباً ایک حصے ہے کہ ایک ایسا سو ایسی طبقہ پر
جاری ہو جاتے جس کے ذریعہ صاف تحری۔ صحت مذکوری بس کرنے
کے آسان طریقے ملک کی خاتمی کو بتاتے جائیں۔ تاکہ ان کی گودوں
میں خوش پرداں چڑھتے ہوں محت مقل اور کیر کیڑے کے خالیت سے اصل کو

چھپک سے تحفظی تدابیر بیان کرنے سے پہلے ضروری بھتی ہوں کہ ان
امور کا بھی تذکرہ کرنے جملوں جن کی عدم واقعیت کی وجہ سے ہندوستانی
ماؤں کو اسے دن اولاد کا نام کرنا پڑتا ہے۔

بچہ طبع بھی لیتے کہ پہنچے از خود نہدار نہیں ہو جاتے اور نہ قدرت
ہی ان کو زبردستی ہائے مطہر ہے۔ مگر وہی ہے۔ بلکہ وہ نظام قدرت کے
تحت بالارادہ حاصل کئے جاتے ہیں۔ قدرت بچے ضرور عطا کرنی ہے۔
لیکن ان کی خور و پرداخت انگہداشت اور تعیین و تربیت کا بار اپنے
ذمہ نہیں لیتی۔ بچہ کی خبرگیری اور رکھاؤ ایک اہم ذریعہ داری کا کام
ہے۔ اور ماں کی ذہانت اور ایسا وقت کا سبب ہے کہ اس محنت میں طرح
کم سزا پوک کی دلائی اور اخلاقی تربیت ماں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور
دوسرا پیش گئے اس کے لیے یہ ایسے اثرات فائدہ پرست ہیں بالکل اسی

تدبرتی کا بھی صاف اگر ابتداء ہی سے ماں بچہ کی مدد ایسا سچانی
صفائی اور آرام وغیرہ کا خالی رکھے تو تمام عمر محدود ہی رہتی ہے
ورنہ بچہ دامن المغلظہ ہی رہتا ہے اپنے ایسا ملک کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ
ہندوستانی انسان کو مالیہ طریقہ پر بچہ کی پر درش کرنی ہیں جس سے
بچہ کی دلائی اور سہماتی قوتوں پر تباہ کی اثر پڑتا ہے اور یہ تعداً و کثیر حکوم
بائیں ہر سال ملکیت ہوتی ہے۔

حالہ میں خوبصوری و احتیاطوں سے لا پرواہی برداشتی بچوں کی جان کو خطرہ میں نہ لے لے۔ اس فرم کی باتیں کہ "حفظ ماقدم کی تدبیر فضول ہیں۔" جو بیانیں یا تکمیلیں اتنی ہیں وہ مخفی جانب اللہ تعالیٰ ہمچنانہ انسانی مظہروں کا اس سب کوئی دخل نہیں ہوتا۔ لکھ بچوں کی احتیاط کو کتنا ہی تحفظ کر و مقدار کا لکھا پورا ہو کر رہتا ہے مخفی خوبصوری ایسا ہے اس سے بڑھ تھیں سکتی ہیں۔

حقوق انسان میں قدرت کے اصولوں اور آئین قدرت سے عدم و قبیل پرسنی ہیں۔ قرآن مجید میں توصیف الصلوٰۃ کے دل و لام تلقیوں یا یکمادی المثلثۃ اپنے باخصوصیوں پاکت کا سلام پیدا کر دیں۔

حیثیت تو ہے کہ ہم نے قرآنی علم کو بیٹھت ڈال دیا ہے دیگر سال سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے، مذکور اور صفات کو ہمیں صحیح طور پر خدا کی ذات اور صفات کا نظم اکناف حالت حاصل کو۔ مجھ کے ہیں نظم اکناف کا نتائج حالت حاصل کو۔ دل تو ہے جا ہتا ہے کہ اس پر بھی دشمنی میں معرکہ اور اکتاب کا کچھ اقتباس پھیلے ہاں اور پچھتازہ جسکی میں شائع ہوا ہے اس سے نظریں نے اس کی افادت کا اندازہ کر دیا ہو گا۔ اب یہ کتاب ہمیں اپنی ذریعہ و مدتیاب ہو گئی ہے۔ اہم اقتباس اپنائیں ہو گا۔ ناملین کتاب طلب فرمائیں۔

سنت رسول

رازِ داکتر شیخ مصطفیٰ حسنی

اس معرکہ اور اکتاب کا کچھ اقتباس پھیلے ہاں اور پچھتازہ جسکی میں شائع ہوا ہے اس سے نظریں نے اس کی افادت کا اندازہ کر دیا ہو گا۔ اب یہ کتاب ہمیں اپنی ذریعہ و مدتیاب ہو گئی ہے۔ اہم اقتباس اپنائیں ہو گا۔ ناملین کتاب طلب فرمائیں۔

قیمتِ مجلد در دو بے چار آئندے ہیں
مکتبہ سچلی دیوبند روپی

جن کے جانشی کے نے آپ منتظر ہیں۔
عوامِ جمیک کا مرعن پیش کے
تداریخ حفظ ماقدم

بچوں کو بھی تک بڑھ کر تکایت نہیں ہوتی ہے اُن کے چیزوں کے بیرون سے بچھے ہیں تکیہ لگوادیں چاہتے ہیں۔ میکل لگنے سے یا تو حکم کا لکھنے لکھنی ہے تو پہنچ کم اور ضعیف ہوتی ہے۔ اس کے بعد جمیک نہیں مقام پر جائیں گے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔

چھ چھترے سے تین ماہ کے عرصے پر کوچوں کو تدریست ہو، بخار مددہ آئتوں اور جلد کی بخاریوں میں بدلانے ہو اُس وقت میکل لگن کا اہمتر ہے لیکن جب تک بچھے و باتی طور پر بھی ہوئی ہو تو پھر کسی عمر کا لحاظ نہ کریں۔ جمیک کے نکلنے کے موسم میں بارجت کو دہلی طور پر بھی اور ہو جوچوں کو قھڑائی اور سقوی دل دوائیں مجیسے شربت ناٹسیری عرق

بہتر ہو جائی گو جو دے۔ لیکن یہی بدھتی کہ رسالہ کے اجسام سے ریا کا سوال سیدراہ نہ ہو اسے۔ کی باری بھی سوچا اور خواتین سے اس تهدید اور اعلیٰ کام کے نتائج کی جذباتی کی اپنی کوں، اس طرز کم بھی پا جائی رہے جس کو رسالہ جاری کر دیں، لیکن جذبات کے نام سے دستیار طبق ہو جائی ہے۔ نیز جذباتی مانگنے والے کی طرف سے غواہ وہ لکھی ہی بیکنی اور خلوص کے ماتھ ملک و قوم کی خدمت کرنا چاہتا ہو۔ شہزاد قائم ہو ہی جاتے ہیں اس سے نتائج میں اُس وقت کی بھتی کہ میرے پاس آئنا سہا یا ہر جذباتی کو رسالہ نکال سکوں اس ارادوہ کو ملتوي کی کے "مکمل" ہیں یہ سلسلہ شروع کیا۔ خدا عالم و ماحب کا بھلا کر دین۔

دنیا کی نعمتوں میں اُن کا اوزن حستہ ہو کر اُنھوں نے اپنے دینی رسالہ میں میرے نے چنانچہ وصف کر دیئے اور جس طرح آج میں آپ کی خدمت کر دیں ہوں دلکشی کیں جلد اس تاب ہو جاؤں کہ زندگی رسالے کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طبقی میں ملے۔

یہم سچا سکون اور شاستر لکھنے پر شکری کوئی نہ ہو سر طلب۔ چھٹا۔ بعض امراءِ ارض کو تو اور اُنہیں کی تشریف کرنے کے لئے سلسلہ سان اور جمیک۔ سان کو آسیں کا اثر اور جمیک کو بیوی کا سایہ بھی کر جائز پورنک کرتے ہیں، جہاں تو پھر جانلہ جریلم پا تسلیم بھی جمیک کے علاج کی جانب کم توجہ کرتے ہیں۔ چونکہ جمیک کے شکر کی بانی ایک ہندو عورت ہے تاہم اسی بستائی

جائی ہے۔ اس سے اس کو خوم لے "میا" یا "یاما جی" کے نام سے ایک دیوی قرار دے دیا ہے۔ لیکن یا طلاق خیدروں سے مر جمیک کا علاج نہ ہو سے بہت سے ثابتات پیدا ہو کر لیے ہوئے تاریخ پیدا کرنے میں جو دستِ احرار میں پیدا ہوتے۔ چنانچہ اکثر رضیوں کی آنکھوں میں زخمیہ جلتی ہیں۔ میکل پر جاتی ہے۔ اسکے بیچھے جاتی ہے۔ بعض بچوں کی ناک کا اس سڑک ایسے بچن کے ذمہ خراب ہو کر ناصودین جلتے ہیں۔ بعض بیکے بیویوں سر سام اور ام الصیبان میں بدلانے پر خشم ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھئے! بخاری پھیلنے سے پہلے حفظ ماقدم کی تدبیر اختیار نہ کرنا اور

بنا نیں۔ ضعف اضفت کوئی صحیح دعا شیر خوار گوین کو مال کے دودھ میں حل کر کے دین۔ بڑے بچوں کو ایک کوئی صحیح ایک شام تازہ پانی سے لکھا وایکریں۔ زیادہ سے زیادہ چوراہہ روز زمانہ چمکتیں میں مستھاں کرادیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے چمک پڑھو اور ہوتی جھروے پچھے بکھم خدا محفوظ رہتا ہے۔

تمارا بیرخی والیت مرض [مرعن کو بلکا کپڑا اٹھاتے رکھیں۔ مرد ہو سے چھوٹے چھوٹے گھنٹے میں باہر کر کر چھوپ کے گھنٹے میں ڈال دیں۔ انہوں نے

کھوئے میں شور و غل سے بچا کر رہیں کوئی نہیں۔ اس سے زیادہ ہے۔ چیخت نہ کر اور نقل و حرکت کی تکلیف نہ رہ جائیں۔ بچوں کے ساتھ لیٹا رہے دیں۔ اگر بیاس زیادہ ہو تو کوئی گرم سائنس تازہ پانی اور جاتے کے حوصلہ جیز کا اوزان کا حصر قبلاً ہیں۔ اگر ضعف شدید ہو تو تقویت کے لئے جواہر ہر چھوٹے چاول۔ بخراج شیخ الویسی دو ماشہ میں ملکر دیں یا خیرو ہر داریدہ اغتراب یا قوتی معتدل ایک ماشہ کھلائیں۔ بطور خاص میں منتفع یا نجیب کے چند دلائے نہ سکتے ہیں۔ ارہمی دال کا پانی یا صور کی دال پکا کر اس میں روپی کا چھکا لٹکا کر دیا جا سکتے ہے۔ بہتر ہے کہ مرعن کی غذا اور دو ایں مقامی طبیعی میشورہ حائل کر دیں۔ میرنگن کی تکوپی مکرانی پانی یا لگائی چند اس طلاقے میں اور کھا سرہ یا کامل لگائیں۔ اس میں مفید ہے۔

ست گلو، بلاشیر ایک ایک توں۔ حباب دو توں۔ رب الموسیں اصل، برادہ صندل صیف، اصل، بر جما سرف، رسولت، گل، ارنی، چچھا۔ بیدار کا عرق گلاب خالص میں فعاب نکال کر گولیاں بقدر رانہ خود

بیدار کا شکر پلاقی رہیں۔ غذائیں پاک، خوفزدہ لوکی، ہونگ کی دال میں ہوئی پاک کا ساگ زیادہ کھلاتیں۔ سترہ، بوسی کا عرق بھی دیتی رہیں۔ عطر گلاب بیڑوں پر لتی رہیں۔ تازہ پانی سے روزانہ بچوں کو ہنپھلیں اور ان کا بابا صاف سخرا کھیں۔ دھوپ میں دوڑے پھرنتے دیں۔ گوشت، گوچ، بیتل، بیگن۔ بازان، خماشیاں، ہونگ بچلی، الٹار، پھملی اور دیگر گرم غذائیں بالکل نہ کھلاتیں۔ دوچال موتی باریکے سیکر ایک توں۔ شربت نیلوفر پاشربت بخشہ پاشربت اناریں ملکر کی دن بکار دز اور چلتے پھر کوچک سے پیا جائے۔ شیر خوار تجیکی میں بکار دز توں تاریں روزانہ ایک ہفت تک کھلانے سے بچوں کے محفوظ رہتے ہیں۔ اگرچہ دو سال کا ہو تو خود اس کو چھ ماشہ روزانہ آگئیں سال کا ہو تو نہ مانشہ اگرچار برس کا ہو تو ایک توں۔ تولہ روزانہ بطور دو کے کھلائیں میں دس بارہ دن تھوڑا۔ تر استھان کرنے سے چمک تکھنے کا امناں کم ہو جاتا ہے۔ سفر قم نہیں۔ بغیر قم نہیں۔ ایک گلی روزانہ نہار نہ سردا رانی کی ساختہ تین تین رنی کی گولی بنائیں۔ ایک گلی روزانہ نہار نہ سردا رانی کی ساختہ استھان کرنے سے چمک ہیں۔ بچتیں بچتیں۔ ایک بخدا عشوی چمک پھینٹے کوئی میں بچوں کو اس گولی کا استھان کرانا چاہا ہے۔ اس کے استعمال سے خون بھی صاف ہوتا رہتے ہیں۔ ذہل کا سخن مندرجہ بالآخر سے بھی زیادہ مفید ہے۔

ست گلو، بلاشیر ایک ایک توں۔ حباب دو توں۔ رب الموسیں اصل، برادہ صندل صیف، اصل، بر جما سرف، رسولت، گل، ارنی، چچھا۔ بیدار کا عرق گلاب خالص میں فعاب نکال کر گولیاں بقدر رانہ خود

حدیث اور قرآن [این قرآن کے خوش نام سے دین کی تحریک کا وقتنہ میں بیدار ہوا تھا وہ آج بھرا پناز و رددھا رہا ہے۔ بچھے کہہ سلام حدیث کی وہ حقیقی قدر و مشرفت بچھے بخود قرآن نے بھائی ہے۔

حدیث اور قرآن ایک ایسی یا کتاب ہے جو اس موضوع کے بہترین مظاہرین سے مرتین ہے۔ اطاعت رسول کے از شکے قرآن کیاحد و دہیں؟ رسالت کی حقیقت یہ ہے؛ قرآن سنت رسول کے باشے میں کیاہنہا ہے؟ اطمعنہ کی تمام گوشت اس کتاب میں نہیں استلال کے ساتھ نکھار دیتے ہیں۔ سینیکا اندھے کے ۱۵۰ صفحے ہوئے ہیں اور جو تقویت صرف ایک دوپی ہے۔ تاکہ ہر خاص عالم اسلامی کو خرید سکے جن لوگوں کو اس کتاب کے کافی سختے سلام نہیں ہیں۔ قسم کرادیں تو نہایت مفید ہو۔ قیمت ایک روپیہ۔

میجر مکتبہ حبلى دیوبند ضلع سہارنپور (یونی)

حصہت کی حفاظت کی ہے۔ اس موضوع پر یہ لا جواب کتاب سے موجودہ درود اخلاقی میں یہ بہتر کام کی تحریر ہے۔ ہے عمدہ طباعت دکتاب کے ساتھ شایع کیا گیا ہے۔ قیمت چار روپے رجید پانچ روپے۔

لا جواب روپی دلکشی

صباخ اللغات
عسی مقبول عام

دلکشی کے متعدد جواب ابو الفضل عبد الحفیظ صاحب خلیل کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ آپ کے ترجیم کرنے والوں اور دیگر شاھقین کی آسانی لیکھنے اب ایک اسی دلکشی تیار کر کے شائع کی ہے جوں جس کی بھی اور وہ لفظ کا امری ترجیم نہیں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی دلکشی فی زمانہ کم و میش نیا بخی اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں موقوفتے ایک ذریعہ است کی کو بر وقت پورا کیا ہے۔ دسری زبانوں کے جو اتفاقاً ارادہ میں مستعمل ہیں مثلاً: مسکری تیجھٹ، دیل وغیراً انکو بھی خصوصیت اور توجہ سے شائع کتاب کیا ہے۔ لکھانی چھپائی پا گزہ۔ کاغذ عمدہ۔ مجلد معrost کو۔ قیمت چھپ روپے۔

اشاعت سلام

علام شیرحد خٹانی دکٹر شریعتی اور اہل السنّۃ

کی پرکار الار تصییف بڑے بڑے حضرات مولانا شاہ افروضیاب کاشمیری مولانا حسین احمد صاحب بہلول مولانا احمد طبیب صاحب قطبیہ نہم دارالعلوم دیوبندی خیریم سے رائے میں حوالہ کرچکی ہے۔ اسلام کس طرح پھیل؟ اس سوال کا تفصیلی اور مختار جواب تاریخ و سیر اور متعلق و نقل کی شہادتوں کے ساتھ شاید ہی کسی کتاب میں اسی تفصیل و تحقیق سے دیا گیا ہے۔ خصیر ہر یونیکے ساتھ دلچسپ اس قدر ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم یعنی بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ نیا طریش عمدہ لکھانی چھپائی اور لکھنؤں کا مسائل کے ساتھ۔ قیمت چھپ روپے (مجلد سات روپے)

مشن اعلیٰ

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی

کام مکمل اور در تحریر ہے۔ شاہ ماحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ذکر بیعت کے بالاو ماطری پر فصل کا اگر کیا ہے۔ بلاشبہ بیعت و ذکر کا موضوع نہیں اہم ہے اور اس باب میں بہت افراد و تقریباً جل رہی ہے۔ سوا اہمیں کاملاً معتبر صحیح تجویز پر سمجھنے کے لئے نہیں بیعت بیعت ہر چھوٹی صفات بدلنا۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔

مکتبہ۔ ۱۴۳ المطابق صفحہ ۷۰۰
بعض دہم صور و مقالہ کی تشریح
زبان مام فہمیں صفحات ۲۶۵۔ قیمت ایک روپیہ۔

حیات مسلمین

مکیم الامت حضرت مولانا اشرف
نے اس کتاب میں اسی اہم دنی

تھیزیں شاہوں کیمیں جس کو انتیار کر کے مسلمان کی زندگی صحیح میں مسلمانی زندگی ہو جاتی ہے۔ ۱۴۳ اصول و عقائد اور اعمال و عادات مختلف مذہبی کتابوں میں بھروسے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی کسی کہہ شخص کے نکیں عقائد اور مذہبی عادات کی کھل رہا آسان کردی ہے۔ مجدد تھوڑی بورت ڈسٹ کو رہتی رہی کہ دیکھ دیہ بارہ آنے ہے۔

رسانابین لہذا سید سلیمان وہی

مولانا سید سلیمان ندوی
کے خاص اخلاص اور سرکار الار تصانیف کا جو صورتی فرضت میں مطالعہ کی

تھیز ہے میں اصل درجہ کے ملواہ مکتبہ بہری مصادر میں تو یہی سبقی مرتقی ایک دشمن پر دینے لگے ہیں۔ قیمت چار روپے (مجلد پانچ روپے)

بعالم مژدوں اور مکدوں پوچھ وہ سبق آنہ
حکایات صحابہ
فاریان افروز و اعات جس کے مطالعہ سے

ارفع تازہ اور سینہ کتادہ ہوتا ہے تانہ ایڈیشن مدد کتابت و طباعت اور سخنی کا نہ۔ چند بدیخ صورت گروپو ش۔ بدیں دو دو پیے چار کتنے ہیں
اعیاز القرآن

رسیں ملکیں حضرت علام شیرحد خٹانی کی سرکار الار تصییف ایں ملم ملکتیں ہیں کہ عالم موصوف بکارالعلوم جو شیکھ ساتھ علم کے بھی باہ شاہ تھے۔ اداہیں
عماں فہم اور پذیر اور دیکھ دلائل اسلام مکمل اعرض آپ کی تحریر میں دیکھنے کے قابل ہیں۔ دشمنان اسلام نے قرآن کے اعجاز پر جو احتراضاں

لکھیں ان کے دندان شکن حجایات اعجاز القرآن میں ملاحظہ کیا۔ ہر ایک

آداسیہ ایمی

حجۃ الاسلام امام عزائی کا ایک ایمان افروز ارسلان جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شامل اور طیشریف و مکرات وغیرہ اخشار و ملاست کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔ ہر صرف دس آنے ہے۔

اسلام کاظماً عفت و صفت

اسلام نے کسی کسی سمعت و غربی سمعت د

متھر عنوں کو ٹھوٹ لفڑی

(تبصرہ کیلئے دفتر کو کتاب کے دلخیل پہنچیجئے، اور نہ تبصہ درمکیا جائیگا)

"دوسرا مطالعہ میں ضمول شہم کی بخوبی بخشش سے اجتنباً ضروری ہے، ان بخششوں سے میری مراد ہے کہ اسی راستے سے اگر اپنے اگر اصلوم کرنی تو وقت زیاد نہیں صرف ہو گا، مدد لفڑی شہر کے نیزت سے ترپے راستے جو کوئی امر کے متعلق ہے، یہاں پیدا ہو گئے ہیں، وہ بہت سی تھی تھیں، حکملات تکمیلی کر دیتے ہیں، اور اوری فراز کے قریب گئی نہیں اسے پانڈک بالی ملاری ہو جاتی ہے:

معنف کا خیال اپنی جگہ شک کسی حد تک دست بخود قاصد ہر گزی کی قدمی کنے لوں کے بعد مباحثت بہت پچھلے ہو سے ہیں، لگاس کا یہ مطلب ہر گز ہیں کہ الجھاد سے پچھے کیلئے ہم زبان عسری کی دعست دلخواحت اور ہر گزی سے صرف اندر کو سکے العنا فاظ کے معانی بخشن طویل کی طرح رذاکریں، ایک حقانی ایسی ہی ہو گئی کہ زلف جہا ناں کے پرچ و خم سے گمراہ ہو گئے مٹھی کلکٹے رہیں کتوادیے کامشوہ بھیش کہا جائے، قدم ہر زبردست اور اسلوب بہیان اگر آن کے بدے ہوئے دلخواحت اور طرز و اسلوب سے فلت ہوئیں کہ بعث پرچ اور الجماہ ہو اسے تو اس کا یقین علاج یہ نہیں کہ سرسے سے تاہم بکشیں ہی ختم کردی جائیں بلکہ مجھ طریقہ ہے کہ طرز اسلوب کی تفہیم کر سے ہوئے موجہ اذناز اپہام و تفہیم کی ملاؤں را ہیں اختیار کی جائیں، جس زبان میں ایک ہی ملک سے سیکڑوں مشتقات لکھتے ہوں اس میں اصول و قواعد کی پہنچیدگی

چند اسان لغات القرآن

★ مرتبہ مجدد الحکیم صاحب پاریکھ ناگپوری۔
★ تعلیم (۱۹۴۳ء) (نامول سائز)، صفات عالیہ
★ کشف الہماقی چھاتی حصہ، قیمت ۱۰ روپیہ۔
★ مکمل کا پتہ، - عبد الکریم صاحب، شہر مندوہ، الہمنی ناگپور۔

ای امریقیتاً لائق صرفت ہے کہ ہندوپاک کے دیندار مسلمان ٹھوٹ ماحبید پیغمبیر مسلمانوں میں قرآن کو بکری نہیں اور اس کی تعلیمات کو دوسروں نکل پہنچانے کا شوق دو زبردست ترقی کر رہا ہے۔

لیکن بعض اوقات اس "دہوا شوق" کے بے راء "امد" مطلق العنان "چھوڑ دیا جاتا ہے اور نہیں کہا جاتا کہ ترمیم کے نہ رسمی ہے کہبہ تھے اعرابی کہیں راء کے تو مسند ہی برکت ان است

خیال تو یکجیئے کہ اگر ایک شخص بیہقی صاحب ناچاہے اور راستہ اختیار کرے وہ جو حکلستہ ہر پیتا سے تو یہ کس حد تک مضر کر سکتے ہو گا۔

ذیر تبصرہ کتاب دہوا شوق کی ایسی تھی کہ راء روایت اور مطلق العنتی کا نہ ہے، جناب مصنف مقدمہ کتاب میں لکھتے ہیں،

صفر	الغاظ	جو علم مخفی دیئے گئے ۸۰ دستے جانے چاہئیں
صفر ۱۰	تجھل	حبلدی کرنا
صفر ۱۱	توئی	پھرتا ہے
صفر ۱۲	اخذان	مجدی پھیج آشائی کرنا
صفر ۱۳	حصن	کشنا، فامیا دنہان ہیں و مگر، واحد خیلن
صفر ۱۴	ستن	بدکاری میں بنتا
صفر ۱۵	بھرٹ	طريقہ
صفر ۱۶	عزن	کھینچتا ہوا وزارت کرنا

اور وصفت و گھرت لازمی ہے، مصنف نے قرآنی اصطلاح کا مقلعی ترجیسہ پاد کر اسے قرآن فہمی کی جوڑاہ لکھا ہی سببہ وہ "تم کی بجائے" "حفلہ" کے نئے مزدوں ہے، مخفی مخفی ترجیح کے لیے اتنی رسمت کی کہی ضرورت ہے جیکہ ہمارے یہاں خدا کے قتل سے سیکڑوں درود تراجم بامحاورہ اور سلطی دو توں طرسی کے مودودیوں اور ایک مسول ہوف شناس تھوڑے سے پیسوں میں ایسے تراجم حاصل کر سکتے ہیں کی صحت ان کے لائق مترجمین کی نسبت سے بڑی حد تک قابل اعتماد ہے، مزید تسلی و تخفی کی حاجت تو کمی استدادر و تغیری باعثی کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

مکر قرآن کے ہر لفظا کا ترجیس اور طریقہ استعمال اور تمام دلیل کیجئے کہیے بروہاں اسیہ بیچدار ساختے سے اُفرانا ناگزیر ہے جیسے صرف و تجھے وہ اور جس کے بغیر بعض الفاظ اخراج کر قرآن فہمی کی کوشش طلب اور بعد کا معنکار تحریر اور لاماصل ہے۔

پیشہ تبلیغ کرنے پر بیض المفاظ کی خطاط شریعت بخشش ہو جو،
بیض و چند المفاظ میں سرسری مطہر الحسن چنے گئیں۔ ملاحظہ ہوں۔

صفر	الغاظ	جو دلائل مخفی دیوں گی	جو دلائل مخفی دیوں گی
صفر ۱۷	بخلافینا	مختصر کرنا	نسی
صفر ۱۸	ہمہ آئندہ۔ یا۔ ملائیں	سے ائمہ ہم	ثابت
صفر ۱۹	سوال کیا گیا تھا۔ یا۔	سوال کرنا	مُسئلہ
صفر ۲۰	سوال کیا گیا ہے۔	سوال کیا گیا ہے۔	
صفر ۲۱	ہوتا یا۔ ہے۔		حکان
صفر ۲۲	کوشش کرنا	اس نے کوشش کی۔	مسقی
صفر ۲۳	چاند کی عالمت	چاند کی عالمت	اَهْلَة
صفر ۲۴	واحد حلال	ادغات معلوم کرنا	ہو اقتیت
صفر ۲۵	لوشن، پلشن	۹۔ قرآن کریم میں افیض	اضف
صفر ۲۶	ادغاش اور اسماں ہے	ادغاش اور اسماں ہے	
صفر ۲۷	مقام مرد نظر	یہاں ایک بجھے	مشعر الحرام
صفر ۲۸	حبلدی	تیر، مجدی کرنے والا	سریع

یہ چند مطوروں کے چند المفاظ کی تجویز ہے، اس میں کہیں مٹا کر یعنی اور شریعت کو صدر کے معنی دینے کی لفڑی کی گئی ہے، اور کہیں صفت کو اسم صفت اور اس میں اعل کو صفت بنا دیا گیا ہے، یہ طریقہ اگر سی بے اختیاری سے جاری رکھا گیا تو یہانے ناٹرے کے اس اور نفعان ہی نقصان پورے کے ادیشہ ہے، ہم فاضل صفت سے عرض کریں گے کہ لگھ ایڈلشیں کی اشاعت سے پہلے وہ اس کتاب کی تھی کسی مدرسہ میں سے فرور کرایا، یا فاموس عزائم در تہ جناب زین العساکر میں فرمی گئی، کو سامنے رکھ کر خود کریں کہ یہ قستان کر کر کام عامل ہے، اور حضرت صدیق اکھیر کا قول ہے کہ آئی سمت اور تعلقی و آئی اسرار پی ٹھنکی اڑا گھٹت فٹ کتابل ٹھوٹا مالا آغلہ دکون سامان جو پرسا ۹۔ ٹھے ۹۰ اور کوئی زین میں بوجہ اخانتے گی، اگر میں سے قرآن کے متعلق وہ بات کہی جو میں نہیں جانتا)

کتاب کی قیمت بہت کم ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کتاب صفت کی جو ناشر بھی جس نیت میکے ہے، اور وہ عوام سے قسم اور تعلیم کو زیادہ سے زیادہ پہنچانے میں کوشش ہے کتاب کا تسبیح دہندہ ہے کہ زیورت آنستہ بکرہ بارہ شانہ ہو

(۱) آنیہ: ہاسن بردن۔ کھولتی ہوئی بھی۔ آنام۔ واحدہ مالا تک جس آنیہ کے معنی بردن کے آئے ہیں اس کا واحد نام جیسیں انہوں نے اور انہوں اور انہوں بکر آنی دوست دن کا عرض کی جسے اور جس آنیہ کا معنی کھولتی ہوئی اُس دو معنی ہمیں واحد ہے جس کی معنی انتیات آتی ہے۔

یا مشا۔

(۲) جیلدا۔ گردن۔ جسیاد۔ واحدہ: یہ بھی فطرت ہے۔ جیلدا، واحدہ۔ جس کی معنی جو ہوئے اور حیات راحد نہیں بلکہ جیلدا اور جگہہ کی جمع ہے۔

یا مشا۔

(۳) "عنی۔ گراہ۔" عقی مدرسہ ہے جس کے معنی "گراہی" ہیں، وہ گراہی جس، منع و مبنی اعتقاد و مادر ہوا سے صفت کا صیغہ تواریخ میں سو شہیر "گراہ" کے نئے عوختی آتا ہے۔

مشاشی

(۴) مشاشیق: "کوئی لکھن کی جگہ" مشاشیق واحد نہیں بھی ہے مشرق کی۔ قرآن نے مشاشیا اس لئے استعمال کیا کہ سورج ہر دری خیگ سے طلوع ہوتا۔

عنی۔

(۵) "عقل و داش۔ احساس" اس تشریع سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہیں واحدہ، حالانکہ جمع ہے۔ نہیتی کی۔

اعلاط کا استعمال مقصود نہیں بلکہ چند مثالوں سے یہ وہ کہنا مقصود ہے کہ اصح المطابع جیسے معیاری مطیع کو اس طرح کرو گذاشتون پر مخصوصیت ہے، عیان دینا پڑے گے۔

حکیم الامت مولانا اشرفی کی شہزادہ فاقی تصنیف
تفسیر بیان القرآن مکمل

آن بھی ملکتہ تعلیم سے ملکتی ہے، ہمارہ حصوں میں تسلیل، کافذ، لکھا چھائی اٹکی، بڑی غیر جلد ساختہ و پے، جلد اعلیٰ ستر و پے۔ اندر ہتھی نہ کے، میں کے دشمنی پیچھے جو وہی، پی میں کم کر دئیے جائیں گے، مکتبہ تخلیقی دلیوم بند صلح سماں پروری،

صحیح لغات القرآن

مرتبہ: - مولانا مولی شہید الدین مرحوم

تفصیل: - ۲۰۰۷ء ناول سماں، صفحات: ۱۰۰

کاغذتہ بہت و طیا ہوت معاشری، قیمت: تجھے چاہا رہے۔

پڑتہ: - کارخانہ تحرارت کتب اصح المطابع، فیض روڈ کراچی۔

کارخانہ تحرارت کتب کراچی ہے عوام اصح المطابع کے نام سے چلتے ہیں، اور جو پہلے دریں میں تھا اب کراچی میں ہے، عربی ماردو کی دینی اسلامی کتب بھی اُس میں اور ملکیت کے ساتھ چھاپتے ہیں اس کافی شہرست حاصل کر چکا ہے، صلاح سنت اور ان کے اور دو تراجم کی اشاعت کے لئے خصوصیت سے خاص و عام کے مکریہ کا مستقیم۔

حال ہی میں "صحیح لغات القرآن" کے نام سے اس نے زیر تبصرہ دکاب شائع کی ہے۔ مولانا شہید الدین کی مرثیہ اور اس سے قبل بھی دریں سے لکھی جا چکی ہے۔

کتب کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے ہر ترتیب دروف تہجی، قرآن کریم کے الفاظاً کو ان کی اصلی متصدی صورت میں دعست قرار دیکھا گیا ہے۔ ہر فصل کے وہ معانی جو قرآن کریم میں مذکور ہیں بیان کئے گئے ہیں، بیان میں سہوتوں اور ساری کام لحاظ رکھا گیا ہے، افعال کی تشریع جیسی کی گئی، مگر اسماں میں واحد کی جمع اور جمع کا واحد بتا دیا گیا ہے۔

یہ کتاب ان شانقین کے لئے ہو مدد اول اور دو تراجم کی بنگی براہ راست بولی الفاظ کے معانی کو کو قرآن پڑھا جائے ہیں، اچھا تھا ہے، کتابت کا شتم جملی رکھا گیا ہے اس نے ضیف المبر بھی پاسانی استفادہ کر سکتے ہیں، ان خوبیوں کے باوجود یہ وہ کرنایا جانا ہو گا کہ کتاب کے پہلے ایڈیشنوں میں مصنف کے نام اور کتابت و تصحیح کی فردا گذاشتون کے باعث جو بہت سی فلسفیات رہ گئی تھیں اور جنکی تصحیح خرداری تھی، پا رجہ و تازہ تصحیح و اصلاح کے کافی تعداد میں اس باتی موجود ہیں، امشاد نکھالی ہے۔

DUPP-E-NAJAF



دھانت کا آئیں مضبوط ششیٰ اور ایک سر زرد کا بانٹہ
مضبوط خول

درست حجف

- درست نگاہ والے بھی اسے استعمال کرتے ہیں کیونکہ آخری مرتبہ نگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- پہلیات ساتھ بھی جاتی ہیں۔ عمدہ پینگ مضبوط اور تازہ۔
- فوٹ۔ خالص جستی کی میانی سالانی ۲۰ میں طلب کیجئے۔

- انہے ہر ہن کے سوا انکھوں کی تمام بیماریوں کا تیرہ بیف علاج دعہ، متیا، جالا، روندا، پریبال اور سرفی و غیثہ کے لئے بھیں اہم ہن۔
- باہر سال سے بے شمار انکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

چند تعریضی خطوطِ تحریفی نقليں ملاحظہ فرمائیں

بی رائے دنگاکہ اس سرہ کو استعمال کریں۔
سا ہجوالا سرلن حنازیں علم بعلواد و ببر کو نسل
ہیں نے سرخجف کا استعمال کیا ہے مغیپ ہے۔
خانہ بارہ رووی حاجی حبیم محمد علی خاں حست
عرف کو میاں ریس اعلیٰ

سرخجف بہت عمدہ سرہ ہے ہیں نے بہت سے شخصوں
کو دیا۔ انکھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔

ایک توڑا پانچ روپے۔ ہماشہ تین روپے
ایک ساتھ تین شیشیاں نگائے پھر صورہ اس شنا
کا اسکے استعمال سے قائد ہخاہیں۔
ایک یادو گشی شرایک ہی حصل ملے گا۔
لیکن جو سرہ کی جیمت کے طلاق ہے۔

انکے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط موجود ہیں

بیں پہنچا ہوں۔
ڈاکٹر ظفر سارخار خاں حنازیں جب آئیں لیے ایں اتنی
زمت فلمزی سروچی لکھنؤ
سرخجف انکھوں کی بیماریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے
ہیں نے بہت سے بیماریوں پر استعمال کیا۔ اس کے
استعمال سے انکھوں کی روشنی میں ترقی ہوتی ہے۔

حکیم کنہیا الال صاحب دینہ سہارنپور
ہیں نے شرخجف استعمال کیا اور دوسرا سے اعزاز کو
استعمال کرایا تقبل اسکے بہت سے شرخجف ہیں نے استعمال
کے سب سے اچھا اور پہنچا رہا ہے۔ ہمیں پیاس کے کچھ
اسکو استعمال کرے گا وہ سرہ سے بیان میں تصدیق صرف

زبان سے نہیں بلکہ انکھوں سے کرے گا۔
مولانا نقی محقق طبیب حنفی مہتمم از اسلام دین قیازیں
ہیں نے سرخجف کیہ انکھوں کا ثبوت اور جالانیے
ہیں عجید پایا۔ اسہے کہاں اصریت اس بحث میں مارہ رہا
سرہ کا استعمال کر کے اسی تھجھر پر چھینگ جس پر بندوق کے

شیخ الحدیث حضرت ربانی میں احمد صاحب تدقیق
حدائقِ حضور نظریٰ میں وہ ہے۔
ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کا سرہ اس عجید ہے کہ
ہم کی توصیف میں آپ ہو چاہیں یہی طرف سے الحکیم
میں اس کی تصدیق کروں گا۔

مولانا شبیہ احمد صاحب عنان و تحریر فرماتے ہیں
ہیں نے شرخجف استعمال کیا اور دوسرا سے اعزاز کو
استعمال کرایا تقبل اسکے بہت سے شرخجف ہیں نے استعمال
کے سب سے اچھا اور پہنچا رہا ہے۔ ہمیں پیاس کے کچھ
اسکو استعمال کرے گا وہ سرہ سے بیان میں تصدیق صرف

زبان سے نہیں بلکہ انکھوں سے کرے گا۔
مولانا نقی محقق طبیب حنفی مہتمم از اسلام دین قیازیں
ہیں نے سرخجف کیہ انکھوں کا ثبوت اور جالانیے
ہیں عجید پایا۔ اسہے کہاں اصریت اس بحث میں مارہ رہا
سرہ کا استعمال کر کے اسی تھجھر پر چھینگ جس پر بندوق کے

ہندوستان کا پتہ۔ دارالقیض رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور۔ یو، پی

پاکستان کا پتہ۔ شیخ سلیمان اشد صاحب تھے جو لیٹڈ لائنز کراچی پاکستانی حصہ اس پر پر فیض سرہ میں مخصوصہ اک دوڑ کے سرہ میں آرڈر میں صحیح